

اردو میں قرآنی محاورات

P. 430

زیرنگرانی

صدر شعبہ اردو جناب الحاج ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

ایم، اے، ایل، ایل، بی، بی، پی، ایچ، ڈی، ڈی، لٹ

سندھ یونیورسٹی

پیش کردہ

شمیم نگہت

بی، ایچ، ڈی، اردو
سندھ یونیورسٹی

Ghulam Mustafa Khan
25-12-72

1972

نمبر شمار عنوان صفحہ نمبر

پیش لفظ

①

I اردو نثر و نظم پر قرآن کے اثرات ⑦
کیونکر مرتب ہوئے۔

II محاورات بلحاظ سورۃ ⑧
۱۸

III محاورات بلحاظ حروف التہجی ⑨
۵۴

IV محاورات بلحاظ پارہ - سورۃ - رکوع - آیت ⑩
۸۴

V اردو میں قرآنی محاورات ⑪
۱۴۱

VI عربی، فارسی اور اردو کی نصیبہ شاعری ⑫
۲۲۲

VII پر قرآن و حدیث کے اثرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جس پر آج تک بے شمار علماء و فضلاء
 کام کیا۔ خوش قسمتی سے میرے محترم استاد گرامی قبلہ و کعبہ الحاج
 جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب مدظلہ نے میرے ^{مقلد کے} ایک
 انوکھا عنوان ”اردو میں قرآنی محاورات“ تجویز فرمایا۔ ہر چند کہ اس پر قلم اٹھانا
 میری بساط سے باہر تھا لیکن توکل خداوندی پر میں نے یہ کام شروع کر دیا۔ گو کہ ایسے
 سنجیدہ کام کے لیے مجھے قدم قدم پر مشکلات پیش آئیں لیکن میرے شفیق استاد گرامی
 قبلہ جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کی پورے راز و شفقت و محبت نے ان تمام مراحل
 کو طے کرنے میں ہر قدم پر میری رہبری و رہنمائی فرمائی میں الفاظ میں قبلہ ڈاکٹر صاحب کا
 شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس مشکل کام کو آسان کر دیا
 میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتی کہ میں نے مقالے کے تمام پہلوؤں پر کا حقہ روشنی ڈالی ہے
 لیکن اتنا ضرور کہہ سکتی ہوں کہ میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی اگر اس

(ب)

میں کوئی خالی نظر آئے تو اس کو میری کمزوری خیال کیجیے اور خوبی دکھائی دے
تو اسے استاد محترم کا عطیہ تصور کیجیے۔

احقر:-

شمیم نکیت

پی ایچ ڈی۔ اردو

سندھ یونیورسٹی

اردو نظم و نثر
پر
قرآن کے اشعار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا شکر ہے کہ اس کے اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
کے کلام و بیام کو ہمارے اسلافِ کرام نے دنیا کے طول و عرض
میں پہنچانے کی کوشش کی اور اسلام کی عملی زندگی سے بالواسطہ
یا بلاواسطہ سمجھ کر روشناس کرایا یہ اتنی ہزرگوں کا طفیل ہے کہ
انسانی معاشرے میں ہمارے دین کے اثرات کچھ اس طرح رس لبس
کئے ہیں کہ ان کا پورا پورا اندازہ لگانا بھی آسان نہیں اور متعدد
مستشرقین کی کوششوں کے باوجود اس تحقیق کے بہت سے گوشے
توڑے نقاب میں ہو سکے۔

پرتھوی پاک و ہند میں عربوں - ترکوں - افغانوں

اور ایرانیوں کے ذریعے اسلام پہنچا۔ لیکن اس بارہ^{۱۲}

تیسرے^{۱۳} سو سال کے عرصہ میں یہاں کے مسلمانوں کو زیادہ تر

فارسی سے واسطہ راجح ہے۔ چنانچہ فارسی کے توسط سے انہوں نے

دین کا مطالعہ کیا اور اس مطالعہ کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔

۲
کہ دین اور اس کے مشعلقات پر جتنی غار کی کتا ہیں

ہمارے ملک میں تیار ہوئی ہیں شاید اتنی خود ایران

میں شرتب نہیں ہوئیں۔ علماء اور صوفیہ کی اسی مکن کی

وجہ سے یہاں کی دینی حالت دکرے اسلامی ملک کے مقابلے

میں قدرے غنیمت ہے۔

اردو ادب میں جب بھی کبی اسلامی قدروں کو ظاہر

کیا جائے گا۔ تو لازماً یہ دیکھنا ہوگا کہ اردو زبان کب

معرض وجود میں آئی اور اس میں اسلامیت کس طرح حلول

ہوئی اس سلسلے میں ہمیں تاریخ کا سہارا لینا پڑتا

ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے۔

ہندوستان میں عربوں، ترکوں، افغانوں اور ایرانیوں

کے ذریعے اسلام پہنچا۔ یہ سب عربی، فارسی، ترکی اور پشتو

وغیرہ بولتے تھے۔ یہ زبانیں یہاں کی مقامی زبانوں میں شامل ہوتی

گیش۔ اور ایک مخلوط زبان بنتی گئی۔ عظموں کے زمانے میں فارسی
زبان کو فروغ حاصل ہوا۔ اُس زمانے میں ہندوستان میں کچی گیش
زبانیں بولی جا رہی تھیں۔ ان تمام زبانوں کو درجہ شائستگی
میں مخلوط کیا گیا۔ اس طرح ایک نئی زبان تخلیق ہوئی۔ جس کو
اردو کہنے لگے

اردو نے فارسی کا شہسوار کیا۔ اور فارسی نے عربی سے
استفادہ کیا۔ مذہب کے فیض سے فارسی شہسوار نے جن مذہبی
عقائد کا اختیار اور جن مقتدر مذہبی شخصیتوں کا تصارف فارسی
میں کرایا تھا۔ اردو کے شہسوار نے بھی ان کو اپنے کلام میں جگہ دی۔
فارسی اور عربی کے منظوم کارناموں کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا۔ صوفیانہ
خیالات فارسی سے مل گئے۔ تصوف میں سہ صرف قریب قریب یکساں
عقائد رکھتا ہے فارسی میں لڑے لڑے صوفی شاعر پیدا ہوئے مثلاً
مولانا روم۔ فرید الدین عطار۔ حافظ۔ سعدی۔ یہ وہ لوگ

میں جو بہ لحاظ تقوف اور بہ لحاظ شاعر دیتا ہے اپنا لوح مزاحیہ
تھے۔ اردو ادب نے ان سب سے فیض حاصل کیا۔ ان ہی لوگوں کی
تعاریف کے اردو لہجے ہوئے۔ اس لیے فاری کی تشبیہات و استعارات
اصطلاحات کا اردو میں آنا لازمی تھا۔ اور

انسان خواہ کبھی بھی رہتا ہو اس کے بنیادی اصولوں
میں یکسانیت پائی جاتی گی۔ ان احکاماتی عادات پر ہر جگہ کا
ادب یکساں طور پر اظہار خیال کرے گا۔ اور ہر مذہب ان کے اظہار
خیال میں ہم آہنگ ہو جائے گا۔

ہندوستانیوں کی معاشرت - معیشت - سماج - رسوم و رواج -
اخلاقیات مشاہدات افتاد طبیعت اور حالت ایمان یا غریب سے
بالکل بدلی ہوئی ہے۔ اس لیے وہی نقوش اردو ادب میں بھی پائے
جاتے ہیں۔ اس لیے یہ نہیں کہا سکتا کہ اردو ادب نے فاری یا فیرلی کی
اتباع آنکھ بند کر کے کی۔ ان تمام دلائل کے بعد بھی یہ تسلیم کرنا

ضروری ہے کہ اردو ادب میں اسلام کا اثر بہت زیادہ ہے
 مسلمان فاضلین کے سامنے فتوحات کے ساتھ ساتھ مذہب
 اور ادب بھی تھا جتنا بچہ ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب کہتے ہیں
 کہ " مذہب ان کا پیام تھا اور عربی زبان وسیلہٴ پیام۔ ان
 دونوں کو وہ الگ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ کسی اور زبان
 میں اتنی کامیابی کے ساتھ انجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس لیے کہ ان کو
 برای طرح اطمینان کہ ان کی زبان سے زیادہ دنیا کی کوئی
 اور زبان مکمل اور وسیع نہیں ہے انہوں نے اپنے پیام کو اپنی
 زبان میں اس طرح جذب کر لیا تھا کہ وہ دونوں لازم و ملزوم
 نظر آتے تھے اور اس اصول پر اہل عرب اس سختی سے کاربند
 تھے کہ چاہیے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے مگر اصولِ دین کے ارکان
 عربی ہی کے الفاظ میں ادا کیے جاتے تھے۔ نماز اور کسی زبان میں
 نہیں ہو سکتی۔ قرآن کو کسی اور زبان میں منتقل کر کے تلاوت

کیجئے تو مذہبی لحاظ سے وہ ثواب نہ ہوگا جو عربی زبان
 میں بڑھنے سے ہوتا ہے۔ یہ کلمہ بڑھنے کے لیے صرف عربی زبان
 ہو سکتی ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ صرف قرآن کی
 یہی زبان میں کیا جا سکتا ہے۔ غرض کہ مذہب کی طرح زبان بھی
 عربوں کو عزیز تھی۔ جہاں جہاں وہ گئے ہر جگہ اس کو پھیلانے
 کی کوشش کرتے رہے۔ ①

اس سے قطعاً یہ ہے کہ جتنے بھی مسلمان مانتے ہیں
 اقصائے عالم میں پھیلے قرآن و رسول ہی ان کا محور رہا۔ جو کچھ
 بھی کیا جاتا قرآن اور حدیث کے حوالے سے کیا جاتا۔ اس لیے جو کچھ
 بھی فارسی یا اردو زبان میں آیا وہ سب عربی کا فیض تھا اور اس
 میں اسلامی قدریں جزو لا ینفک تھیں۔

مذہبی عقائد کی ترویج اور عموماً خیالات کی تبلیغ غربی
 زبان سے ہی دوسری زبانوں تک پہنچنے مارکی سے جتنے مذہبی معتقدات
 اردو کو ملے ہیں اگر غور کیا جائے تو ان کی تہہ میں غربی کی روح کا درخشاں
 نظر آئے گی۔ یہ دوسری بات ہے کہ اردو بلیغاً ظہن اور لسانی حیثیت سے
 فارسی کا اثر زیادہ قبول کر گئی۔ لیکن سرچشمہ غربی میں رخ۔ (اسلام)
 نے اردو کو اس قدر ذخیرہ فراہم کیا کہ اگر اردو بالکل جداگانہ
 بنیا دوں میر استوار سوتی تو صدیوں تک اتنا ذخیرہ فراہم نہیں کر سکتی
 تھی۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ توحید۔ قیامت وغیرہ تمام اصطلاحات
 تبلیغ مذہب کے ساتھ ساتھ ادب میں آگئی۔ اس قسم کا بہت سا
 مواد اردو کا جزو بن گیا۔

ہندوستان کے رہنے والے عوام اس قدر غربی جان نہ تھے کہ وہ
 زبانِ داناؤں کی طرح غربی میں تمام احادیث اور کلامِ پاک کے
 نکات سمجھ لیتے اس لیے ان کو اپنی زبان میں تفاسیر و اشارات

کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ ڈاکٹر اعجاز حسین نے بڑا اچھا فیصلہ کیا
 ہے کہ "اعتقادات کی ترجمانی اپنی زبان میں کرنا ایک مذہبی
 فریضہ تھا اس کے آحق مسائل پر غور کرنا اور لوگوں کے سامنے اس طرح
 پیش کرنا کہ مفہوم ذہن نشین ہو جائے بجائے خود ذہنی ارتقاء کے لیے
 زبردست امداد کی صورت تھی۔ جو لوگ مذہبی امور پر قلم اٹھاتے تھے اول
 تو خود دوری زبانوں کے اور کم سے کم عربی کے عالم ہوتے تھے۔ ادب
 کی لطافتوں اور نزاکتوں سے واقف ہوتے تھے اور دورے موضوع پر
 بحث کرنا میں ایک وجدانی کیفیت محسوس کرتے تھے۔ کیونکہ مذہب
 سے والیانہ وابستگی دنیا کی ہر لذت سے زیادہ مسرت پہنچاتی تھی۔ اس
 وجہ سے وہ بنیادیت فصیح و بلیغ عبارت اردو میں لانے کی کوشش
 کرتے تھے۔ اور مذہبی جذبات کو آسودہ کرنے کے لیے زیادہ سے
 زیادہ غور و فکر کے ساتھ سوچتے تھے اور آسان سے آسان طریقے
 پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ نتیجہ ظاہر ہے یعنی اردو میں

عمرہ الفاظ و خیالات کی کمی برابر ہوتی رہی اور طرزِ تشبیل کو
 بسیار اعلیٰ درجہ - اور ایک ایسی ہی صمدِ حیات پیدا ہو گئی - جس کا
 کسی اور طرح سے وجود میں آنا آسان نہ تھا۔

دنیا میں چند ایسے نقشے ہیں جو انسان کو وارفتہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً
 عشق - دولت - حکومت اور مذہب وغیرہ ان میں جو نقشہ اپنی قوت
 کے اعتبار سے فوقیت رکھتا ہے وہ مذہب کا ظہار ہے۔ یہی وہ جذبہ
 ہے جو کفر و فرشی کی صمدِ حیات پیدا کرتا ہے۔ یہی جذبہ ازلی دشمنوں
 اور منافقوں کو اخوت کے رشتہ میں مستحکم بناتا ہے۔ چنانچہ اردو
 کے ابتدائی زمانہ میں ہندوستانیوں کو ایلِ غرب کا ممد و معاون بنانے
 میں اسی اسلامی رشتہ نے اپنا اثر دکھایا۔ مذہب کا نتیجہ ترکہ
 نفس اور تصفیہ اخلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ اہل کاسرچشمہ بھی غریبی ہی

ہے۔ اخوت - مساوات - پیمردی - بزرگوں کا ادب فقراء و مساکین
 سے کشادہ پستیانی سے ہمیش آنا۔ اعزاز و اقرباء کی دل جوئی وغیرہ
 تمام تعلیم عربی زبان سے ہی فارسی اور اردو میں آئی۔ ان
 تمام تعلیمات کی برتری دیکھ کر نثار و شعراء اردو میں بھی ان
 کو جگہ دینے لگے اس کے علاوہ واقعات و تحریکات، غزوات و
 معجزات جو کچھ بھی مذہب اور عرب سے وابستہ تھے۔ سب اردو
 ادب کی جان بن گئے۔ چونکہ مسلمانوں کو اپنے مذہب سے وابستہ لگاؤ
 تھا اس لیے یہ واقعات پر نثار اور شاعر کے بیان بار بار بیان
 ہوتے رہتے تھے۔ اور اب تک ان کا بیان باعث ثواب اور موجب
 خیر و برکت سمجھا جاتا تھا۔ اور اسی وجہ سے تاریخی، وجدانی اور
 تبلیغی مواد اردو میں برابر آتا رہا۔ اور بعض موضوعات کا اردو
 میں ایسے آٹے جن کی وجہ سے اردو کا پلہ نہایت گراں ہو گیا
 مثلاً مرثیہ کے واقعات - یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

کہ اردو کی پیدائش کے صدیوں پہلے حضور سرور کائناتؐ۔

خلفائے راشدین اور سلف صالحین کا دور گزر چکا تھا ان کے

متعلق جو کچھ معلوماتی ذخیرہ ملا وہ عربی سے ہی اردو کو مل سکا۔ اور

ادب و شعر اگر قرآن و حدیث سے ہی استنباط کرنا پڑا۔ ہم اپنی

روزانہ گفتگو میں بلا تکلف بلا ارادہ بہت سے محاورات - تعلیمات

و ضرب الامثال عربی کے بول جاتے ہیں۔ اور اب تو یہ سب اردو میں

اُس طرح ضم ہو گئے کہ اردو کا ایک جزو بن گئے۔ اور بے جوڑ معلوم

نہیں ہوتے۔ مثلاً سبحان اللہ - معاذ اللہ - بسم اللہ - جزاک اللہ -

ماشاء اللہ - لا حول ولا قوۃ وغیرہ اپنے اپنے موقع پر بولتے ہیں۔ اور

اپنے کلام میں جوش و جھمیت پیدا کر دیتے ہیں۔

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے پوری حیات انسانی پر

محیط ہے اس لیے اس میں معاشرت کے تمام آداب اور اصول و

قواعد ملتے ہیں چرندہ اسلامی احکام کی اصلی زبان عربی تھی اس لیے

ترجمہ کے باوجود اصل لفظ اردو میں ویسے ہی رہ گئے جیسے
 عربی میں تھے۔ ممکن تھا کہ ان اصطلاحات کا اردو میں ترجمہ
 کر دیا جاتا۔ لیکن اس میں وہ جا مصیبت اور بلاغت پیدا نہیں
 ہو سکتی تھی جو اصل لفظ میں مضمر ہے مثلاً عقیقہ۔ عقد۔ لجاج
 سب عربی کے الفاظ ہیں۔ اور اپنے دامن میں وسیع معنی رکھتے ہیں اور
 اردو پر اسلام کا یہ بھی فیض ہے کہ اپنے بچوں کے نام ایسے رکھے
 جس کا کوئی نہ کوئی چیز کسی بزرگ کے یا حضور کے اسم گرامی سے
 منسوب ہوتا ہے۔ یا صفات باری تعالیٰ کے سابقہ یا لاحقہ لگاتے ہیں۔
 اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جاہلوں کی زبان عربی زبان سے مذہبی اصطلاحات
 کے طور پر جو الفاظ اردو میں داخل ہو گئے وہ اتنے ہیں کہ اردو زبان
 زبان ان کے سے آج جگمگا رہی ہے۔ اور اب یہ الفاظ یا ان کا تلفظ
 زبان پر بار بھی محسوس نہیں ہوتا۔

اسلامی فتوحات کے بعد فارسی میں عربی زبان

اس طرح گھل مل گئی کہ اس کا تجزیہ کرنا ممکن ہی نہ رہا۔ فارسی نے
 عربی سے صرف و نحو، اصنافِ سخن، محجور، خیالات و الفاظ لیے
 اور پھر اردو کو دیدیے۔ اس طرح اردو میں اسلامی قدر میں قدرتی
 طور پر آگئی اردو نے بھی فارسی اور عربی دونوں سے فائدہ اٹھانے
 کی کوشش کی۔ ہماری روزمرہ کی زندگی میں بھی عربی کے الفاظ
 غیر شعوری طور پر اس کثرت سے تقریر و تحریر میں آتے ہیں کہ
 ان کی فہرست تیار کرنا مشکل ہے۔ چند الفاظ یہ ہیں۔ اللہ۔ حق
 سلام۔ رسول۔ نعم۔ مجلس۔ ماتم۔ سود۔ حاکم۔ شیخ۔ غم
 امتحان۔ شریف۔ عالم۔ جلیل۔ مبارک۔ وزیر۔ ذلیل۔ مقدم وغیرہ
 وغیرہ۔ اس قسم کے ہزاروں الفاظ عربی سے اردو میں آتے چلے گئے۔
 جن کی بابت یہ قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ الفاظ عربی کے ہیں۔ اور
 خاص و عام ان الفاظ کو اس بے تعلقی سے لفظوں میں استعمال کرتے ہیں جیسے
 خاص اردو جاننے والوں نے ہی اختراع کر لیے ہیں۔

ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اہل عرب نے بھی اپنی ادبی

ترقی کے دور میں طب - فلسفہ - منطق - تفسیر - نجوم - علم بیان وغیرہ

وغیرہ علوم میں دنیا کے استاد ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور جب

یہ علمی سرمایہ اردو کو ورثہ میں ملا تو لازمی طور پر وہ اصطلاحات اردو

میں ہر علم کو منتقل ہو گئیں۔ کیونکہ ان کے ترجمے کرنے میں وہ مصنویت

اور جامعیت باقی نہ رہتی تھی جو عربی کے ایک لفظ میں سمیٹی ہوئی تھیں۔

بڑھنے والے ایک ہی لفظ میں پورا مفہوم سمجھ لیا۔ اور نفس مضمون

زیادہ سے زیادہ عام فہم اور دل نشیں بن گیا۔ پھر ایک بات اور بھی

ہے کہ زبان میں جامعیت اور بلاغت بلکہ ابلاغ مضمون کا ایک ذریعہ

بکثرت تعلیمات کا وجود ہے۔ اس کے لیے اردو کو در بدر بھٹکانا نہ پڑا۔

دنیا کی قدیم ترین زبان عربی سے تعلیمات آسانی میسر آ گئیں۔ اردو

کے صباغین زیادہ تر مسلمان تھے جن کو روحانی طور پر عربی سے وابستہ

لگاؤ تھا اس لیے تعلیمات کا بدرا ذخیرہ اور مکمل خزینہ مل گیا۔

مختصراً ضروری تعلیمات ملا حظ ہوں۔ مثلاً - آدم و ہوا - ابلیس
 اصحاب کیف - اصحاب فیل - زمزم - لوح - موسیٰ - سدرہ -
 شدراد - کن فیکون - شق القمر - غار حرا - عروت و ماروت - شمر - دجلہ
 عرات - عینی وغیرہ وغیرہ۔

جب ہم اردو میں اسلامی اقدار کا پتا لگائیں تو معلوم ہوگا
 کہ تمام حروف تہجی یہی عربی کے ہیں چند حروف کو عربی زبانوں کے آئینے
 اس کے علاوہ قاعدہ الابدخال سے عرب کی ایجاد ہے جس کی بدولت اب تک
 ہزاروں قطعات تاریخ لکھے جا چکے ہیں اور جن سے مورخ فوراً پتا
 لگا سکتا ہے کہ یہ واقعہ کب کا ہے۔

علم بیان - علم بدیع اور علم معنی یہ سب علوم عربی سے
 مشتق ہیں بخوراجی کسی قدر تراش خراش کے بعد اردو میں وہی آئیں
 جو عربی میں تھیں۔ اسی طرح لڑاکیب لفظی بھی کافی حد تک عربی سے
 مشتق ہیں۔

دین کی اشاعت کے سلسلے میں قرآن پاک کے فارسی ترجمے بڑی

اہمیت رکھتے ہیں یوں تو قرآن پاک کا سب سے پہلا فارسی ترجمہ

جو ابھی شیراز سے شائع ہوا ہے منصور بن نوح سامانی (۱۲۶۵-۱۲۵۰ھ)

کے زمانے کے علماء نے تیار کیا تھا۔ اسٹوری کی Persian Literature

(جلد اول - حقہ اول دوم) LoTH لبراٹون RIEU اور ETHE وغیرہ

کی فہرستوں میں بھی بہت سے فارسی مترجموں کا ذکر ہے لیکن ہمارے

ملک میں مخدوم نوح مالائی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی - ۱۶۹۱ھ) اور

شاہ ولی اللہ دیوبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کے فارسی ترجمے

قدیم ترین سمجھے جاتے ہیں اردو ترجمے شاہ عبدالقادر دیوبی (المتوفی ۱۱۲۳ھ)

کے زمانے سے شروع ہو جاتے ہیں اور شاید سب سے زیادہ با محاورہ

اردو ترجمہ ڈبئی فزیر احمد (المتوفی - ۱۳۳۵ھ) کا ہے۔ لیکن وہ ترجمہ کسم

سے ترجمانی زیادہ ہے ڈبئی صاحب مرحوم نے اس ترجمے کے دیباچے میں

اعتراف بھی کیا ہے کہ بہت سے الفاظ کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح

بعض محاورات بھی ایسے ہیں کہ انسانی فکر حیرت کرتی ہے مثلاً

واشتعل الرأس شيباً۔ کسی قدر فصیح و بلیغ محاورہ ہے ؟ اس کا

ترجمہ نہیں ہو سکتا اور اگر کیا بھی جائے تو بے مزہ ہو گا۔ لیکن اس کے برعکس

صراط مستقیم۔ راہ پکڑنا۔ (وا تتبع بین ذلک سبیلاً) منہ کرنا اور

منہ پھیرنا (تولید) کسی کے پیچھے تکلیف اٹھانا (فصل اللغہ) باخ نصاع

علی آثارہم) وغیرہ بکثرت قرآنی محاورات ایسے ہیں جو دنیا کی تقریباً

تمام زبانوں میں رائج ہیں۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسانی فکر میں اللہ پاک

نے کس قدر ہم آہنگی قائم رکھی ہے۔ بہر حال یہ خدا کا خاص انعام ہے

کہ ان فارسی اور اردو ترجموں کی وجہ سے قرآن اور حدیث و فقہ

وغیرہ دینی علوم سے بھی ہمارے ملک میں خاص لگاؤ رہا ہے۔

اور شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر قرآن (اور حدیث کے بھی)

بکثرت محاورات اردو (اور فارسی میں بھی) بلا تکلف استعمال

ہوتے ہیں۔

مجاورات بلحاظ
سورۃ

سورۃ الفاتحہ

بسم اللہ کرتا - بسم اللہ پڑھتا - بسم اللہ کہتا

۱۵ راست - سیدھی راہ

سورۃ البقرۃ

میرنگ جانا - آنکھوں پر پردہ پڑنا -

کسی سے تنہائی میں ملنا - تخلص کرنا -

عقل کا اندھا - پیسے کا پھوٹا

آفت مول لینا - مصیبت مول لینا

آنکھوں کے اندھ ہو جانا - کان پھوٹ جانا -

خوف سے کانوں میں انگلیاں دینا -

عید و پیمان توڑنا - عید توڑنا -

قطع کرنا - میدان کا مٹنا - میدان طے کرنا -

خون لہانا - قتل و غارت کرنا - کشت و خون کرنا -

کم دام لگانا -

سورة البقرة

من وسئلوی اترنا -

صبر کرنا - نا امید ہو جانا - مایوس ہو جانا -

ذلت کی مار پڑنا - ذلت اٹھانا - ذلت اٹھنا -

آنکھوں کو بھلے لگنا یا معلوم ہو نا - خوش نما ہو نا - پسند آنا -

دماغ لگنا - جل جانا - کھانا جل جانا -

پتھر کا دل - پتھر کا پھیلا -

دل پر پردہ پڑنا - دل کا نہ کھلنا -

حق پر غصہ - ایک پر ایک - پے در پے کے معنی -

پیوست کرنا - جذب کرنا

کسی کا غم تو لگنا - کسی کا غم تو ہو نا -

پیٹھ پیچ ڈال دینا - پے پڑوائی کرنا -

رعایت کرنا -

منظر رکھیٹ - منظر انداز نہ فرمایے -

سورۃ البقرة

کسی کا پیورینا - کسی سے وابستہ اور متعلق ہو جانا -

منہ مرنے - منہ پھیرنے -

دل ایک ہونا - دلی اتحاد ہونا -

رنگ دینا - رنگ چڑھانا یا حالت بدل دینا -

پارہ ۲

آگے بڑھنا - روانہ ہونا - کوچ کرنا -

ذکر کرنا - یاد کرنا -

منشر ہونا - بکھرنا -

قدم بہ قدم چلنا -

بلو و جبہ ایک عذوب مول لینا - خواجہ خواہ جمہور مول لینا -

آگ پیا نلکنا -

نکما چلنا - حقیر ہونا -

سورة البقرة

اوڑھنا پھرنانا —

ماتو کو ملکیت میں ڈالنا — خطرہ مول لینا —

توشیح آخرت —

بک جانا —

استنظار میں بیونا — انتظار کرنا —

نشاندہ بنانا —

آڑ بنانا — میلہ بنانا —

گرہ — (یعنی اختیار) — ارباب حل و عقد —

تنگی ترشی اور غراخی و مارغ ابالی —

ثابت قدم بیونا —

پارہ ۳

سودا بیونا — ٹھت طے بیونا —

سورة البقرة

استیاز ہونا - محتار ہونا -

تاریکی سے روشنی میں لانا - لطف و کرم کرنا -

عہدوت ہونا - حیران ہونا - ہکا بکا ہونا -

ایک آدھ -

بیچ ہونا -

پانی پیرنا - پانی کھیر دینا -

پھلنا کھولنا -

گھر جانا - بند ہو جانا -

کسی چیز کو پالنا اور اس کی افزائش کرنا -

مکلف ہونا - پابند ہونا -

سورة آل عمران

عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے -

جیسی کرنی ویسی بھرنی —

جیسے کو تھپا —

لباس پہنانا — پردہ ٹھکانا — جامہ پہنانا —

دن کا چہرہ نکلنے کے وقت — دن کی ابتدا کے وقت چہرہ نکالنا —

سر پر کھڑا بیونا — سر پر سوار بیونا —

مکدم کرنا —

پارہ ۲

مضبوط پکڑنا — پوری طرح رسائی حاصل کرنا —

اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا —

گور کے کنارے —

روسیا بیونا — قلب سیاہ بیونا — عنہ کالا بیونا

بیٹھ دینا — بیٹھ دکھانا —

مار رکھنا - عیبت نے مار رکھا -

انگلیاں کاٹنا -

زمانہ کی گردش - القلوبِ زمانہ -

الٹے پاؤں پھیرنا - آگے فوراً پلٹ پڑنا -

چھوڑ جانا - چھوڑ دوڑنا -

طوق پہننا لعنت کا -

اپنا کیا دھرا ساقی آنا -

پچھتہ بات - قولِ مسدود -

نساء

سورۃ النساء

پچھتہ بات - قولِ مسدود -

منہ بولا بیٹا بننا - آغوش میں لینا -

بوجہ نکال کرنا - ذمہ داری کھم کرنا -

ذمہ برابر - ہیئت کھم -

عاقبت روکنا - کفایت شعاری کرنا -

راہ خدا -

بیلو رینا - دھنا دینا -

مک خدا تنگ نیست -

جھک پڑنا -

تائلم سو جانا -

خوش خبری دینا -

پارہ ۶

پکڑنا - تعلق جوڑنا -

دست درازی کرنا - ع تو اٹھانا -

دل کو سخت کر دینا -

کسی چیز کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا دینا -

قسمت کا ٹکڑا ہونا - کاتبِ تقدیر -

دلوں کا پاک ہونا -

نقشِ قدم پر چلنا -

گردش میں ہونا -

ع تو بند ہونا - ع تو تنگ ہونا -

ع تو کھلنا - تنگی نہ رہنا -

آگ لگانا -

الانعام

پارہ ۷

سورۃ الانعام

شب پر ہونا -

دلوں پر پردہ لپٹنا -

گراں گوش بیونا -

گھیل اد مشغولہ -

باب کھول دینا -

پس لپٹ ڈال دینا -

پارہ ۱

دل جھکنا - رعیت کرنا -

سینے میں تنگی -

مزرہ چکھنا -

راہ سے ہٹا دینا -

سورتۃ الاعراف

راستہ گھیرنا - رہ گزر میں بیٹھنا -

سامنے سے پیچھے سے -

ہنجر زمین سے کیا اگتا ہے

جڑ کاٹ دینا - استعمال کر دینا -

زائق پر گرے ہوئے - اونٹ سے منہ کرنا -

الاعراف

پارہ ۹

ڈھیل دینا -

راہ پکڑنا - راہ لینا -

اپنے بھائیوں پریشاں کرنا -

کسی مصیبت یا تکلیف پر خوش کرنا -

آنکھ کا اندھا -

آنکھیں کھل جانا -

۲۵۶
الانفال سورۃ الانفال

موت کے منہ میں دھکیں دینا —

میزان سے مراد کثرت —

گردن مارنا —

اچک لینا — جھپٹ لینا —

الانفال

پارہ - ۱۵

بھاگ کر بھاگنا — ہوا کا رخ بدلنا —

بپشت یہ ہونا —

بہ تو میں ہونا —

سورۃ التوبہ

راستہ دہر دینا — راستہ چھوڑنا —

سیدھے رہنا — سیدھا ہونا —

زمین تنگ ہونا —

زمین پر بوجھل ہونا - پاؤں جما کر بیٹھ جانا -

بات سنہی ہونا - بات سنہی بیٹھنا -

مٹھی بند ہونا - مٹھی بندھی -

مشر بار -

آنکھوں کا پوٹ ہینا -

پارہ ۵ - ۱۱

بنیاد رکھنا - کام شروع کرنا -

اٹھتے بیٹھتے -

سورتہ - یونس

گراں گزرتا - ناگوار گذرتا -

پارہ ۱۲ - ۱۲ سورتہ - ہود

ستھ و بالا ہونا - زیر و زبر کرنا -

دل بھڑکنا - شکن ہونا -

سورۃ - یوسف

بابت بتا لینا - بابت گھڑ لینا -

منہ نصیر نا -

یوسف

۱۳

بارہ -

آنکھیں سفید ہونا لفظی گریہ سے -

سورۃ - الرعد

لوشہ تقدیر -

سورۃ - ابراہیم

شیرھا سیر نا - کچی چا سدا -

منہ پیر دے مار نا -

راکھ کا ڈھیر ہو جانا -

جس چیز کی کوئی بنیاد نہ ہو - یعنی بے اصل

میرش با ختہ ہو نا -

اٹل چنیر

پارہ ۱۲ - سورۃ السحبر

حال پر حیرت دینا -

دلوں میں ہٹکا دینا - دلوں میں ڈال دینا

آنکھوں میں خاک ڈینکنا - اوپر دینکنا

دل تنگ ہو جانا - دل مگر رہو جانا -

بات ے اڑنا -

آنکھیں بچھانا - سر آنکھوں پر ہٹانا -

برجھ اٹھانا - گناہوں کا پوچھ اٹھانا

پوشیدہ ہونا - شرمندگی اور ہشیمانی کا وجہ سے

پلٹ - (گرفت)

پلٹ جھپکنا - آنکھ جھپکنا

کاتا کوتا کپاس ہو گیا۔

پاؤں اکھڑ جانا۔

شگ ہو نا۔ - نرج ہو نا۔ - دق ہو نا۔

پارہ - ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل

گلے ہو نا۔ - گلے کا غر ہو جانا۔

خاتہ کھلے ہو نا۔

بیچھے بڑنا۔ - بیچھے چلنا۔

پیلو بچا نا۔

اجماع کرنا کسی بات پر یا جمع ہو نا۔

بڑی بات ہو نا۔ - سورۃ - الکھف

کسی کے پیچھے میراثیانی اٹھانا

دل بستگی ہو نا۔ - دل کا مضبوط۔ - دل کا کرارا ہو نا۔

ڈھارس باندھنا -

قبوٹ باندھنا - تختہ لگانا -

لکھائیوں کا دعوٹ نا -

جان گھپانا - نفس کو روکنا -

بھٹ ملنا -

بانہ پکڑنا - مدد کرنا -

دل پر ہر دہ ڈالنا -

منہ پھیر لینا - روگر دانی کرنا -

پار ۴ - ۱۶ - سورج - اکملف

کام میں تنگی پیدا کرنا

موج مارنا - موج کرنا -

آنکھیں پر دہ میں پڑنا -

پارہ ۱۶ — سورۃ مہزلم

سرسین باہون کی سفیدی پھیلنا —

آنکھوں کی ٹھنڈک —

رفعت یا متارکت کا سلام کینا یا کرنا —

خدا کا غضب نازل ہونا

سورۃ — طہ

سینہ کٹادہ ہو جانا —

بند کمر ٹوٹنا یا ہونا —

کنارے پر لگا دینا —

تھ لگانا —

آنکھوں کے اندھ —

آواز بہت ہونا —

مند لگ جانا

معیشت کا تنگ ہونا —

۳۶
آٹکھو اٹھا کر دیکھنا۔

پارہ ۱۷ — سررتہ الانبیاء

راکھو گا دھیر ہو نا۔

آٹکھوں دیکھو مکی نہ کھاؤ۔

سیر بھوڑ نا۔

عوت کا مڑہ چکھنا۔

کھٹھا کر نا۔ سنی اڑا نا۔

روپو ہو نا۔

سر افگندہ ہو نا۔

ملاں چیر تو ملی مٹی غلوں انعام میں مل گئی۔

تنگ پڑ نا۔

آٹکھیں کھینچی کھینچی رہ جانا۔

طوفان باران دھنا —

سورۃ الحج

شاخے اٹھانا —

کپڑے قطع کرنا — قطع کرنا —

شیر دال دینا —

دل کا نرم ہونا — دل کا پھلنا

پارہ — ۱۱

المؤمنون

سورۃ —

اللہ پاؤں پھیرنا —

سورۃ — النور

طوفان اٹھانا —

عقہ کو عاقبت سمجھائی نہ دینا —

سر قسیم ختم کرنا —

عاجز کر دینا۔ عاجز آجانا

شکر بجا کر لکھ جانا۔

پارہ — ۱۹

الفرقان

سورۃ — ۱۹

ریت پر انگڑے —

ایسے ہی مانتوں کو کاٹنا۔

بند باندھ دینا۔

رات کاٹنا۔

تنگی کرنا۔ تنگی ترشی۔

سورۃ — الشوری

گردن پھینکی ہو جانا۔ گردن جھک جانا

پیشیا کرنا۔ رگیہ کرنا۔

سورۃ — النمل

بچھڑ جانا۔

پارہ - ۲۰

الحمل

بابت کا قیام ہو گا - بابت پوری ہو گا -

قسطی کر جانا - کام تمام کرنا

سورتہ - القصص

امیرانا - تازہ کرنا -

سورتہ - العنکبوت

ریسزنی کرنا - ۵۱ کا شفا -

آگے نکل جانا - بھاگ نکلنا -

بیت بودی چیز -

پارہ

۲۱

العنکبوت

پارہ ۲۱

منہ چکھنا - نتیجہ کھاننا -

سیرت پیر تک -

راہ دکھانا -

الروم

سورة ۳۱

دل پر مشر کر دینا۔

خفیف کر دینا۔

لقمن

سورة

منہ بھلنا۔

آواز کو نرم کرنا۔

منہ کر لینا۔

سر جھکانا۔

الاحزاب

سورة

عید لینا۔ قول لینا۔

آنکھیں جھک جانا۔

کلیجا منہ کو کرنا۔

گھبراہٹ کی حالت میں آنکھیں جھپکنا

باتوں میں ملنا۔

ظہوراً مجھوا۔

بچی کرنا۔ گج روی کرنا۔ سورۃ۔ سیا

بات کی حیثیت ہو جانا۔

بات پھیرنا۔

سورۃ۔ فاطر

جان ہلکان کرنا۔

گھیراؤ کرنا۔

سورۃ۔ یس

دیوار کھڑی کر دینا۔

یس

پارہ ۲۳

بچھ جانا۔ جل کر خاک ہو جانا۔

سورتہ الصفت

مٹی سے جانا -

جام کا دور چلنا -

سورتہ ص

لاٹ مارنا - ٹھوکر مارنا -

سورتہ الزمر

بات سمجھانا -

الحکم نشر کرنا -

پارہ ۲۲

چیمبرہ سپاہ سے جانا -

مٹی میں سے جانا -

سورتہ المؤمن

حد سے گزرنے کا -

آرام پکڑنا -

سورۃ الختم سجدہ

پانچ رکعت ملنا -

پارہ ۲۵

کروٹ موڑنا - پہلو پھیرنا -

تکیہ کرنا - بھروسہ کرنا -

سورۃ الزخرف

ہتھکڑے شکن، کلیجے ٹھنڈک -

سورۃ المجاثیہ

گھٹنے ٹیک دینا -

پارہ ۲۶ سورۃ محمد

گڑبڑنا - تباہ ہونا -

دلوں میں تاملے بیڑ جانا۔

اعمال چھین لینا۔

سورۃ الفتح

خاتو میں خاتو دینا۔

خاتو کو روکنا۔

سورۃ الحجرات

بغیر آجانا

سورۃ ق

بھاگ جانا۔ مفر تلہ کرنا۔

نقب لگانا۔

کان سونا۔

سورۃ الزمر

الٹکل تہجہ مارنا۔

منہ پر تلخ تو مارنا —

سورۃ الطور

پارہ ۲۷

نظر میں رکھنا —

کسی چیز کی دل سے تقدیق کرنا - سورۃ النجم

مبلغ علم —

منہا اڑانا —

جے مارنا - بٹھانا —

سورۃ القمر

آنکھیں جھپک جانا - (ذلت سے)

بیماری نگرانی سے - بیماری حفاظت میں —

کھبسی کی طرح بھو جانا —

تلخ بھو نا - تلخی بھو نا —

۲۷ سورۃ الرحمن

بھاگ کھڑے ہو نا۔

سامنے آنا۔

سورۃ الواقعة

باتیں مٹانا۔

سورۃ الحديد

دیوار کھڑی کر دینا۔

قدم بہ قدم۔

۲۸ پارہ

سورۃ المجادلة

دُھال بیٹنا۔ یا مٹانا۔

سورۃ الحشر

قتل کی آنکھ رکنے والے

زبان کو مٹانا۔ سورۃ الممتحنة

زبان درازی کرنا —

ہمدی الوقت میں —

سورة الصف

میںم پلڑی پڑتی دیوار میں جانا —

دل بھیرنا —

مذاکی روشنی گل کرنا —

سورة الجمعة

گدھے کا بوجھ اٹھانا —

سورة المنافقون

خارجیت کا دن

سورة الطلاق

حد سے تجاوز کرنا —

چھٹھا سا مل کرنے کی صورت —

الطلاق المصارج

۲۸ سورۃ

رزق کی تنگی -

حکم عذوبی کرنا -

سورۃ التحریم

توبہ نصوح -

بارہ سورۃ ۲۹
سورۃ الملک

نظر ثانی کرنا -

منہ کے بل کرنا - سورۃ المدثر

منہ پکڑنا - سورۃ النازعہ

سورۃ القلم

ناک کا مٹنا -

سورۃ الحاقۃ

شہر گ کاٹ دینا -

المعارج

سورة

طسیر لیا - پوچھنا -

آنکھیں نیچی ہونا -

لوح

سورة

کافوں میں الکلیاں دے لینا -

سورة الممتل

قول گراں - بیش قیمت -

عترض چکھنا -

سورة المذثر

بھاری ہونا - گراں ہونا -

یتوری چڑھانا -

عندہ کھٹھانا -

سورة القیمة

آنکھیں پتھر اچانا -

سورۃ الذھر

مباری دن —

راہِ یکتا —

۳۰

پارہ

النبا

سورۃ

اپنے اعلیٰ مقول پہنچنا —

سورۃ التّٰزٰت

بند بند کھلنا — بند بند ٹوٹنا — بند سے بند جدا ہونا —

دلوں کا دھڑکنے کا سبب سے

آنکھیں کھلنے کا سبب سے

نشرنا — کھلنا — قائم ہونا —

سورۃ غٰفِر

کان پھوٹ جانا —

روشن چہرے — حسین چہرے

منہ میر غبار اڑنا - خاک اڑنا

سورۃ التکویر

کھان کھینچنا -

سورۃ (القطیف) المطففین

زنگ بیش جانا -

دُم دینا (مشک سے)

آنکھیں مارنا - آنکھ مارنا -

بینی اڑنا -

سورۃ الانشفاق

کان رکھنا -

سورۃ البروج

احاطہ کرنا -

سورۃ الفاشیۃ - دھروغہ ہو جانا

سورۃ الفجر

کوڑا مہر سناٹا -

رزق تنگ کرنا -

سورۃ البلد البلد

ڈھیروں مال - نتیجہ بہ نتیجہ

سورۃ الم نشرح الم نشرح لك

کھر لوڑ دینا -

نام اوچھا کرنا - نام روشن کرنا -

سورۃ النفر النفر

غوج کی غوج جوق در جوق داخل ہونا -

سورۃ التہب التہب

عقہ لوٹیل -

سورۃ الاغلاص الاغلاص

قتل ہونا - غارتی سوم ہونا -

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِ - قُلْ اَعُوْذُ بِ - قُلْ اَعُوْذُ بِ -

قلیاً تمام کرنا -

سورۃ الناس - قلیاً تمام کرنا -

قل کرنا -



محاورات

بمحافظ

حروف تہجی

اپنا کیا دھرا سامنے آنا

اپنے حقوں بھیجنا

اپنے حقوں پریشان ہونا

۱۶۱ تا —

اٹکل بچو مارنا

اجماع کرنا

اُچک لینا

اصل مقصد کو ختم کرنا

اضطراب کرنا

احمال جمعیں لینا

افسوس کر کے جان بیلگان کرنا

الٹہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا

الٹے پاؤں بھاگنا

ایٹے پاؤں میرنا

الم نشر ح یونا

امتیاز یونا

استیانی نرہ سے پیش آتا

ادر ہنا بھوٹا

امند سے منہ کرنا

ایک ہر ایک

امقے بیٹے

آرام کرنا

آٹ لینا

آگ کھانا

آگ لگانا

آگے چلنا

آنکھوں میں ٹھنڈا کر دیکھنا

آنکھوں میں جھپکنا

آنکھوں میں مارنا

آنکھوں میں ۱۷

آنکھوں میں ہر دہ لپٹنا

آنکھوں میں دیکھنے میں کھانڈ

آنکھوں میں کھینچنے ٹھنڈک

آنکھوں کو بھلا معلوم ہونا

آنکھوں میں ٹھنڈ نہ سہنا

آنکھوں کے اندر سے ہونا

آنکھوں میں پتھر جانا

آنکھوں میں ہر دہ میں ہونا

آنکھوں میں پھیرنا

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا

آنکھیں چھت کوٹ جانا

آنکھیں سفید ہونا

آنکھیں گھل جانا

آنکھیں نیچی ہو جانا

آواز حب جانا

آواز لپست ہونا

ب

باب کھولنا

بات بنانی

بات بھیرنا

بات حیرانا

بات کی حیثیت ہو جانا

بات کا ختام ہو نا

بات ختمی ہو نا

باتوں میں ملنا

باتیں بنانا

باتیں بکھڑا

باتوں کے ملنا

بکھڑا جانا

بری الذمہ میں

بڑی بات ہو نا

بسم اللہ کرنا

بک جانا

بکھڑا

بند باندھ دینا

بند کھلنا

ہنجر زمین سے کیا لگتا ہے

بنیاد رکھنا

بوجھ اتارنا

بوجھ اٹھانا

بوجھ ہلکانا

بہت بوری چیز

بٹھا بنالینا

بٹھ رہنا

بیچ بونا

بیعت کرنا

کھاری دھن

بھاری بیونا

بھاگ جانا

بھاگ نکلتا

بھروسہ کرنا

بھوس کی طرح بیو جانا



پاک بیونا

پاؤں اکھڑنا

پاؤں تلے ملنا

پاؤں جھاکر بیٹھ جانا

پاؤں پھسلنا

پتھر دل

۹۱
لپس لپشت ڈال دینا

لپشت پٹا ہی کرنا

پکڑ کرنا

پکڑنا

پلک جھپکنا

پوچھنا - خبر لینا

پھلو ہلچا نا - ہلچو

پیشہ پھیرنا

پیشہ دینا

پیشہ پھیر کر بھالنا

پیشہ دکھانا

پیشہ قندی کرنا

پیشہ کرنا

۴۲

پسچہ پڑنا

مچلنا کھولنا

کھوٹ لینا

۴۳

تاریکی سے روشنی میں لانا

تقدیر کا لکھا

تلبیس

تلخ ہونا

تنگ پڑنا

تنگ ہونا

تنگی ترشی

توبہ انصوح

تہہ و بالا کرنا

تھوری جیڑھانا

ط

ٹھیکرھی بات کا نہ ہونا

ٹھٹھا کرنا

ٹھسنا

ث

ثابت قدم ہونا

ج

جام کا دور چلنا

جامہ لیننا

جبر کاٹ دینا

جیسی کرنی ولیسی بھرنی

جیسے کو تھپنا

جھک پڑنا

جھلنا

جھوٹ بانڈھنا

چ

چڑھ جانا

چھٹکارا حاصل کرنے کی صورت

چکھنا مزہ

چہرہ سیاہ پڑ جانا

چہرہ کا رنگ سیاہ ہو جانا

چہرہ صبح ہو جانا

چہرے سے لپٹنا جانا

چھپتا ہونا۔

ح

حال پر چوڑ دینا

حد سے تجاوز کرنا

حد سے گزرنا

حکم خدا کے سامنے جھک جانا

حکم عدویٰ کرنا

خ

خدا کا غضب ہونا

خدا کی پیکر
خفیف کرتا
خوش خبری

۷

داروغہ میو جانا
داغ ملتا
دست درازی کرتا
دل ایک میو نا
دل آڑ جانا
دل باندھنا
دل تنگ میو نا
دل شیر نا

دل بھیرنا

دل سخت کرنا

دل کا پھٹنا

دل کا دھڑکنا

دل کا نہ کھلنا

دل کا مضبوط ہونا

دل میں ڈالنا

دل میں گرہ رکھنا

دلوں پر پردہ ڈالنا

دلوں پر مٹیر کر دینا

دلوں پر قفل لگنا

دلوں کا جھلکنا

دن بھیرنا

دن کا چہرہ کھلنا

دوست پکڑنا

دیوار گھڑی کرنا

دے مارنا

ڈ

ڈھارس منڈھانا

ڈھال بنانا

ڈھال پکڑنا

ڈھیروں مال

ڈھیل دینا

ڈ

ذره لبرابر

ذکر کرنا

ذلت میں پہننا

رات کا ٹٹنا

راستہ دینا

راستہ کا ٹٹنا

راستہ لینا

راستے میں بدھٹنا

راکھ کا دھبہ

راہ خدا

راہ دکھانا

راہ سے ہٹا دینا

راہِ ایت پکڑنا

رخصت یا متارکت کرنا

رزق تنگ کرنا

رزق کی تنگی مچونا

روشن چہرے - حسین چہرے

روغٹھ کھڑے مچونا -

ریت پر آگندہ

ز

زالو یا گرے مچونا

زبان دھاری کرنا

زمین تنگ مچونا

زندگ آنا

سس

سما مین آنا

سما مین آنا پیچ سے

سٹر بار - سٹر بستر

سرا فکندہ بیونا

سریہ کھڑا بیونا

سرتسلیم ختم کرنا

سریہ پوڑ ڈالنا

سریہ پیرنگ

سودا بازی کرنا

سینہ کشادہ بیونا

سینے میں تنگی بیونا

سیر بلدی بیوی دیوار بن جانا

ش

شانه آستانا

شبه برنا

شعر مارنا

شبه رگ کات دینا

ص

صبر کرنا

ط

طوفان آنا

طوق پیننا

طومار یا ندھنا

ظ

ظہوراً جمہولاً

ع

عاجز کرنا

عاجز کر دینے والے

عید لینا

غ

غصے میں آنا

ق

قائم ہونا

قدم پہ قدم چلنا

قدموں کے پیچھے لانا

قرض چکھنا

قفیٰ کر جانا

قطعہ تصدیق کرنا

قل آغوشی

قل میرا

قلیل مدت میں

قوت بازو

قول گراں ہونا

قول سلسلہ پیدا

ک

کمال کھینچنا

کام میں تنگی پیدا کرنا

کان پھوٹ جانا

کان رکھنا

کان میں ثقل ہونا

کان ہونا

کانوں میں انگلیاں دینا

کج روی کرنا

کجی چاہنا

کروٹ صرٹنا

کری کراٹ مہنت برباد کر دینا

کسی چیز کی دل سے تصدیق کرنا

کسی چیز کو پالنا

کسی کے ماتحتوں کو خ کام ہونا

کسی مصیبت یا تکلیف پر خوش ہونا

کم دامن لگانا

مگر توڑ دینا

کنارے لگا دینا

کوڑا برسانا

گ

گران گذرنا

گران گوش ہونا

گدھے کا بوجھ اٹھانا

گردشِ اہام

گردشِ زمانہ میں مبتلا ہونا

گردن جھک جانا

گردن مارنا

گلے پڑنا

گود کے پالے

گھبراؤ کرنا

گھٹنے شیک دینا

گھبرا جانا

گھٹڑے میں پڑ جانا

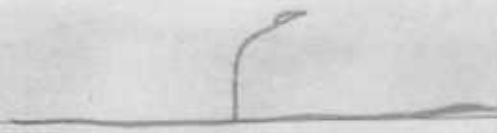
ل

لاٹ مارنا

لباس پہننا

لباس پہننا

لٹکا جانا



مبلغ علم

مہیوت ہونا

مٹی ہو جانا

مٹی بند رکھنا

مٹی میں ہونا

مڑہ چکھنا

عصیت نے مار رکھا ہے

مضبوط پکڑنا

عیشیت کا تنگ ہو جانا

مکلف ہونا

ملک خدا تنگ نیست

منتظر ہونا

من وسلاوی

میرج مارنا

میرج کرنا

منہ مکتھا نا

منہ پھلانا

منہ میر غبار میر نا

منہ میر مارنا

منہ میر لا تو مارنا

منہ کھیر لینا

منہ کالا کرنا

منہ کرنا

منہ کے بل کرنا

منہ کے منہ شک جانا

موت کے صحنہ میں جانا

موج مارنا

مہر کر دینا

(۱۰)

ناک کاٹ دینا

نام اور پچا کرنا

نشانی بنانا

نظر بچا کر نکل جانا

نظر پھیرنا

نظر حق کے سامنے ہونا

نفس کو روکنا

زنگاہوں کا دورنا

نگل جانا

نقب لگانا

نقش قدم پر جانا

نور خدا گل کرنا

نوشتہ تقدیر

۸

۱۰ تو بڑھانا

۱۱ تو بڑھانا

۱۲ تو بند ہونا

۱۳ تو ٹوٹنا

۱۴ تو کھلنا

۱۵ تو کوئلہ کیست میں ڈالنا

خاتون کو خاتون سمجھائی نہ دینا

خاتون لگانا

خاتون ملنا

خاتون میں بیونا

خاتون جیت کا دن

خاتون باقیں بھانا لکھنا

خاتون نگراں میں

خاتون لڑلانا

خاتون اگھڑنا

محادرات

بہ لحاظ

بارہ، سورۃ، رکوع، آیت

پارہ I

بسم اللہ کریم - بسم اللہ الرحمن الرحیم -

پارہ I - سورۃ فاتحہ - رکوع - ۴ - آیت - ۱۱

سورۃ فاتحہ - ۱۱ - سیدھی -

پارہ ۱ - سورۃ فاتحہ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۷

دلوں پر عسکر لگ جانا -

پارہ ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱ - آیت - ۷

کسی سے تنہائی میں ملنا - تخلیہ کرنا -

پارہ ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۲

عقل کے اندھے - سب کے کا پھوٹا -

پارہ ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۵

آفت مولیٰ - عصیت مولیٰ -

پارہ ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۶

۱
 کان یحورث جانا - منه سیل جانا

پارہ - ۱ - سورة البقرة - رکوع - ۲ - آیت ۱۸

کالان میں انگلیاں دینا -

پارہ - ۱ - سورة البقرة - رکوع - ۲ - آیت ۱۹

عید توڑنا - عید شکنی کرنا -

پارہ - ۱ - سورة البقرة - رکوع - ۲ - آیت ۲۷

قطعہ تعلق کرنا -

پارہ - ۱ - سورة البقرة - رکوع - ۳ - آیت ۲۷

خون پینا - قتل و غارت کرنا - کشت و خون کرنا -

پارہ - ۱ - سورة البقرة - رکوع - ۴ - آیت ۳۵

کھد دام لگانا -

پارہ - ۱ - سورة البقرة - رکوع - ۵ - آیت ۴۱

من وسوای اترنا ۔

پارہ - ۱ - سورۃ البقرہ - رکوع - ۶ - آیت - ۷۷

صبر کرنا - ناپسندیدہ جانا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرہ - رکوع - ۷ - آیت - ۷۱

ذلت کا مار پیٹنا - ذلت اٹھانا - ذلت اٹھانا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرہ - رکوع - ۷ - آیت - ۷۱

آنکھوں کو بھلا لگنا - خوشنما ہونا - قریب دینا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرہ - رکوع - ۸ - آیت - ۶۹

داغ لگنا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرہ - رکوع - ۸ - آیت - ۷۱

پتھر کا دل - پتھر کا دل -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرہ - رکوع - ۹ - آیت - ۷۷

دل پر لہر دے دیتا - دل کا نہ کھلنا

پارہ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۸۸

حق پر غصہ - ایک پر ایک - بے حد ہے -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۹۵

خوب بیہوش کرنا - جذب کرنا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۹۳

کسی کا غم تو لگنا - کسی کا غم تو ہونا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۹۵

بے لگت ڈال دینا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۰۱

رعایت کرنا -

پارہ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۰۲

نظر رکھو۔ لحاظ رکھو۔

پارہ ۱ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۱۲ - آیت ۱۰۲ -

منہ کرنا -

پارہ ۱ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۱۳ - آیت ۱۱۲ -

منہ پھیرنا -

پارہ ۱ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۱۴ - آیت ۱۲۱ -

حل ایک یونٹ -

پارہ ۱ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۱۴ - آیت ۱۱۸ -

انگ دینا - انگ چڑھانا -

پارہ ۱ - ۱ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۱۶ - آیت ۱۳۸ -

پارہ ۲

آنگ بڑھنا - کسی کام کے لیے دوڑنا -

پارہ ۲ - ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۲ - آیت ۱۲۸ -

ذکر کرنا۔ یاد کرنا۔

پارہ - ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۵۲

منتشر ہونا۔ بکھرنا۔

پارہ - ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۴۲

قدم بہ قدم چلنا۔

پارہ - ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۶۸

بلاد و حبیب ایک عذاب مولیٰ بنا۔ خواجہ خواجہ جگنادر احوال

پارہ - ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۷۲

آگ بھانکنا۔ آگ کھانا۔

پارہ - ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۷۲

کھا جانا۔

پارہ - ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۶ - آیت - ۱۸۲

اور کھانا کھانا -

پارہ ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۷ - آیت ۱۸۷ -

۱۹۵ - ۱ -

پارہ ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۸ - آیت ۱۹۵ -

تو شمع آگرت -

پارہ ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۹ - آیت ۱۹۷ -

بک جانا -

پارہ ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۹ - آیت ۲۰۷ -

منتظر رہنا -

پارہ ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۱۲ - آیت ۲۲۲ -

آگڑ بنانا - حیلہ بنانا -

پارہ ۲ - سورۃ البقرۃ - رکوع ۱۲ - آیت ۲۲۲ -

نشا من بنانا -

پاره - ۲ - سورة البقرة - النوع - ۱۲ - آیت - ۲۲۲

گروه یونا - گروه رکنا -

پاره - ۲ - سورة البقرة - النوع - ۱۵ - آیت - ۲۳۷

تنگی ترشی - فراخی -

پاره ۲ - سورة البقرة - النوع - ۱۶ - آیت - ۲۴۵

ثابت قدم یونا -

پاره - ۲ - سورة البقرة - النوع - ۱۶ - آیت - ۲۵۰

البقرة

پاره ۳

سوره بازی یونا -

پاره - ۳ - سورة البقرة - النوع - ۱ - آیت - ۲۵۲

امتیاز یونا -

پارہ - ۳ - رکوع - ۲ - سورۃ البقرۃ - آیت - ۲۵۶

تاریکی سے روشنی میں لانا

پارہ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۲۵۷

مہجوت یونا -

پارہ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۲۵۸

ایک آدم -

پارہ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۳ - آیت - ۲۵۹

بیچ یونا -

پارہ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۴ - آیت - ۲۶۱

پانی بھیر دینا - پانی پڑنا -

پارہ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۴ - آیت - ۲۶۲

کھلنا چھو لانا -

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۲ - آیت - ۲۶۵

گھر جانا - ہنسی چھو جانا -

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۵ - آیت - ۲۷۳

کسی چیز کو پالنا اور اس کی افزائش کرنا -

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۶ - آیت - ۲۷۶

مکلف ہونا -

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ البقرۃ - رکوع - ۱ - آیت - ۲۸۶

عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے -

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۱ - آیت - ۲۶

جیسی کرنی ویسی بھرنی -

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۱ - آیت - ۳۰

جیسے کو تشبہا۔

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵۲

یاد دہ ڈھلنا۔

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۵ - آیت - ۷۱

دن کا صبح کھلنا۔

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۶ - آیت - ۷۲

سر پہ کھڑا ہونا - سر پہ سوار ہونا۔

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۶ - آیت - ۷۵

مکرم کرنا۔

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۶ - آیت - ۷۶

پارہ ۵

پوری طرح رسائی حاصل کرنا۔

پارہ ۵ - ۳ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱ - آیت - ۱۰۱

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔

پارہ - م - سورۃ آل عمران - رکوع - ۲ - آیت - ۱۰۳
گورے کنارے -

پارہ - م - سورۃ آل عمران - رکوع - ۲ - آیت - ۱۰۳
چٹھے کا بیابا بیوتا -

پارہ - م - سورۃ آل عمران - رکوع - ۲ - آیت - ۱۰۶
بیٹھ بیٹھ دیکھنا -

پارہ - م - سورۃ آل عمران - رکوع - ۳ - آیت - ۱۱۱
مارا کھا ہے -

پارہ - م - سورۃ آل عمران - رکوع - ۳ - آیت - ۱۱۲
انکھیاں کا ثنا -

پارہ - م - سورۃ آل عمران - رکوع - ۳ - آیت - ۱۱۹

دن بھیرنا -

بارہ - ۲ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۴ - آیت - ۱۲۵

اللہ پاؤں بھیرنا - اُنکے پاؤں بھاگنا -

بارہ - ۲ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۴ - آیت - ۱۲۲

چڑھو جانا - چڑھو دوڑنا -

بارہ - ۴ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۷ - آیت - ۱۵۳

طوق لینا لعنت کا -

بارہ - ۴ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۹ - آیت - ۱۸۵

اپنا کیا دھرا سامنے آنا -

بارہ - ۴ - سورۃ آل عمران - رکوع - ۱۰ - آیت - ۱۸۲

قول "سیدیر" - بختہ بات -

بارہ - ۴ - سورۃ النساء - رکوع - ۱۲ - آیت - ۹

گود لینا - منہ لولا بیٹا بنانا -

پارہ - ۳ - سورۃ النساء - رکوع - ۱۵ - آیت - ۲۳

پارہ ۵

بوجھ جاکرنا - بوجھ مونا - بار مونا وغیرہ

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۲ - آیت - ۲۸

ڈرہ مارا - ڈرا -

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۳ - آیت - ۴۰

خاتہ اوکنا -

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۱ - آیت - ۷۷

راہ خدا -

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۱ - آیت - ۸۲

بیچہ رینا - دھنا دینا -

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۱۰ - آیت - ۹۵

مک خدا تنگ نیت -

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۱۱ - آیت - ۱۰۰

جھک پڑنا - ٹوٹ پڑنا -

پارہ - ۵ - رکوع - ۱۲ - سورۃ النساء - آیت - ۱۰۲

قائم ہونا کھی کا مٹی -

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۲۵

پکڑنا - آلینا - خوش خبری دینا

پارہ - ۵ - سورۃ النساء - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۴۸

پارہ - ۶

پکڑنا - آلینا -

پارہ - ۶ - سورۃ النساء - رکوع - ۱ - آیت - ۱۵۳

۷۱ تو بڑھانا -

پارہ ۵ - ۶ - سورۃ النمازہ - رکوع - ۶ - آیت - ۱۱

دل کو سخت کر دینا - بے حس کر دینا -

پارہ ۵ - ۶ - سورۃ النمازہ - رکوع - ۶ - آیت - ۱۳

کسی چیز کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا دینا -

پارہ ۵ - ۶ - سورۃ النمازہ - رکوع - ۶ - آیت - ۱۴

کاتب تقدیر - قسمت کا لکھا -

پارہ ۵ - ۶ - سورۃ النمازہ - رکوع - ۸ - آیت - ۲۱

دلوں کا پاک ہونا -

پارہ ۵ - ۶ - سورۃ النمازہ - رکوع - ۱۰ - آیت - ۱۸

نقشی قدم پر چلنا -

پارہ ۵ - ۶ - سورۃ النمازہ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۲۶

زمانہ کی گردش میں مبتلا ہونا۔

پارہ ۵ - ۴ - سورۃ النکاح - رکوع ۱۲ - آیت ۵۲ -
خ تو کھانا -

پارہ ۵ - ۴ - سورۃ النکاح - رکوع ۱۳ - آیت ۴۱ -
آگ لگانا -

پارہ ۵ - ۴ - سورۃ النکاح - رکوع ۱۳ - آیت ۴۱ -
پارہ ۵ - ۷

شبہ پڑھنا -

پارہ ۵ - ۷ - سورۃ الانعام - رکوع ۷ - آیت ۹ -
عقل نہ بڑھانا -

پارہ ۵ - ۷ - سورۃ الانعام - رکوع ۹ - آیت ۲۵ -
گراں گوش ہونا -

پارہ ۵ - ۷ - سورۃ الانعام - رکوع ۹ - آیت ۲۵ -

کھیل تماشا۔

پارہ - ۷ - سورۃ الانعام - رکوع - ۹ - آیت ۳۲

باب کھولنا۔

پارہ - ۷ - سورۃ الانعام - رکوع - ۱۱ - آیت - ۴۴

بیں پشت ڈال دینا۔

پارہ - ۷ - سورۃ الانعام - رکوع - ۱۷ - آیت - ۹۴

پارہ - ۸

دل جھکنا - دل مائل ہونا۔

پارہ - ۸ - سورۃ الانعام - رکوع - ۱ - آیت ۱۱۳

سینے میں تنگی ہونا۔

پارہ - ۸ - سورۃ الانعام - رکوع - ۲ - آیت ۱۲۵

منزہ چکھنا۔

پارہ - ۸ - سورۃ الانعام - رکوع - ۵ - آیت ۱۲۸

۱۵ سے پڑھا دینا - ۷ بارہ کرنا -

پارہ - ۸ - سورۃ الانعام - رکوع - ۶ - آیت - ۱۵۳

۱۵ میں پڑھنا - وہ گزیر میں پڑھنا -

پارہ - ۸ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۹ - آیت - ۱۶

ساتھ سے بھیجے سے - چاروں طرف سے گھیرنا -

پارہ - ۸ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۹ - آیت - ۱۷

بنجر زمین سے کیا (کھجور) -

پارہ - ۸ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۱۲ - آیت - ۵۸

جڑ کاٹ دینا - استیصال کرنا -

پارہ - ۸ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۱۶ - آیت - ۷۳

زناؤں پر گراے ہوئے - اونڈھ منہ کرنا -

پارہ - ۸ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۱۷ - آیت - ۷۸

پارہ - ۹

مُحَصِّل دینا -

پارہ - ۹ - سورۃ الاعراف - رکوع - م - آیت - ۱۱۱

راہ دیکھنا - راہ لینا -

پارہ - ۹ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۷ - آیت - ۱۲۶

اپنے ہاتھوں پریشان ہونا -

پارہ - ۹ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۸ - آیت - ۱۲۹

کسی کی معیبت پر خوش ہونا -

پارہ - ۹ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۸ - آیت - ۱۵۰

آنکھ کا اندھا -

پارہ - ۹ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۷۹

آنکھیں کھل جانا -

پارہ - ۹ - سورۃ الاعراف - رکوع - ۱۲ - آیت - ۲۰۱

موت کے منہ میں دھکیل دینا۔

پارہ ۹ - سورۃ الانفال - رکوع - ۱۵ - آیت - ۶

ہزار سے مراد کثرت سے ہے۔

پارہ ۹ - سورۃ الانفال - رکوع - ۱۵ - آیت - ۹

گردن مارنا۔

پارہ ۹ - سورۃ الانفال - رکوع - ۱۶ - آیت - ۱۲

اچک لینا۔ جھپٹ لینا۔

پارہ ۹ - سورۃ الانفال - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲۶

پارہ ۱۰

سدا اگھڑ جانا۔

پارہ ۱۰ - سورۃ الانفال - رکوع - ۲ - آیت - ۲۶

نشت پینا ہی کرتا۔

پارہ ۱۰ - سورۃ الانفال - رکوع - ۲ - آیت - ۵۷

جمعنا - راعب یونا -

پاره - ۱۰ - سورة الانفال - روع - ۲ - آیت - ۴۱

ع تو کنا - ع تو کنا -

پاره - ۱۰ - سورة الانفال - روع - ۴ - آیت - ۷۰

راسته دینا - راسته چو کنا -

پاره - ۱۰ - سورة التوبة - روع - ۷ - آیت - ۵

سیرها یونا -

پاره - ۱۰ - سورة التوبة - روع - ۸ - آیت - ۲

زمین تنگ یونا -

پاره - ۱۰ - سورة التوبة - روع - ۱۰ - آیت - ۲۵

زمین یونان چهل یونا - یافون جمارک بیٹنا -

پاره - ۱۰ - سورة التوبة - روع - ۱۲ - آیت - ۳۸

بات نیچی رہنا - بات نیچی بیڑنا -

پارہ - ۱۰ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۴۰ -
مٹھ مہر رکھنا -

پارہ - ۱۰ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۶۷ -
انگوں کا بھوٹ لینا -

پارہ - ۱۰ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۸ - آیت - ۹۲ -
ستر بار کثرت کے لیے استعمال ہوتا ہے -

پارہ - ۱۰ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۶ - آیت - ۸۰ -

پارہ - ۱۱ -

بنیاد رکھنا - نیو ڈالنا - ابتدا کرنا -

پارہ - ۱۱ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۵۱ -

اکٹھ بیٹھنا -

پارہ - ۱۱ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۷ - آیت -

گمراہ گمراہ -

پارہ - ۱۱ - سورۃ یونس - رکوع - ۱۳ - آیت ۷۱

پارہ ۱۲

متی و ہلا کرنا - متی و ہلا کرنا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ یود - رکوع - ۷ - آیت - ۸۲

دل شیرنا - دل شیرنا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ یود - رکوع - ۱۰ - آیت - ۱۲۰

بات بنا لینا - بات گھڑ لینا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ یوسف - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۸

منہ بھیرا اس بات سے

پارہ - ۱۲ - سورۃ یوسف - رکوع - ۱۲ - آیت - ۲۹

پارہ ۱۳

آنکھیں سفید ہو جانا

پارہ ۱۳ - سورۃ یوسف - رکوع ۲ - آیت ۱۸۲

نوشتہ تقدیر -

پارہ ۱۳ - سورۃ الرعد - رکوع ۱۲ - آیت ۳۹

کچی جاپٹا - ٹیڑھا ہونا

پارہ ۱۳ - سورۃ ابراہیم - رکوع ۱۳ - آیت ۳

منہ پر دے مارنا

پارہ ۱۳ - سورۃ ابراہیم - رکوع ۱۲ - آیت ۹

راکو کا ڈھیر ہونا

پارہ ۱۳ - سورۃ ابراہیم - رکوع ۱۵ - آیت ۱۸

بے اصل - اصل ہونا

پارہ ۱۳ - سورۃ ابراہیم - رکوع ۱۶ - آیت ۲۴

دل آڑ جانا -

پارہ - ۱۳ - سورۃ ابراہیم - رکوع - ۱۹ - آیت - ۲۳

ٹل جانا - یا اٹل چیز

پارہ - ۱۳ - سورۃ ابراہیم - رکوع - ۱۹ - آیت - ۲۶

پارہ - ۱۲

حال پر چھوڑ دینا -

پارہ - ۱۴ - سورۃ الحجر - رکوع - ۱ - آیت - ۳

دلوں میں ڈال دینا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ الحجر - رکوع - ۱ - آیت - ۱۲

بات لے آڑنا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ الحجر - رکوع - ۲ - آیت - ۱۸

آنگہ آنگہ کر دیکھنا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ الحجر - رکوع - ۴ - آیت - ۱۸

آنکھیں کھچھانا - سر آنکھوں پر بٹھانا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ الحج - رکوع - ۴ - آیت - ۸۸

دل تنگ ہو جانا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ الحج - رکوع - ۴ - آیت - ۹۷

لو جو اٹھان گناہوں کا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ النمل - رکوع - ۸ - آیت - ۲۵

پوشیدہ ہونا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ النمل - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵۹

خدا کی نیکو -

پارہ - ۱۲ - سورۃ النمل - رکوع - ۱۴ - آیت - ۶۱

کاتا کو تا کہاں ہو گیا -

پارہ - ۱۲ - سورۃ النمل - رکوع - ۱۹ - آیت - ۹۲

پانچویں حصہ - پانچویں لکھا -

پارہ - ۱۴ - سورۃ النمل - رکوع - ۱۹ - آیت - ۹۲

جامہ حسین لکھا -

پارہ - ۱۴ - سورۃ النمل - رکوع - ۱۹ - آیت - ۱۱۲

تنگ پوٹا - حق پوٹا -

پارہ - ۱۴ - سورۃ النمل - رکوع - ۲۲ - آیت - ۱۲۷

پارہ ۱۵

گلہ پوٹا - گلہ بندہ صفا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل - رکوع - ۲ - آیت - ۱۳

پوٹو پوٹا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل - رکوع - ۲ - آیت - ۱۵

۷ تو کھلے پوٹا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل - رکوع - ۳ - آیت - ۲۹

آڑے ۷ تھو لینا - پیچھے ہڑنا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل - رکوع - ۴ - آیت - ۳۶

پیلو پچانا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل - رکوع - ۴ - آیت - ۱۳

اجماع کرنا کسی بات پر -

پارہ - ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل - رکوع - ۵ - آیت - ۸۱

بڑی بات ہونا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ الکہف - رکوع - ۱۳ - آیت ۵ -

کسی کے پیچھے پریشانی اٹھانا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ الکہف - رکوع - ۱۳ - آیت - ۶

دھارس بانڈھنا - دل کا کرارہ ہونا -

پارہ - ۱۵ - سورۃ الکہف - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۲

جھوٹ باندھنا - نتیجت لگانا -

پارہ - ۵ - ۱۵ - سورۃ الکھف - رکوع - ۱۲ - آیت - ۵ -

لکھا ہونے کا دور ٹنا -

پارہ - ۵ - ۱۵ - سورۃ الکھف - رکوع - ۱۴ - آیت - ۲۱ -

جان کھینا -

پارہ - ۵ - ۱۵ - سورۃ الکھف - رکوع - ۱۵ - آیت - ۲۹ -

لے تو ملنا - کتب افسوس ملنا -

پارہ - ۵ - ۱۵ - سورۃ الکھف - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲۲ -

باجیہ پکڑنا - بازو پکڑنا -

پارہ - ۵ - ۱۵ - سورۃ الکھف - رکوع - ۱۹ - آیت - ۵۱ -

کان میں ثقل ہونا -

پارہ - ۵ - ۱۵ - سورۃ الکھف - رکوع - ۲۰ - آیت - ۵۷ -

روگڑانی کرتا۔

پارہ - ۱۵ - سورۃ الکہف - رکوع - ۲۰ - آیت - ۵۷

پارہ ۱۶

کام میں تنگی پیدا ہوتا۔

پارہ - ۱۶ - سورۃ الکہف - رکوع - ۱ - آیت - ۷۳

عوج مارتا۔

پارہ - ۱۶ - سورۃ الکہف - رکوع - ۲ - آیت - ۹۹

سر میں باہوں کی سفیدی بچیلے - بال سفید ہوتا۔

پارہ - ۱۶ - سورۃ المریم - رکوع - ۲ - آیت - ۴

۳ انگور کی ٹھنڈک - قرۃ العین -

پارہ - ۱۶ - سورۃ مریم - رکوع - ۳ - آیت - ۲۶

رخصت یا مشارکت کا سلوک کرتا۔

پارہ - ۱۶ - سورۃ مریم - رکوع - ۴ - آیت - ۷۷

فدا کا غلبہ نازل ہوتا۔

پارہ - ۱۶ - سورۃ صریح - رکوع - ۹ - آیت - ۹۵

سینہ کشادہ ہوتا - سینہ کھول دیتا -

پارہ - ۱۶ - سورۃ طہ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۲۵

بند کمر -

پارہ - ۱۶ - سورۃ طہ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۳۱-۳۰-۲۹

کٹارے لگانا - بیڑا پار کرنا -

پارہ - ۱۶ - سورۃ طہ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۳۹

جھوٹا - حلقہ لگانا -

پارہ - ۱۶ - سورۃ طہ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۹۷

آواز لہجہ ہوتا -

پارہ - ۱۶ - سورۃ طہ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۱۰۸

بات نیچی رہنا - بات نیچی بیڑا -

پارہ - ۱۰ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۴۰

منہی مہذ رکھنا -

پارہ - ۱۱ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۶۷

آنکھوں کا بھوٹ لینا -

پارہ - ۱۰ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۸ - آیت - ۹۲

ستر بار کثرت کے لیے استعمال ہوتا ہے -

پارہ - ۱۰ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۱۶ - آیت - ۸۰

پارہ - ۱۱

بنیاد رکھنا - نیو ڈالنا - ابتدا کرنا -

پارہ - ۱۱ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۰۸

آمنے پہنچے -

پارہ - ۱۱ - سورۃ التوبہ - رکوع - ۷ - آیت -

مذہبک جانا -

پارہ - ۱۶ - سورۃ طہ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۱۱۱

عشرت کاشنگ ہونا - زندگی کا تلخ ہونا -

پارہ - ۱۶ - سورۃ طہ - رکوع - ۱۶ - آیت - ۱۲۲

پارہ - ۱۷

آنکھوں دیکھے ملکی نکلنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۱ - آیت - ۳

سر پھوڑنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۲ - آیت - ۱۱

بیٹا بنا لینا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۲ - آیت - ۲۶

صوت کا مزہ چکھنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۳ - آیت - ۳۵

روبرو ہونا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۵ - آیت - ۶۱

سر اٹکندہ ہونا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۵ - آیت - ۶۵

انعام میں کوئی چیز کسی اور چیز کے ساتھ ملنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۵ - آیت - ۷۲

تنگ بکھڑنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۹ - آیت - ۱۷

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۷ - آیت - ۹۷

طومار باندھنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الانبیاء - رکوع - ۷ - آیت - ۱۰۲

مٹانے اکٹھا کرنا - تکبیر کرنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الحج - رکوع - ۱ - آیت - ۹

کپڑے قطع کرنا - قطع کرنا - جیہ امید قطع کرنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الحج - رکوع - ۹ - آیت - ۱۹

پتھر و بالا بھیجنا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الحج - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵۴

حل کا نرم ہونا -

پارہ - ۱۷ - سورۃ الحج - رکوع - ۱۲ - آیت - ۵۲

پارہ ۱۸

ایٹھن میں پھینکا - الٹے پاؤں پھینکا -

پارہ - ۱۸ - سورۃ المؤمنون - رکوع - ۲ - آیت - ۶۶

طوفان اکٹھا کرنا -

پارہ - ۱۸ - سورۃ النور - رکوع - ۸ - آیت - ۱۱

عاقبت کو عاقبت سمجھائی نہ دینا -

پارہ - ۱۸ - سورۃ النور - رکوع - ۱۱ - آیت - ۵۰

سرتیم ختم کرنا -

پارہ - ۱۸ - سورۃ النور - رکوع - ۱۲ - آیت - ۲۹

عاجز کرنا - عاجز آجانا -

پارہ - ۱۸ - سورۃ النور - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵۷

نظر بچا کر نکل جانا -

پارہ - ۱۸ - سورۃ النور - رکوع - ۱۵ - آیت - ۶۳

پارہ ۱۹

پارہ - ۱۸ - سیرت پیر الگندہ - پیر الگندہ طبع -

پارہ - ۱۹ - سورۃ الفرقان - رکوع - ۱ - آیت - ۲۳

عاقبت کاٹ لینا - عاقبت کاٹ کھانا -

پارہ - ۱۹ - سورۃ الفرقان - رکوع - ۱ - آیت - ۲

بند باندہ دینا -

پارہ - ۱۹ - سورة الفرقان - رکوع - ۳ - آیت - ۵۳

رات کا ٹٹنا -

پارہ - ۱۹ - سورة الفرقان - رکوع - ۴ - آیت - ۵۴

گردن جھک جانا - گردن نیچی ہونا -

پارہ - ۱۹ - سورة الشعراء - رکوع - ۵ - آیت - ۶

لنگل جانا -

پارہ - ۱۹ - سورة الشعراء - رکوع - ۷ - آیت - ۸

رگیدنا - تصاقب کرنا -

پارہ - ۱۹ - سورة الشعراء - رکوع - ۸ - آیت - ۹

بچھڑ جانا -

پارہ - ۱۹ - سورة النمل - رکوع - ۱۹ - آیت - ۵۷

پارہ ۲۰

بات کا حتام ہونا - بات پوری ہونا

پارہ ۲۰ - سورۃ النمل - رکوع ۳ - آیت ۱۵ -
کام تمام کرنا -

پارہ ۲۰ - سورۃ القصص - رکوع ۵ - آیت ۱۵ -
اتراٹا - ناز کرنا -

پارہ ۲۰ - سورۃ القصص - رکوع ۹ - آیت ۵۸ -
اونڈھ منہ کرنا -

پارہ ۲۰ - سورۃ العنکبوت - رکوع ۱۶ - آیت ۳۷ -
بیت بودی چینر - کزور گھر -

پارہ ۲۰ - سورۃ العنکبوت - رکوع ۱۶ - آیت ۱۴ -

پارہ ۲۱

سر سے پیر تک کسی چینر کا چھپا جانا -

پارہ ۲۱ - سورۃ العنکبوت - رکوع ۲ - آیت ۵۵ -

۱۵۱ دکھانا -

پارہ - ۲۱ - سورۃ العنکبوت - رکوع - ۳ - آیت - ۶۹

خفیف کر دینا -

پارہ - ۲۱ - سورۃ الروم - رکوع - ۹ - آیت - ۶۰

منہ نکالنا -

پارہ - ۲۱ - سورۃ لقمان - رکوع - ۱۱ - آیت - ۱۸

سر جھکانا -

پارہ - ۲۱ - سورۃ لقمان - رکوع - ۱۵ -

عید لینا - حقول لینا -

پارہ - ۲۱ - سورۃ الاحزاب - رکوع - ۱۷ - آیت - ۷

آنکھیں جھک جانا -

پارہ - ۲۱ - سورۃ الاحزاب - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۵

کلیہا مذکور آتا۔

پارہ ۵ - ۲۱ - سورۃ الاحزاب - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۵

آنکھیں جھپکنا۔

پارہ ۵ - ۲۱ - سورۃ الاحزاب - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۹

پارہ ۵ - ۲۲

باتوں میں لگنا۔

پارہ ۵ - ۲۲ - سورۃ الاحزاب - رکوع - ۱۸ - آیت - ۵۳

کچی کرنا - کج روی کرنا -

پارہ ۵ - ۲۲ - سورۃ سبا - رکوع - ۸ - آیت - ۱۲

بات کی حیثیت پر جانا۔

پارہ ۵ - ۲۲ - سورۃ سبا - رکوع - ۸ - آیت - ۱۹

اپنی بات دکرے پر ڈھالنا۔

پارہ ۵ - ۲۲ - سورۃ سبا - رکوع - ۱۵ - آیت - ۳۱

جان پہلکان کرنا۔

پارہ - ۲۲ - سورۃ قاطر - رکوع - ۱۲ - آیت - ۸

دیوار کوٹھی کر دینا۔

پارہ - ۲۲ - سورۃ النیس - رکوع - ۱۸ - آیت - ۹

پارہ ۲۳

بچہ جانا - جل کر خاک ہو جانا -

پارہ - ۲۳ - سورۃ النیس - رکوع - ۱ - آیت - ۲۹

مٹی ہو جانا -

پارہ - ۲۳ - سورۃ الصفات - رکوع - ۵ - آیت - ۱۶

جام کا دور چلنا -

پارہ - ۲۳ - سورۃ الصفات - رکوع - ۶ - آیت - ۳۵

لات مارنا - ٹھوکر مارنا -

پارہ - ۲۳ - سورۃ ص - رکوع - ۱۳ - آیت - ۲۲

بات جھٹلانا -

پارہ - ۲۳ - سورة الزمر - رکوع - ۱۶ - آیت - ۱۹

الحکم نشرح ہونا -

پارہ - ۲۳ - سورة الزمر - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲۲

بال کھڑے ہونا - رونگٹے کھڑے ہونا -

پارہ - ۲۳ - سورة الزمر - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲۲

شیر بھی بات کا نہ ہونا - شیر نہ ہونا -

پارہ - ۲۳ - سورة الزمر - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲۸

پارہ ۲۴

چہرہ سیاہ ہو جانا - منہ کالا ہو جانا -

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۳ - سورة الزمر - آیت - ۴۰

مٹھی میں ہونا -

پارہ - ۲۴ - سورة الزمر - رکوع - ۲ - آیت - ۴۷

آرام کرنا - دم لینا -

پارہ - ۲۲ - سورة المؤمن - رکوع - ۱۲ - آیت - ۶۱

پانویں ملنا - قدموں تلے روندنا -

پارہ - ۲۲ - سورة طہ سجده - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۹

پارہ ۲۵

کروٹ مروٹنا -

پارہ - ۲۵ - سورة طہ سجده - رکوع - ۱ - آیت - ۵۱

تکیہ کرنا - عبوس کرنا -

پارہ - ۲۵ - سورة طہ سجده - رکوع - ۹ - آیت - ۳۴

آنکھوں میں - کلجے ٹھنڈک -

پارہ - ۲۵ - سورة الزخرف - رکوع - ۱۳ - آیت - ۳۴

گھٹنے ٹیک دینا -

پارہ - ۲۵ - سورة الباقیة - رکوع - ۱۹ - آیت - ۲۸

پارہ ۲۴

گریختا - مکان کا بیٹھ جانا -

پارہ ۲۴ - سورۃ محمد - رکوع ۵ - آیت ۱ -

دلن پر پر قضا کرتا -

پارہ ۲۴ - سورۃ محمد - رکوع ۷ - آیت ۲۲ -

اعمال تحسین دینا -

پارہ ۲۴ - سورۃ محمد - رکوع ۱ - آیت ۳۵ -

حق میں حق دینا - بیعت کرنا -

پارہ ۲۴ - سورۃ الفتح - رکوع ۹ - آیت ۱۵ -

بھاگ جانا (مفرط) کرنا -

پارہ ۲۴ - سورۃ ق - رکوع ۱۷ - آیت ۳۶ -

حکمر خدا کے سامنے جھک جانا -

پارہ ۲۴ - سورۃ الحجرات - رکوع ۱۳ - آیت ۹ -

نقب لگانا -

پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ ق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۳۶

کان یوتا -

پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ ق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۳۷

الکل تجو مارنا -

پارہ ۵ - ۲۶ - الذریت - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۵

منہ یخرج تو مارنا -

پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ الذریت - رکوع - ۱۹ - آیت - ۲۹

پارہ ۵ - ۲۷

نظر میں رکھنا -

پارہ ۵ - ۲۷ - سورۃ الطور - رکوع - ۲ - آیت - ۲۸

کسی چیز کی حل سے تصدیق کرنا -

پارہ ۵ - ۲۷ - سورۃ النجم - رکوع - ۵ - آیت - ۱۱

مبلغ علم —

پارہ - ۲۷ - سورۃ النجم - رکوع - ۴ - آیت - ۳۰

سینا تا زلزلہ —

پارہ - ۲۷ - سورۃ النجم - رکوع - ۷ - آیت - ۲۳

۷ مارٹا - شیخ - بیٹھنا —

پارہ - ۲۷ - سورۃ النجم - رکوع - ۷ - آیت - ۵۳

بیماری نگرانی میں - بیماری حفاظت میں —

پارہ - ۲۷ - سورۃ الطور - رکوع - ۴ - آیت - ۱۸

محسن کی طرح ہو جانا - محسن بننا —

پارہ - ۲۷ - سورۃ القمر - رکوع - ۹ - آیت - ۳۱

تلخ ہونا - تلخی ہونا —

پارہ - ۲۷ - سورۃ القمر - رکوع - ۱۱ - آیت - ۴۴

ساختہ ہو نا -

پارہ - ۲۷ - سورۃ الرحمن - رکوع - ۱۶ - آیت - ۲۶

دیوار کھڑی کرنا -

پارہ ۲۷ - سورۃ الحديد - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۳

قدم بہ قدم -

پارہ - ۲۷ - سورۃ الحديد - رکوع - ۲۰ - آیت - ۲۷

۲۸ پارہ

ڈھال ہونا -

پارہ - ۲۸ - سورۃ النجادلۃ - رکوع - ۳ - آیت - ۱۶

آٹکھوا لے -

پارہ - ۲۸ - سورۃ الحشر - رکوع - ۲ - آیت - ۲

عقہ تو کرنا -

پارہ - ۲۸ - سورۃ الممتحنۃ - رکوع - ۷ - آیت - ۲

ربان کو بنا -

پارہ - ۲۸ - سورة السموات - رکوع - ۷ - آیت - ۲

سید پلائی ہوئی دیوار بن جانا -

پارہ - ۲۸ - سورة الصف - رکوع - ۹ - آیت - ۴

خدا کی روشنی گل کرنا -

پارہ - ۲۸ - سورة الصف - رکوع - ۹ - آیت - ۸

گھر سے کا پوچھ اکٹا نا -

پارہ - ۲۸ - سورة الجمعة - رکوع - ۱۱ - آیت - ۵

غریبیت کا دن -

پارہ - ۲۸ - سورة المنافقون - رکوع - ۱۵ - آیت - ۹

جھٹکا را حاصل کرنے کی صورت -

پارہ - ۲۸ - سورة الطلاق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲

رزق کی تنگی -

پارہ - ۲۸ - سورۃ الطلاق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۷

حکم عدولی کرنا -

پارہ - ۲۸ - سورۃ الطلاق - رکوع - ۱۸ - آیت - ۸

توبۃ نوح -

پارہ ۲۸ - سورۃ التکویم - رکوع - ۲۰ - آیت - ۸

پارہ ۲۹

نعر ثانی کرنا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ الملک - رکوع - ۱ - آیت - ۳

چہرہ بیکر جاوا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ الملک - رکوع - ۲ - آیت - ۲۷

ناک کاٹنا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ القلم - رکوع - ۳ - آیت - ۱۶

شہرِ رگ کاٹ دینا۔

پارہ - ۲۹ - سورۃ الحاقۃ - رکوع - ۶ - آیت - ۲۶

یوحنا - خبر لینا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ المعارج - رکوع - ۷ - آیت - ۱۵

کانوں میں انگلیاں دینا۔

پارہ - ۲۹ - سورۃ النج - رکوع - ۹ - آیت - ۷

قولِ گراں - بیش قیمت -

پارہ - ۲۹ - سورۃ النمل - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵

قرض چکانا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ النمل - رکوع - ۱۲ - آیت - ۲۵

بغاری ہونا - گرافٹی ہونا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ المدثر - رکوع - ۱۵ - آیت - ۸

تمتہی چڑھانا - منہ شہتہانا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ المدثر - رکوع - ۱۵ - آیت - ۲۲

انکسین بھرا جانا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ قیامت - رکوع - ۱۷ - آیت - ۷

بھاری دن - دن بھاری گانا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ الدھر - رکوع - ۲۰ - آیت - ۲۷

انگ ۵۱۵ چھیڑنا -

پارہ - ۲۹ - سورۃ الدھر - رکوع - ۲۰ - آیت - ۲۹

پارہ ۳۰

اپنے حق کو کرنا -

پارہ - ۳۰ - سورۃ النبا - رکوع - ۲ - آیت - ۴۰

بند بند کھلنا - بند بند ڈھٹنا - بند سے بند جدا کرنا -

پارہ - ۳۰ - سورۃ النازعات - رکوع - ۳ - آیت - ۲

دون کا ذکر ہے۔

پارہ - ۱۵ - سورۃ النزلت - رکوع - ۳ - آیت - ۱

میں نے - کہتا - قائم ہونا -

پارہ - ۳۰ - سورۃ الغزوات - رکوع - ۲ - آیت - ۲۲

کان یحوت جانا -

پارہ - ۳۰ - سورۃ عبس - رکوع - ۵ - آیت - ۳۳

روشن ہوئے - جیسے تیرے -

پارہ - ۳۰ - سورۃ عبس - رکوع - ۵ - آیت - ۳۱

مذہب غبار لپٹنا -

پارہ - ۳۰ - سورۃ عبس - رکوع - ۵ - آیت - ۳۰

کمال کھینچنا -

پارہ - ۳۰ - سورۃ التکوین - رکوع - ۶ - آیت - ۱۱

رنگ بیکو جانا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ التطفیف - رکوع - ۱ - آیت - ۲۵

دم دینا (مشک سے)

پارہ - ۳۵ - سورۃ التطفیف - رکوع - ۱ - آیت - ۲۵

آنکھ مارنا -

پارہ ۳۵ - سورۃ التطفیف - رکوع - ۱ - آیت - ۳۵

مینی اڑانا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ التطفیف - رکوع - ۱ - آیت - ۳۵

کان رکھنا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ الشقاق - رکوع - ۹ - آیت - ۵

داروغہ پر جانا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ الغاشیہ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۲۲

کوڑا برساتا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ الفجر - رکوع - ۱۲ - آیت - ۳۱

نتیجہ بہ نتیجہ

پارہ - ۳۵ - سورۃ البلد - رکوع - ۱۵ - آیت - ۶

مکر توڑ دینا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ النجم لشرح - رکوع - ۱۹ - آیت - ۳

نام اونچا کرنا - نام روشن کرنا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ النجم لشرح - رکوع - ۱۹ - آیت - ۲

فوج کی فوج حقوق حد حقوق - افضل بیوتا -

پارہ - ۳۵ - سورۃ النفر - رکوع - ۳۵ - آیت - ۲

خاتم خوشیں -

پارہ - ۳۵ - سورۃ النجم - رکوع - ۳۶ - آیت - ۱

قُلْ یٰۤاَیُّهَا - خاتمیونا - قُلْ یٰۤاَیُّهَا -

پارہ - ۲۷ - سورۃ اخطار ص - رکوع - ۳۷ - آیت - ۱

قُلْ اَعُوذِ - کھڑکدا -

قُلْ اَعُوذِ - کھڑکدا -

قُلْ اَعُوذِ - کھڑکدا -

قُلْ اَعُوذِ - کھڑکدا -

پارہ - ۳۰ - سورۃ الناس - رکوع - ۳۹ - آیت - ۱

اُردو میں قرآنی محاورات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱)

ترجمہ - شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بجنش کرنے والے
میران کے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ کرنا - بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا - بِسْمِ اللّٰهِ کہنا - اردو میں
مستعمل ہے۔ اسیر تکفوی کہتے ہیں کہ

کر کے بِسْمِ اللّٰهِ جب اس طفل نے صحف پڑھا

یو گیا بسمل مصکم ، ختم ثلثیا ہو گئی

حذیقا : جمالندھری کا شعر ہے کہ

کماندارانِ اسلامی نے تاکا جب نشانوں کو

تو چوڑا ۵۰ کون نے کہہ کے بِسْمِ اللّٰهِ کمالوں کو

اختر حسین اختر کہتے ہیں ۔

سلام اس پر کہ جس پر خود سلام اللہ آتا ہے

مگر تفسیر بِسْمِ اللّٰهِ مجھے آنسو رلاتی ہے

(۲) بارہ - I - رکوع - I - آیت ۷ - سورۃ فاتحہ

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

ترجمہ :- بتا دیجئے کہ راہ سیدھی ۔

دنیا کی اکثر زبانوں میں یہ استعارہ آتا ہے جس سے بھلائی اور

خیر مراد ہے۔ راہ راست (فارسی) Right Path (انگریزی)

Reschte weg (جرمنی) Bon chemin (فرانسیسی) وغیرہ

سب ایک ہی مفہوم اور معنی رکھتے ہیں ۔

اکبر و ارشی کا شعر ہے یہ

ان کو سیدھا راستہ ملتا ہے حق کا لبشر^۱

پڑھتے X ہیں دن رات اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

بارہ - ۱ - رکوع - ۱ - آیت ۲ - سورۃ البقرۃ

خَشَعَتِ اللّٰهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاقٌ

ترجمہ :- میری اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر

اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

یہ ان کافروں کے متعلق ہے جن کے کفر مقرر ہو چکا اور جو دولت ایمان

سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیے جیسے ابو جہل اور ابولہب وغیرہ۔

اردو میں ”دلوں پر صیغہ“ آتا ہے محمد حسین آزاد نے مان سنگھ کے متعلق

لکھا ہے کہ ”بدگمال کے سفر میں ایک مقام پر شاہ دولت کے اوصاف

وکالات دینے، خدمت میں حاضر ہوا وہ اس کی پاکیزہ اور سنجیدہ

گفتگو سے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مان سنگھ مسلمان کیوں ہیں ہوتا ہے،

اس نے مسکرا کر کہا کہ ”خدا کی صیغہ ہے ہندو کیوں کرائٹھے کہ

گستاخی ہے“ (در بار الکبریٰ)

صیغہ رنگ جانا بھی آتا ہے حالی کہتے ہیں کہ

کروں تجھ سے بیان کچھ درد عزیمت

مگر خوشی سخن صیغہ دہن ہے

صیغہ بہ لب بھی آتا ہے شبلی کہتے ہیں :

گرچہ وہ حق مناسب سے بیڑھا جاتا تھا

سب کے سب غیر بہ لب تھے چہ اثاث و چہ ذکور

(م) پارہ - I - رکوع - ۲ - آیت - ۱۴ - سورۃ البقرۃ

وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيُوخِهِمْ

ترجمہ ۱ - اور جب وہ اپنے شیطانوں سے تنہائی میں ملتے ہیں

یہ خلوٰ معہ سے ہے کسی سے تنہائی میں ملنا - تخلیہ کرنا - اردو

میں بھی آتا ہے امیر اللہ تسلیم کرتے ہیں :

دوستوں سے انہیں اب ملنے کی فرصت بھی نہیں

تخلیہ غیر سے دن رات رو کر کرتا ہے

دوسری جگہ (پارہ ۴ - رکوع - ۳۱) اس طرح ہے وَإِذَا خَلَوْا عَفْوَ

عَنْكُمُ اللَّائِي مِنْ الرِّعَاطِ . اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو مارے

غصے کے تم میری اپنی انگلیوں کاٹتے ہیں - یہاں بھی تخلیہ اور

تنہائی مراد ہے .

(۵) پارہ - ۱ - رکوع - ۱۴ - آیت - ۱۵۱ سورۃ البقرۃ

وَيُخَذُّهُمُ فِي ظُلُمٍ لَّيْسَ لَهُمْ كَيْفُ يُذْهِبُونَ ۝

ترجمہ :- اور ان کو ڈھیل دیتا ہے ان کی سرکشی میں (اور حالت یہ

ہے) کہ وہ عقل کے اندھے ہیں ۔ پارہ - ۱۷ - رکوع - ۱۳ میں ہے :-

فَانْهَالَتْهَا تَصْحِي الرِّجَارِ وَكُنْ تَصْحِي الْقُوبِ الَّتِي فِي الْعُدُورِ يَصْحَوْنَ

عند مصدر سے ہے بیدار کا پوٹا ، یا عقل کا اندھا ہونا۔ گویا غمی آنکھوں

کا اندھا اور غمی کا اندھا - اردو میں گانٹھ کا پورا - بیدار کا پوٹا بھی مشہور

ہے سرسید لکھتے ہیں ” یہ بیدار کے پوٹے مسلمانوں کو باعث افتخار جانتے

ہیں اور اس کے مخالف کو لاد مذہب یا کرسنستان بتاتے ہیں ؛ (مضمون غلامی)

رائس کا شہر ہے :-

دعا دیتے ہیں وہ میرے دل پر داغ کو لیکر

البتہ گانٹھ کا پورا بیدار اور آنکھوں کا اندھا ہو

داغ لکھتے ہیں :-

یہ فرمایا انہوں نے دیکھ کر تعویذ یوسف کی
اسے تو قول دے چو کوئی آنکھوں کا اندھا ہو
نارسی میں بھی کور دل آتا ہے۔ امیر خسرو فرماتے ہیں:-

دیدہ کن کور دلائل خیال

سرمہ کشی دیدہ دور ان کمال

(۶) پارہ - ۱ رکوع - ۵ - آیت - ۱۴ - سورۃ البقرۃ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اسْتَشْرَوْا لِفَالَتِ الْبُيُوتِ

ترجمہ:- یہی لوگ ہیں جنہوں نے حولی گمراہی پر ایت کے بدلے۔

گرفت حول لینا - عصیت حول لینا و غلہ مواردے آتے ہیں

آتش کا شعلہ ہے:

وہ سوداگری زلوں کا چہن کو

سیا یہ لیتے ہیں سر بیچ کر حول

کم قیمت چیز کو خریدنا۔ اسی سے بہت سے مفاہیم پیدا ہوئے جیسے داغ

گو مریے پاس نہیں غیر متاع کا سر

میں تما سٹائی انداز خریدار تو ہوں

یہ بھی دماغ کا شعر ہے :

مری آنکھوں سے زرا چاٹتیے اپنی قیمت

آپ بھی اپنے خریدار بوٹے ہیں کہ نہیں

اس کے برعکس بیش قیمت چیز حاصل کرنے کے لیے بھی صفوں آتا ہے

محسن کا کو روی کہتے ہیں :-

عوض میں غمزدے کے دنیا، کرشمہ کے عوض عقبت

نکاحیہ لکھتے اب کی نرغ نامہ یار کے در کا

(۷) پارہ - ۱ - کوغ - ۲ - آیت - ۱۸ - سورۃ البقرۃ

ظہم، حکیم، غمی، فہم لا یزیدون

ترجمہ :- میرے ہیں گورگے ہیں اندھے ہیں سو وہ نہیں کویش گے

یہ منافقوں کے متعلق کیا گیا ہے اردو میں ظہم، حکیم ہی کا وہ ہے گیارہ

یعنی خاموش اور دم بخود ہو جانا۔ محمد حسین آزاد نے ذوق کے ایک قصیدے کے متعلق (بیریں میں پر غرور ہے جامِ شرابِ ناب) لکھا ہے کہ
 ”صبح کو دربار میں حاضر ہوئے۔ وقتِ معین لبر الیماء ہوا کہ استاد ایسا
 قصیدہ عرض کریں۔ انہوں نے بیڑ بٹھا شروع کیا مگر کیا دیکھتے ہیں کہ تمام
 دربار دم بخود، کئی شعر بٹھ گئے سب غم بگم۔“

کان بھوٹ جانا۔ منہ سل جانا۔ آنکھوں کے اندھے ہو جانا۔
 کان بھوٹ جانا یعنی شور و غل کے باعث کانوں کا پریشاں ہونا۔ معنی لیتے ہیں
 اس شور سے دل تونہ فریاد کیا کر
 تانوں سے پھرے بھوٹ گئے کان ہمارے

(۱) پارہ ۱۱ - نوع - ۲ - آیت - ۱۹ سورۃ البقرۃ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا فِي إِذَا رَفَعْتُمْ يَدَيْكُمْ إِلَى السَّمَاءِ عِزِّي تَذَرُوا السَّمْعَ

ترجمہ:- موت کے ڈر سے ہمارے کڑک کے انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسنے لگتی
 ہیں۔ خوف سے کانوں میں انگلیاں دیتا اور وہیں مستعمل ہے

اسیر ملکوتی کا شغریہ :-

ڈرائیٹ ہیں مرے تالوں سے موذن ایسے

الکلیاں کالوں میں بیگام اذان رکھتے ہیں

دوسری جگہ (پارہ ۵ - ۲۶ - رکوع ۹) آتا ہے
وَالَّذِي كَفَلْنَا دَعْوَهُمْ لَتُغْفِرَ لَهُمْ
جَعَلُوا أَمْوَالَهُمْ فِي آذَانِهِمْ -

ترجمہ :- اور جب میں نے بلدیا ان کو کہ تو ان کے گناہ معاف فرمائے انہوں

نے اپنے کالوں میں الکلیاں دے لیں۔ یہاں کالوں میں الکلیاں دینا خوف

کی وجہ سے ہیں بلکہ سبزارری اور نفرت کے باعث یہ شوق قدوائی کا شوق ہے۔

اے موذن جب بھی وہ تو بھر چکا اسلام سے

الکلیاں کالوں میں دیتا ہے خدا کے نام سے

(۹) پارہ ۱ - ۱ - رکوع ۳ - آیت ۲۷ سورۃ البقرۃ

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ

ترجمہ :- جو خدا کا عہد توڑتے ہیں - نقض توڑنا - نقض عہد

عید و بیہان توڑنا - فارسی میں عید شکنی کہتا ہے اردو میں بھی عید توڑنا
متصل ہے حسرت مولیٰ کا شعر ہے :-

توڑ کر عید کرم نا آشنایو جا بیو

بندہ پیرور جا بیو ، اچھا خفا بیو جا بیو

اس سے عید توڑنا بھی ہے داغ کہتے ہیں

یقین ہم کو دلاتے ہیں وہ یوں جھوٹی قسم کھانے

مذہبیش مشترک ہے عید ، یہ بیہان ایسے ہیں

شبلی کا شعر "تقسیم عمل" میں ہے :-

چندے لیے گئے تھے اس شرط پر تمام

یہ نقض عید ہے کہ جو شرعاً حرام ہے

(۱۵) پارہ - I - رکوع - ۳ - آیت ۲۷ سورۃ البقرۃ

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

ترجمہ :- اور جن تعلقات کے جوڑے رکھنے کو اللہ پاک نے فرمایا

ان کو قطع کرتے ہیں یعنی موتی یا رشتہ دال کو ختم کرتے ہیں اور وہیں لپی
آتا ہے غالب کا شعر ہے :-

قطع کیجیے نہ تعلق ہم سے

کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سی

داغ لگتے ہیں :-

جب قطع تعلق ہے تو پھر پاس کیاں کا

رکتا لگی لپٹی نہیں آزاد کسی کی

(۱۱) پارہ - I - رکوع - ۲ - آیت - ۳۰ سورۃ البقرۃ

أَتَجْعَلُ رَيْثًا مِّنْ يُفْسِدُ رَيْثًا وَيُلْطِفُكَ الدِّمَآءُ

ترجمہ :- کیا زمین میں ایسے شخص کو نائب بنانا ہے جو اس میں فساد

پھیلا دے اور خون ریزی کرے۔

یفسد ، سفاک و فاسد ہے یعنی بیا نا، گرا نا ، خون بیانا۔ قتل و

غارت کرنا۔ کشت و خون کرنا۔ جا میں تلف کرنا۔

اردو میں بھی خون بہانا، نخلوں کی لڑیاں بہا دینا وغیرہ بھی رائج ہے
 اور یہ بھی اس طرح رائج ہے کہ بہت زیادہ کشت و خون کرنا عرف
 اسی محاورے سے زیادہ مناسب اور بہتر ہے غالب نے شاید ایہام کے
 طور پر کیا ہے :-

مجاہد کیا ہے؟ میں ظالم، ادھر دیکھو
 شیریں نگہ کاٹوں بہا کیا؟

(۱۲) پارہ - ۱ - رکوع - ۵ - آیت ۱۴ سورۃ البقرۃ

وَلَا تَشْرَوْا بِاٰیٰتِیْ سَمٰنًا مِّثْلَیْہٖ اِیَّایَ کَا تَقُوْنَ

ترجمہ :- اور مت مولو بڑے آیتوں میری کے مول توڑا

کم دام لگانا

آتش کا شعر ہے :

بلہ اپنے لیے دانست نادان مول لیتے ہیں

عبث جی بیچ کر الفت کو انساں مول جیتے ہیں

(۱۳) پارہ - I - رکوع - ۴ - آیت - ۵۷ سورۃ البقرۃ

وَأَشْرِكُوا بِعِلْمِ الْغَيْبِ الْمُبِينِ وَالشُّكْرُ

ترجمہ: - اتارا ہے ہم نے ادب پر کتاب سے من و سلوی

من و سلوی الزنا۔ من و سلوی - مذکر - من ایک قسم کی شیرینی

سلوی = ایک جیڑ یا گانام جو شام کو حضرت موسیٰ کے لشکر کے گرد ہزاروں

کی تعداد میں آکر جمع ہو جاتیں۔ لشکر والے پکڑ لاتے اور کباب بنا کر کھاتے۔

خواب نصرت: حفیظ جالندھری کا شعر ہے: -

یہی وہ قوم ہے جس کے لیے نعمت کے مینہ ہر سے

کہ اترے من و سلوی ان کی خاطر آسمانوں سے

عبد العزیز خاں کہتے ہیں:-

اگر بیوستہ ان پر سایہ کرے

من و سلوی بہتر شب تازہ

(۱۲) پارہ - ۱ - رکوع - ۶ - آیت - ۱۵۱ - سورۃ البقرۃ

وَرَدُّ قُلُوبِهِمْ لَمْ يُمْسِكْ عَلَىٰ ظَنٍّ وَاجِدٍ

ترجمہ :- اور کیا جب تم نے اسے مسمیٰ ہو کر نہ صبر کریں گے ہم اوپر کھائے ایک کے

کسی ایک چیز پر صبر کرنا یا قناعت کرنا - صبر کرنا - نا امید ہو جانا

ماریس ہو جانا۔

فقرہ - گھڑی کو گھٹن صبر کرو اب اس کا ملنا دشوار ہے۔

برداشت کرنا چپ ہو لینا - جو دستم کا تحمل کرنا۔

داع

مکرمات صبر ان کی جہالت پر تو کہتے ہیں

یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجہ ہی اور ہے

کسی کام میں توقف کرنا - تامل کرنا - فقرہ - ذرا صبر کرو جدی کیا ہے

قناعت کرنا - اتنا کرنا فقرہ - تنخواہ بچھیں سے ہیں کہ گھٹن میں نے

اسی پر صبر کیا۔

(۱۵) بارہ - I - نوع - ۷ - آیت ۶۱ سورۃ البقرۃ

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

ترجمہ :- اور ماری گئی اور ان کے ذلت ۔

ذلت کی مار پڑنا - ذلت اٹھانا - خوار ہونا شرمندہ ہونا

ذلت اٹھنا - ذلت کی برداشت ہونا - ذلت چھانا - نکتہ ہر سنا

ذلت دینا - شرمندہ کرنا - خفت کرنا - ذلت ہونا - سروائی ہونا

حقارت ہونا - شرمندگی ہونا - بے شکار ہر سنا

داخل کتے ہیں :-

موتے ہزم میں جب سے اغیار داخل

ہرستی ہے بے شکار محفل میں شری

(۱۶) بارہ - I - نوع - ۸ - آیت ۴۹ سورۃ البقرۃ

مَا يَفْعَلُ كَوْمًا تَشْرِبُ الشَّيْطَانِ

ترجمہ :- انگ ان کا خوش کرنا ہے دیکھ والوں کو (انگوں کو بولہ معلوم ہونا)

آنکھوں کو جلا لگنا یا معلوم ہونا - خوشنما ہونا - پسند آنا - گوارا ہونا .

اچھا معلوم ہونا - قریب دینا .

بکھر چکے ہیں ۔

کیا جلا لگتی ہے یہ شرم و حیا آنکھوں کی

کیا دلاتی ہے مجھ پیار سے الفت یہ نظر

(۱۴) پارہ - ۱ - سورہ - ۸ - آیت - ۲۱ - سورہ البقرة

وَلَا تَسْمَعْ لِلْكَافِرِينَ مَقْصُودًا

ترجمہ :- اور نہ بانی پلوتا ہے کھیتی کہ تندرست ہے میں ہے داغ

بیچ اس کے . (کسی میں داغ لگ جانا یعنی کسی میں کوئی عیب ہونا)

داغ لگنا - جلنا - جل جانا - دھبہ دھیرہ میں کھانا جل جانا - جیسے کچھ

میں داغ لگ گیا . حیرت کھتے ہیں :-

اُس بادہ کش کی آج خیانت ہے آہِ گرم

دل کو لگے نہ داغ نہ ہو گا کباب تلخ

کنا بیت عیب نکلا - الزام نکلا

ناسخ کا شعر ہے۔

مگ کیا داغ اک غلامی کا

درند یوسف ہوا میں تھی سے

کپڑے یا کاغذ وغیرہ پر دھبے یا سیاہی کا آجاتا۔

ناسخ کہتے ہیں کہ۔

چاندنی میں ہم نے جو بے یار کی سیر چھو

داغ خون گویا لگے تھے چادر مہتاب میں

کسی کا کچھ اور عیب دار ہو جاتا آتش لگتے ہیں۔

برہنہ آیا تھا یاں عدم سے برہنہ یاں سے چلے عدل کو

منجھوٹے کا غور میں نے سوئی تھی نہ داغ مجھ کو لگا کھن کا

(۱۸) پارہ - I - (کوع - ۹ - آیت - ۲۴ - سورة البقرة

لَقَدْ قَسَمْتُ فَلَوْلَا لَكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ قُرْآنِي كَانِجَارَةً أَوْ أَشَدَّ قَسْوَةً.

ترجمہ :- کھیر سخت ہو گئے دل ہمارے پیچھے اس کے پس وہ مانند بہتروں
کے ہیں یا زیادہ سختی میں ۔

پتھر کا دل - پتھر کا کلیجا - صفت - سنگدل - بے رحم
سانک لکھتے ہیں

کس کا پتھر کا ہے دل کس سے منا جاتا ہے

کون ایسا ہے کہ ہو جس سے بیانِ دہلی

ناجی کا شعر ہے :-

امید دل وہی دس سنگ دل سے سخت پیجا ہے

مگر ان چاہنے والوں کا پتھر کا کلیجا ہے

(۱۹) پارہ I - نوع - ۱۱ - آیت - ۸۸ - سورۃ البقرۃ

وَمَا نُوَا قُلُوبُنَا غُلْفًا

ترجمہ :- اور کیا انہوں نے دل ہمارے غلاف میں ہیں

دل کا نہ کھلنا - داغ لکھتے ہیں :-

موت آنی ہیں مجھے دم عرضِ تنہا

دل کہنے نہ پایا کہ ہوئی اپنی زبان بند

دل پر پردہ پڑنا - داغ کا شاعر ہے :-

منزلِ توحید ہے کہ یوں سامنے کی چوٹی میں ہوں

نہ ہو حجاب میں دلبر نہ ہو حجاب میں دل

اس کے برعکس دل کے پردہ الفتاحی محاورہ ہے بے نظیر کہتے ہیں

وہ چہ منہ بیکسر ہو تو دل سے پردہ اٹو گیا

آئیے سارے فصائبِ عمرِ عمر کے ، سامنے

(۲۵) پارہ - I - رکوع - ۱۱ - آیت ۹۰ - سورۃ البقرۃ

فَبَاوُوا بَغْفِبٍ عَلَى غَفْبٍ

ترجمہ :- میں پر آئے ساتھ غفہ کے اوپر غفہ کے (بے درپے آنا)

غفہ پر غفہ - ایک پر ایک - بے درپے کے معنی - داغ کہتے ہیں

ساقیا ابڑھے دے جامِ شباب ایک پر ایک
آج محل میں گرے مستِ شراب اوک پر ایک

(۲۱) پارہ - I - رکوع - ۱۱ - آیت - ۹۳ - سورۃ البقرۃ

وَأَشْرَبُوا بِأَفْئِدَتِهِمْ إِلَىٰ مَا هُم بِهِ مُخْلِطُونَ

ترجمہ :- اور پلائی گئی ان کے دلوں میں محبت اسی پچھڑنے کی بہ سبب
ان کے گھر کے ۔

اشربو ، اشرب مصدر سے ہے بمعنی پلانا - یعنی خوب پیوست کرنا ،

جذب کرنا - اتارنا - اردو میں بھی یہی معنی ہیں سر میں تیل پلانا ،

ہرثن میں سیر یا رنگ پلانا وغیرہ متصل ہیں -

جذب کرنے کے معنی میں تلفعہ کہتے ہیں :-

ترے جاں سوختہ کی خاک ہے وہ تشنہ باراں

کہ گریک قطرہ سودریا کے سسر ہو تو پی جائے

پھر تیری جانا (خاموش ہو جانا) بچ محاورہ میں گیا ، ابرو کا شمرنے

سرخن اوروں کا تشنہ ہو کے سننا اور سب کہنا

مگر جب ابرو کی بات کو سننا تو پی جانا

قوتِ رانی کا شعر ہے :-

گرتے ہیں ، زمینِ خرابات پی گئے

شاید کہ دفن کوئی یہاں بادہ خوار تھا

پانی مرنا ، پانی چیرا لیتا بھی آتا ہے حیرات کا شعر ہے

ضبطِ گریہ سے ہوا یہ دلِ محروم کا رنگ

پانی جیسے کہ کوئی زخم چیرا لیتا ہے

حیرت مانی کہتے ہیں کہ :-

بجورے کمرے تھا منبر پر

ہم جو پہنچے تو پئی گیا واعظ

(۲۲) پارہ - ۱ - آ - رکوع - ۱۱ - آیت ۹۵ سورۃ البقرۃ

یہاں قدیمتِ اُتیرِ شیخ - ترجمہ :- جن کو ان کے عقول نے پہلے

سے پہچانے یعنی ان کے عقول کے کئے ہوئے کاموں کی وجہ سے ، ان کے

خود کردہ گناہ کے باعث - اس طرح وہ سارے گناہ آگئے جو

کسی عفو سے کیے جانیں، مشائخ، آنگہ، کان، دل و دماغ وغیرہ اردو
 میں کسی کا غم تو لگنا، کسی کا غم تو ہونا، غم تو سے ہونا، کسی کے غم تو
 ہونا وغیرہ بکثرت محاورے ہیں میر کا شعر ہے :-

غیروں ہی کے غم توں میں رہے دست لگاریں

کب ہم نے شرمے کے غم سے آزار نہ پایا

صحتی کہتے ہیں :-

منٹا میں شیخ شیر بہت ہے خطاب دوست

رہتی ہے اس کے غم توں سے آفت اور ڈپر

داغ کا شعر ہے :-

اس طرح جاتے ہیں اس بزم میں دل کے غم توں

کہ بندھے جیسے گنگا رچے جاتے ہیں

رند لگتے ہیں :- میری خطا ہے ان کو عیب نہ ملے ہیں آپ

تفسیر واریٹیوں کہ تفسیر واریٹی تو ؟

(۲۳) پارہ - I - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۰۱ - سورۃ البقرۃ

نَبِّذُوا مِمَّنْ الَّذِينَ أَدْرَأُوا إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ ^{رَكَّبَ اللَّهُ} أَوْ رَأَوْا قُلُوبَهُمْ

ترجمہ :- ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا۔ پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ نبذ، نبذ مصدر سے بمعنی پھینکنا۔

وَرَأَوْا - پیچھے - ظہور، ظہور کی جمع بمعنی پیٹھ اردو میں بھی پیچھے ڈال دینا گویا ہے اعتنائی اور بے پروائی کرنا ہے۔ ڈیٹھ نذر امداد کے ہیں۔
”منسب توہم کو دنیا میں عمدہ طور پر زندگی بسر کرنے کا راستہ دکھاتا ہے اور اسی کو ہم نے پس پشت ڈال دیا ہے“ (الحقوق والقراض)

(۲۴) پارہ - I - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۰۲ - سورۃ البقرۃ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا زَاعِمًا

رَاعِنًا

ترجمہ :- اے ایمان والے! ~~راعی~~ است کہلا کرو۔

رَاعِنًا - مراعات سے ہے ہماری رعایت کر، ہمارا خیال رکھ،

ہماری طرف کان لگا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

میں یہودی بیٹھتے تھے اور کسی بات کو دوبارہ معلوم کرنا چاہتے تو راعیت
 کہتے۔ ان لغز میں ذم کا پہلو بھی لقا اسی لیے اس کے استعمال سے
 حجاب کرام رضوان اللہ علیہم کو منع فرمایا گیا۔

اردو میں رعایت کرنا معصی ہے جلال نگیزی کا شمر ہے۔

وہ مہری گستاخیوں پر قتل کرتے ہیں مجھے

رحم کہتا ہے کہ مفسر متا رعایت کیجیے

مشر کہتے ہیں :-

مت مراعات غیر رکھ منظور

میرے حق میں یہی رعایت ہے

مجرم کے اپنے انداز میں کہتے ہیں :-

یمنی کے بونے سوالی بوسہ پر

اب وہ دن ہو چکے رعایت کے

(۲۵) پارہ ۵ - I - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۰۴ - سورۃ البقرۃ

وَقُولُوا أَنْظِرْنَا - اور انظرنا کہہ دیا کرو (اور ہر والی آیت میں
 ہے) انظرنا یعنی ہم کو دیکھئے ، ہم پر نظر رکھیے ، نظر انداز نہ فرمائیے ،
 بخدا لحاظ رکھیے - اردو میں یہ سب محاورے آتے ہیں
 انہیں کا بند ہے ۔

ماں صدقے جانے کو مرے زانو پہ سر رکھو
 اس بے کسی میں ماں کی بھی جانب نظر رکھو
 لازم نہیں کہ تم تو سے شفیق و مہربان رکھو
 آفت میں ماموں جان کی اپنے خبر رکھو
 دیکھو نہ آج آئے بغیر خوشن خصال پر
 فوجوں کی غیر چڑھائی ہے زیر اکے لال پر
 شیر کا شکر ہے :-

کس کا دمے سخن نہیں ہے ادھر
 ہے نظر میں ہماری سب کی بات

سودا کہتے ہیں :-

تجہ عشق سے سودا کا انکار نظر میں ہے

دیوانہ بکار عود پیشیاں نظر میں ہے

داغ کا شعر ہے :-

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہیں

اپنے بھی حال پر غور اب تو نظر نہیں

اسی طرح لحاظ کرنا، لحاظ یونا بھی آتا ہے۔ نظر کا شعر ہے :-

لحاظ ہے یہ فقط تیری دکھتی کامیں

جو تیری ہر دم میں کرتے ہیں ہم عروسہ لحاظ

قلق میر لکھی کا شعر ہے :- ہم اور اس طرح سے کریں غیر کا لحاظ

ان بے لحاظیوں پر بھی تیرا لحاظ

(۲۶) بارہ I - نوع - ۱۳ - آیت - ۱۱۲ - سورة البقرة

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

ترجمہ ۱۔ بلکہ جو شخص کہ سو نہ دے منہ اپنا واسطے اللہ کے اور وہ ہو
 نیکی کرنے والا (کسی کی طرف پوری توجہ کرنا۔ یا کسی کا ہو جانا) منہ کرنا
 داغ کہتے ہیں :-

میرے غبار نے بھی کیا منہ اس طرف
 اس کی کدورتیں جو ہیں آسمان سے
 کسی کا ہو رہنا۔ کسی سے وابستہ اور متعلق ہو جانا۔ کسی کا طبع و فرائض
 ہو جانا۔ راسخ کا شعر ہے :-

لبشر کو چاہیے پاس دل لبشر رکھے
 کسی کا ہو کے رہے یا کسی کو کر رکھے
 کسی کا ہو نا۔ کسی کا ساتھ دینا

عقوفہ کہتے ہیں :-

جو دیکھے فرشتہ اس پر عاشق
 ہوتا ہے وہ بدگمان کسی کا

(۲۷) پارہ - I - النوع - ۱ - آیت - ۱۱۵ - سورة البقرة

فَاذْكُرُوا لَكُمْ وَفَضَّلْتُمْ وَجْهَ اللَّهِ

ترجمہ :- کہ جس طرف تم منہ کرو، وہیں متوجہ ہے اللہ

تو لکھو لطائف اخلاص میں سے ہے منہ کرنے اور منہ پھرنے (جیسے بعد از

تو لکھو بعد از پیریں) دونوں معنی میں آتا ہے۔ دراز کے دو شعر ہیں :-

دنیا میں کون کون نہ یک بار ہو گیا

پیر منہ پھر اس طرف نہ کیا اس نے جو گیا

سیر رشتہ لگاؤ تغافل نہ توڑیو

اے ناز اس طرف سے منہ اس کام نہ ڈالیو

منہ پھیرنا کے علاوہ منہ پھیرانا بھی آتا ہے در پیر کہتے ہیں :-

بڑھ کر سیکھ بولی زرا منہ ادھر پھیراؤ

بیابانوں کو اس علم کی خوشی میں نہ بھول جاؤ

(مرثیہ - بید اشعار صہب کی مقراضیں جب ہوئی)

(۲۸) پارہ - I - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۱۸ - سورۃ البقرۃ

كَذَّبَكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَبِيلٌ قَوْمِهِمْ نَسَا بَعَثَ قَوْمٌ بِهِمْ

ترجمہ :- اسی طرح کیا ان لوگوں نے جو پہلے سے تھے مانند بات ان کی کے یکساں
ہونے دل ان کے ۔

(دلوں کا ایک جیسا ہونا) دل ایک ہونا - دلی اتحاد ہونا

شعر کا شعر ہے :-

شعور جلتی ہے تو پیروانے بھی مل جاتے ہیں ساتھ

دہا کہ کیا ان عاشق و معشوق کا دل ایک ہے ۔

(۲۹) پارہ - I - رکوع - ۱۶ - آیت - ۱۳۸ - سورۃ البقرۃ

صَبَغَةَ الْبُغْدِ - ترجمہ :- رنگ دیا ہم کو اللہ نے

صِبْغۃ مصدر ہے بمعنی رنگ دینا۔ رنگ چڑھانا۔ حالت بدل دینا

و شبرہ - اردو میں لکی مستعمل ہے بیان میرٹھی کا شعر ہے :-

سہ گواخت صبغۃ اللہی سے تھی رنگ ہوئی - پر ہونے جان و شرف نے ارادی یک فلم

مومن کہتے ہیں :-

یہ سرخ پھلکا اور خونِ غیر میں رنگا ہوا
کیا قتل پر میرے کمر نکلے ہو گھر سے باز ہو کر
ظفر کا مطالعہ ہے :-

اپنے ماتوں کو جو تہ رنگِ حنا میں رنگو
ناخنِ قسیخ کو خونِ شہداء میں رنگو
رنگ لانا بھی آتا ہے غالب کا مشہور شعر ہے :-
قرض کی پیرتے تھے لیکن سمجھتے تھے کہ ان
رنگ لہریں کی بیماری ماقہِ مستی ایک دن
داغ کہتے ہیں :- ایک شہد خونِ رنگ لائے جاتا ہے
داغ اپنے جمائے جاتا ہے

بارہ - ۲ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۲۸ - البقرة

(۳۵) وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاَسْبِغُوا السُّبُحَاتِ

ترجمہ:- اور واسطے ہر کسی کے ایک طرف ہے وہ منہ پھیرتا ہے اور ہر
ایک دوڑ و بھاگنوں کو، کسی کام کے لیے دوڑنا یا آگے بڑھنا
آگے بڑھنا اور، روانہ ہونا - کوچ کرنا -
کیفیت پتہ ہیں:-

قیامت ہو گی انہیں لحد سے ہم بڑھیں آگے
مسافر کی طرح رستہ میں پھرتے ہی تو کیا پھرتے
آگے جلد میں حسن کا شہر ہے -
کئی سیمہ میں لقیں جو کچھ بڑھیں

دعا میں وہ بڑھ بڑھ کے آگے بڑھیں

دعویٰ کرنا - بھر - آگے ان البرودوں کے میں تو بڑھے ہیں
گر جائے گا نظر سے نکل کر چڑھے ہیں

بد زبانی کرنا۔ سبقت لے جانا۔ ناسخ کا شاعر ہے

گزرے جوانی میں وہ سوار سمندر تاز

ملاگوں ہی آگے بڑھ نہ سکے گل کے رنگ سے

مترقی کرنا۔ کیف کہتے ہیں :-

بڑھیں گے جو عشق مجازی سے آگے

حقیقت میں کیا ہو گا نقشا ہمارا

استقبال کرنا۔ پیشوائی کرنا۔

پارہ - ۲ - النوع - ۲ - آیت - ۱۵۲ - سورۃ البقرۃ

(۳۱) فَاذْكُرُونِي اَ اَنْذَرْتُكُمْ فَاشْكُرُونِي وَلَا تَكْفُرُونِ

ترجمہ۔ میں یاد کرو تم مجھ کو یاد کروں گا میں تم کو اور شکر کرو واسطے

میرے اور مت کفر کرو۔

ذکر کرنا۔ یاد کرنا۔ محذوب کا شعر ہے: وہ ان کو یاد کرتے ہیں جو ان کو یاد کرتا

شرف تو دیکھئے ذاکر کو وہ مذکور کرتے ہیں

درود کا کوروی کہتے ہیں :-

سب عقلیتیں اس کی بنیاد ہیں - خاندانِ کُرْد و دُنی سے عیاں

پہلے جس کا اُردنِ کُرْد گم ہوا - اللہ کا میں بھیر ہوں

(۳۲) پارہ - ۲ - رکوع - ۴ - آیت - ۱۴۸ - سورۃ البقرۃ

وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ كُلًّا دَارًا

ترجمہ : اور بکھیرے پیچھے اس کے ہر جانور (بکھیرنا - پھیلنا) دینا کثرت

کے لیے (مستتر ہونا -

درخ کہتے ہیں کہ :-

کئی جھگڑاؤں شینے پر کی گئی ہیں ساغر پر

۴۵۶ ہر شیوں سے ہوش ساقی کے بگڑتے ہیں

(۳۳) پارہ - ۲ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۶۸ - سورۃ البقرۃ

وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ الشَّيْطَانِ

ترجمہ : - اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو - تشبہاء اتباع و عذر

حصہ - خطرات جمع خطوۃ : دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ (کسی کے

نشانات قدم پر چلنا - اردو میں قدم بقدم چلنا، بولا جاتا ہے حال کے

سیرۃ النعمان پر تبصرہ (مقالات حال حقہ فوکل) کرتے ہوئے لکھا ہے:

» اگر اس بزرگ کی لائف کچھ لوگ پہلے لکھ چکے ہیں اور اب ایک نیا مصنف

انہیں کے قدم بقدم چلنا چاہتا ہے اس کو ایسے کچھ دشوار نہیں «

(۳م) پارہ - ۲ - نوع - ۵ - آیت ۱۷ - سورۃ البقرۃ

وَلْيَشْرَوْْنَ بِهِ مَسْمُومًا قَلِيلًا

ترجمہ - اور مول لیتے ہیں اس کے بدلے لقموں سے قیمت -

لیشتروں - اشتراک سے ہے بمعنی مول لینا - خریدنا - مطلب یہ ہے

کہ محض دنیا کے قلیل نفع کی خاطر یہ لوگ دین میں تبدیلیاں پیدا کرتے

ہیں اور اس طرح دنیا کے فائدے حاصل کرنا چاہتے ہیں - آگے چل کر

اسی نوع میں ہے - اُولَٰئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوْا السَّالٰةَ بِاَتْعَادِیْ وَالْعَذَابِ

بِالتَّخْفِیْرِ : یعنی یہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور

عذاب کو مضرت کے بدلے مول لیا۔ یہاں بھی اشتراء (مول لینا) مجازی معنی
 میں استعمال ہوا ہے یہاں دو چیزوں کا لین دین نہیں ہے کیونکہ ہدایت کے
 پاس سرے سے تعلق ہی نہیں کہ اس کو دے کر گمراہی خریدتے یا مضرت کو دے کر
 عذاب لیتے۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حین میں دخل اندازی کر کے خود کو عذاب
 میں مبتلا کیا۔ ار دو میں بھی اسی قسم کا محاورہ ہے کہ بدلہ جب ایک عذاب
 مول لینا - خواہ مخواہ جھگڑا مول لیا۔ اسیر مکینوی کا ایک مطلع ہے :-

جہاں ہوتا ہے غم ہم اہل حرماں مول لیتے ہیں
 قباے رُصع سے جاگ کر یہاں مول لیتے ہیں
 حکیم جیل پورہ (شاگرد احسن مہر دی) کا شعر ہے :-

مول خود لیتے ہو درد سر حکیم
 پھر کیوں گے غم سرا سر کیا

(۳۵) پارہ - ۲ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۷۲ سورۃ البقرہ

أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ .

ترجمہ: - یہ لوگ نہیں کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں گرائے۔

آگ کھانا - حرام مال پیوٹ میں ڈالنا - کے مترادف ہے حرام مال چوکے

قیامت میں تارِ دوزخ کا سبب بنے گا اس لیے اس کو دنیا کے لیے بھی آگ سے

تشبیہ دی ہے - اردو میں استعمال ہوتا ہے - آگ کھائیں اور انگارے -

مشہور محاورہ ہے اس سے مراد حرام کھانا ہی ہے آگ پھا کھنا بھی آتا ہے۔

ذوق کا شعر ہے:-

کہے یہ رند کہ اورید فروش آگ نہ پھانک

مانگے مگر بادۂ نوح، لہے کہیں کی قیمت

(۳۶) پارہ ۵ - ۲ - رکوع ۶ - آیت ۱۸۲ - سورۃ البقرۃ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِيَامُ

ترجمہ: - اے لوگو! ایمان لائے ہو کھانا گھاس اور پیر کتابے روزہ

(کھانا جانا - یعنی فقر ہو جانا) کھانا جانا - رقم کیا جانا - کٹا ہوا

کسی رقم میں شامل کیا جانا - اس نسخ کا شعر ہے:-

نظرِ مجھ سے چھڑا کر منہ چھپا کر کہتے جاتے ہیں

کہ یہ جواری ہو کھی جائے گی تیرے گناہوں میں

نوشہٴ تقدیر ہونا۔ جلیل کا شعر ہے:-

آپ مہندی سے ہڈیوں کا قہ کو رنگیں کرتے

آپ کے کا قہ تو کھی تھی شہادت میری

طے شدہ ہونا۔ جلیل کا شعر ہے:-

دوہیں مجرم کھے ہوئے اس کے

پہلے کا تباہ ہے بعد ازاں قاصد

(۳۷) پارہ ۵ - ۲ - رکوع ۷ - آیت ۱۸۷ سورۃ البقرۃ

صَلِّ لِبَاسٍ سَلَامٍ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٍ تَلْبَسُونَ

ترجمہ:- وہ عورتیں تمہارے لیے لباس میں اور تم ان کے لیے لباس پہنو۔

نہ دشمنوں میں اشتباہی اتحاد کو قائم کرنے کے لیے ایک کو دوسرے کا لباس پہنا

لگایا ہے اس لیے اس کا ترجمہ ”اور تمہارا لٹھوٹا“ بھی آتا ہے نصت میں مائی کا لٹھوٹا

قال مبرا اور حال نشر و صحت میں چور

اوڑھنا تیرا شہدا اور کچھونا شہدا

مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب نے مصارف (ستمبر ۱۹۶۱ء) کے شذرات میں

لکھا ہے "مولوی (عبدالحق) صاحب کو اردو سے والدیانہ عشق تھا انہوں نے اس

کو اپنا اوڑھنا کچھونا بنالیا تھا"

اردو میں ایک محاورہ "بھولی دامن کا ساتھی" ہے جو اس محاورے سے

قريب ہے جامع بیندہی ایک محاورہ ہے شوق قدوائی کہتے ہیں :-

بے مینائی کا جامع بیندہی ہے

خیر ہے لکھنؤ میں رہنا ہے

لباس سے پردہ دار ہی بلی مراد ہے جیسا کہ درد کا شعر ہے

اپنے تیش تو کام کچھ شرق و جامے سے ہیں

درد اگر لباس ہے دیدہ ^{غیب} پوش ہے

پارہ ۲ - رکوع ۸ - آیت ۱۹۸ سورۃ البقرۃ

(۳۸) وَلَا تَلْقَوْا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

ترجمہ: - اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو یعنی جان بوجھ کر
 مصیبت میں نہ پھنسو۔ ہاتھ کو ہلاکت میں ڈالنا گویا خطرہ مول لینا ہے۔ اردو
 میں اُٹلے سوز کا شعر ہے:-

مشابہازوں کا ہے یہ کام، نہ ڈالو یاں ہاتھ

دیکھو کچھ اچھل چھین اے مگسو جانے دو

پارہ ۲ - رکوع ۹ - آیت ۱۹۹ سورۃ البقرۃ

(۳۹) وَتَرْوِدُوا رِجَالَكُمْ فِي سَبِيلِ التَّقْوَى

ترجمہ: - اور خاد راہ لو۔ پس اہل بیت خاد راہ تقویٰ اور پرہیزگاری

کے لیے یعنی آخرت کے سفر کے لیے توشہ۔ اردو میں لکھ یا کپڑی اور

پرہیزگاری کے لیے توشہ آخرت بولتے ہیں۔

ظفر کا شعر ہے:-

گھر فکر میں ہو رہا ہے توشہ کا کرو کافر

اے غافل و نزدیک ہے روزِ سفر آیا

اتذ کے دو شعر ہیں :-

چاہیے فکرِ زادِ راہ ضرور

اتذ اک دن سفر مقرر ہے

توشہ آخرت کی فکر ہے

جی سے جانے کا ہے سفر نزدیک

(۱۵) باب ۲ - اربع - ۹ - آیت ۲۰۷ - سورۃ البقرۃ

وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

ترجمہ :- اور بعض لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو اپنی جان کو اللہ پاک

کی مرضی کے عوض بیچ دیتا ہے "یشری" شراہ سے ہے بمعنی خریدنا

یا بیچنا۔ جان بیچنا مجازی معنی میں مستعمل ہے گو اللہ کی مرضی اور خوشنودی

کے لیے اپنے نفس کے آرام و آسائش اور نفع و نقصان کو بھلا دینا۔ اردو

میں بک جانا بہت مستعمل ہے

غالب کہتے ہیں :-

بک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ ہنر کے ساتھ

لیکن عیارِ طبعِ خریدار دیکھ کر

(۱۴) پارہ - ۲ - رکوع - ۹ - آیت ۲۱۵ - سورۃ البقرۃ

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلُلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ

وَقُضِيَ الْأَمْرُ -

ترجمہ :- وہ نہیں انتظار کرتے مگر اس کا کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ آئے

سا ثبائوں میں (یعنی اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر ٹوٹے) اور آئیں فرشتے

اور ان کا کام تمام کیا جائے، یہاں 'یَنْظُرُونَ' کا لفظ بمعنی انتظار آیا ہے

حالانکہ عذاب یا تکلیف کا کوئی انتظار نہیں کیا کرتا، اردو میں بھی بولتے ہیں

کہ فلاں مشیر بڑ کا بیٹے یا جوتے کھانے کے انتظار (فکر) میں ہے

اگر آگہ آبادی کہتے ہیں :-

جو ذکر رنج اپنے مشن کا

منتظر ہوں اب اُن کے پیشے کا

(۳۲) پارہ - ۲ - النوع - ۱۳ - آیت - ۲۲۴ - سورة البقرة

وَلَا تُجْعَلُوا لِلّٰهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ یعنی بات

بات پر اللہ کی قسم لکھا کر اللہ کے نام کی قسمیں نہ کرو عرصہ کے معنی

نشانہ کے ہیں جو چیزوں کی طرفوں سے اذیت اور آہٹ ہے - اردو میں

بھی یہی محاورہ مستعمل ہے اور قسم کے علاوہ اور جگہ بھی استعمال ہوتا ہے

کہتے ہیں کہ تم پر غلطی کی نسبت میری طرف سے کرتے ہو، اور میرا التزام

کا نشانہ مجھ کو بناتے ہو۔ اور طرح بھی آتا ہے مثلاً ظفر کا شعلہ ہے

نافک اندازی مڑگان کو تری دیکھ کے آج

دل کی چھاتی میرے ملائم عذوب شیر رنج

آتش بکھتے ہیں ۔

پیشانی لہجہ دیتی ہے قید فرنگ کا

دیوانگی نشاۃ بہاتی ہے سنگ کا

مہالی کا شعر ہے ۔

جو دین کہ گودوں میں پلک تھا حکماء کی

وہ غرضتہ متبغ مجملہ و سفیرا ہے

(۴۳) پارہ - ۲ - رکوع - ۱۲ - آیت ۲۲۳ سورۃ البقرۃ

وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عَدُوًّا قَدًّا لَّا تَتَّقُوا

مترجمہ اور معنی کرو اللہ کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے اللہ کے نام کو

اپنی قسمیں کھانے کی آڑ مت بناؤ۔

آڑ بنانا - حیلہ بنانا - آڑ لینا - آڑ ڈھونڈنا

داغ نے اپنے انداز میں یہ مضمون اس طرح باندھا ہے

اُن کا میرا کس طرح جھگڑا چلے

واسطہ سے ایک ہی اللہ سے

آڑ ڈھونڈنا کی مثال - کیف کہتے ہیں

دن کو جو میرے نالہ سوزِ حال بلند ہوں

ڈھونڈ سے فلک پر میرا فلک، ابرِ لڑکی آڑ

(۲۲) پارہ ۵ - ۶ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۲۳۷ - سورۃ البقرۃ

أَوْ لِيُفْضُوا إِلَيْهِ عَقْدَةَ النِّكَاحِ

ترجمہ - یا معاف کر کے وہ جس کے عقد میں نکاح کی گھرہ ہے

عقد میں نکاح کی گھرہ ہونا نکاح کا پورا پورا اختیار رکھنا مراد ہے

مسئلہ یہ درپیش ہے کہ اگر نکاح کے وقت میں مقرر ہوئے ہیں مرد نے

عورت کو بغیر حجب ہوئے ہوئے طلاق دیدی تو مرد آدھا میرا کر دے

یا اگر عورت چاہے تو وہ آدھا بھی معاف کر دے یا دوسری صورت یہ ہے

کہ مرد چاہے تو عورت کو نفعِ رسائی کے خیال سے پورا میرا کر دے،

تو یہ بصورت بھی جائز ہے اور یہی آیت میں یہی پہلی صورت مذکور ہے

عقد بمعنی گھرہ (یعنی اختیار) اردو میں بھی رائج ہے اربابِ حل و عقد

فارسی میں لکھی ہے۔ اردو میں فکر کا شعر ملاحظہ ہو:-

جو گھر میں زلف کے پو اس سے سودا کیجئے

میری حسن دل کی قیمت مجھ سے کچھ بڑھو نہیں

جامع کہتے ہیں:-

محفل سے تری ملدیریم کو

دل اپنی گرہ سے کوٹھے ہم

بیان میر تقی کہتے ہیں:-

اسیر زلف الجھ رہ گئے، دل چسپ کیا یارب

کھلیں گے اُن کے عقدے کیا کہیں اُملی قیامت میں

(۲۵) پارہ - ۲ - کوع - ۱۶ - آیت - ۲۴ - سورۃ القبرۃ

وَاللّٰهُ يَفْقَهُۥٓ وَيَدَّبُّۥٓ وَالْاٰیۡہُ تَرْجُمُوۡنَہٗ

اور اللہ تنگ کرے اور کشادہ کرے (ترجمہ) اور اسی کی طرف

تم پھیرے جاؤ گے - اردو میں بالکل اسی طرح متصل ہے۔

تنگی ترشی اور فرائی و فارغ الہالی استعمال ہوتا ہے ظفر کا شعر ہے۔

خدا جانے ظفر ملک عدم کے رہنے والوں کی

فرائی سے گزرتی ہے کہ تنگی سے گزرتی ہے

(۴) پارہ - ۲ - رکوع - ۱۶ - آیت - ۲۵۰ - سورۃ البقرۃ

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا.

ترجمہ :- اے رب ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر اور ثابت قدم ہمارے

اور ہمارے قدم مضبوطی سے قائم رکھ۔ ثابت قدم ہونا محاورہ بن

گیا۔ ثابت قدم ہونا۔ (ف) صفت۔ ہر قدر رہنا۔ مستقل ہونا۔

عید میر قائم ہونا۔ بات پر مضبوط ہونا۔

دفعہ چہارم :-

وہ جو اپنے لیے دفعہ چہارم سے ثابت قدم

مشی کی ہو میں نے دیکھا کہ شیخ و مخیر میرا

(۳۷) پارہ - ۳ - رکوع - I آیت - ۲۵۳ سورۃ البقرۃ

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ فِيهِ وَلَارُخْلَةٌ وَلَا شِفَاعَةٌ ۚ

ترجمہ :- اُس دن کوئی سودا نہ ہو گا نہ کسی کی دوستی اور سفارشیں کام آئے گی
(سودہ بازی محاورہ بن گیا)

سودا ہونا - خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا - قیمت طے ہونا۔
ناسخ کہتے ہیں :-

”کہہ جانے ہیں فریادوں نے تیرے نقش پا“

کیا جواب بازو در زبانش گھل سہ دے گل

ظفر کا شعر ہے۔

دل کا سودا ہم کبھی کرتے نہ لطفِ پار سے

ہر بہ شامت ہے نہ حق واقف ضرر کے بیشتر

(۳۸) پارہ - ۳ - رکوع - ۲ - آیت ۲۵۴ سورۃ البقرۃ

قَدْ شَبَّحَ الرَّشْدُ مِنْ النَّفْيِ

ترجمہ :- تحقیق ظاہر ہو گیا اور پھر اسی سے

یہ آیت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔ بے شک ہدایت کی راہ
گمراہی سے صاف جدا ہو گئی ہے۔ (کسی بات کی صفائی ظاہر ہونا۔ اس کی
روشنی اور بہتری ظاہر ہونا)

ممتاز ہو جاوے - امتیاز ہونا (اگ اگ ہو جانا)

غالب کا شعر ہے :-

بروئے شش جہت در آئین باز ہے

یاں امتیاز ناقص و کامل ہیں رہا

سناٹا کہتے ہیں :-

اں در پہ ^{جہت} چھ سال ہوں کہ اگر سری طرح

خزوں سے امتیاز نہ ہو میر و ماہ کا

(۳۹) پارہ - ۳ - رکوع - ۲ - آیت ۲۵۲ سورۃ البقرۃ

اَللّٰهُ وَفِي الدِّينِ اٰمَنُوْا اَلَمْ يَخْرِجْهُمْ مِنْ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

ترجمہ :- اللہ دوست دار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے رکھتا ہے ان کو
انہیوں سے طرف روشنی کی ۔

اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے وہ ان کو تاریکیوں میں سے نکال کر
روشنی میں لے آتا ہے ۔ تاریکی سے روشنی میں لانا ۔ لطف و کرم کرنا ۔
حالی کہتے ہیں :-

تو جہاں لطف سے وہ سایہ فکون

عروج زن ہے وہاں سے چشمہ نور

روشنی دکھانا ۔ شرف کا شعر ہے :-

مختاری ہزم کے ہر دانوں کو جو پاٹے جبرائے

جلو میں ساتھ رہے روشنی دکھائے جبرائے

(۵۵) پارہ - ۳ - رکوع - ۲ - آیت - ۲۵۸ سورۃ البقرۃ (۵۵)

عَنْبِیَّتِ الَّذِیْ کَفَرَتْ

ترجمہ :- وہ کافر حیران رہ گیا (مبہوت ہو جانا)۔

لا جواب ہو جانا) کہہ چکیگا ہوا وہ کافر،

مہیوت ہونا - حیران ہونا - متحیر ہونا - بدکا لگا ہونا -

رشتہ کہتے ہیں ا -

لب جان بخشش نے مہیوت بنایا اے رشتہ

معجزہ سمجھ جیسے ہو گیا جادو ہم کو

اردو میں دیوانہ ہونا - مخمور ہونا - سرشار ہونا بھی آتا ہے

جیسے وہ لشم میں مہیوت ہو گیا

(۵۱) بارہ - ۳ - رکوع - ۳ - آیت - ۲۵۹ - سورۃ البقرۃ

قَالَ لَئِنْ رُودَ مَا أُوْذِيَ بَعْضُ نَوْمٍ

ترجمہ: - کیا کہ میں رات ایک دن یا کچھ دن -

حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سو سال کے لیے سلا دیا اور

نمبر بیدار کیا تو پوچھا کہ آپ کس قدر ٹھہرے؟ عرض کیا کہ ایک دن

کچھ حقہ دن کا - یعنی بہت ہی قلیل مدت رات -

اردو میں بھی اسی طرح کا محاورہ ہے اور "ایک آدھ دن کیا جاتا ہے اور اس سے قلیل مدت مراد ہوتی ہے کہ آپ ایک آدھ دن کے لیے ہی آجائیں۔ ایک آدھ سے قلت مراد ہے داغ کا شجر ہے۔

تم نیم اشارے یہ تو آنکھیں نہ نکالو
ایک آدھ غطا کیا جو خطا وار سے ہو جائے

(۵۴) پارہ ۳ - رکوع ۲ - آیت ۲۶۱ - سورۃ البقرۃ

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَلْبَنٍ
تَنُجَّى سَنَابِلَ فِي كُلِّ سَبِيلَةٍ مِّمَّا تَرَ حَبَّةٌ

ترجمہ:- مثل ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں

ایک دانہ کی ہے جس نے اُنھیں سات بالیاں اور بیربانی میں ستودائے۔

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اُن کا اجر سات

سو لگتا ہے۔ ان کے عمل کو ایک بیج کے ساتھ مثال دی ہے

جس سے سات سو درے تک پیدا ہوتے ہیں۔ ایک بیج میں بہت سے
بیج پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لیے اس سے عمل کی تشبیہ دی گئی
ہے جو بہت سے نیک اعمال کا پیش خیمہ ہو۔

اردو میں بھی بیج ہونا ایک سلسلہ چلانے کے مترادف ہے کہ مفلک شخص
نے نیکی کا ایسا بیج بویا ہے جس سے بیش از بیش فوائد حاصل ہوتے ہیں
حالی کا شعر ہے :-

یہ نا اتفاقی ہے قوموں سے کوئی

یہ قوی محبت کا ہے بیج ہوتی

حالی ایک اور موقع پر لکھتے ہیں "ان میں ہمدردی کا بیج ہونے اور قبولیت قومیت
کی روح ہونے کی اہم ضرورت ہے۔"

(۵۳) پارہ - ۳ - رکوع - لم - آیت - ۲۶۴ - سورۃ البقرہ (۱۵۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجَارُوا الصَّهَابَ الَّذِينَ يُكَفِّرُونَ بَأْسَكُمْ بِالَّذِي كَالَّذِي يَنْفَعُ
مَالَهُمْ فِي دُنياهم وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ هُمْ كَذِبُونَ

عَلَيْهِ تَرَاتٍ نَأْمَابُهُ وَأَبْلُ فُتْرُكُهُ صَلَٰتُ

اے ایمان والو! اپنی خیرات کو باطل نہ کرو احسان جتنا ہے یا ایسا سے
 مافذ اس شخص کے جو اپنے مال کو لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ اور
 میں ایمان لاتا اللہ پر اور روضہ قیامت پر۔ اس کی مثال اس دھل کی سی ہے جس
 پر مٹی ہو۔ پس جب اس پر پانی پڑے تو اس کو صاف کر دے۔ پانی پڑنے سے
 مٹی کا دھل گر بہ جاتا بڑی اچھی مثال ہے۔ اردو میں پانی پڑنا سے
 پانی بھیر دینا محاورہ آتا ہے ظہر کا مطلع ہے :-

کیا فقط گریہ چشم تر یہ پانی بھیر گیا

دیرہ و دانت سب کے گھر یہ پانی بھیر گیا

اور شعرا نے بھی لکھا ہے :-

بھر لکھتے ہیں :-

آسمان اپنی عداوت سے نہ پانی بھیر دے

۷ چلا ہے خط پہنار نام ہر برسات میں

برق کا صفر ہے۔

میری کشت آرزو پر آج پانی پور گیا

شوق قدوائی کیسے ہیں

صبر پر بھیڑ کے پانی جو وہ محبوب گیا

اں قدر اشک لیے میرے کہ جی ڈوب گیا

(۵۲) پارہ - ۳ - (ف - ۲) - آیت - ۲۶۵ - سورۃ البقرہ

وَسْأَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَفْوَانَهُمْ اِنْ يَخَفُوا فَرَضَاتِ اللّٰهِ وَتَشْيِئَاتِ
مِّنَ الْفِتَنِ كَتُمَلِّجُ جَنَّتِهِمْ۔

ترجمہ:- اور ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے

اور اپنی جانوں کو ثابت کرنے کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ اس باغ

کی سی ہے۔ (اگے فرمایا) جو ایک بلندی پر لکھا ہو کہ اگر اس پر بارش

ہو جائے تو میرا وار دگنی دے اور اگر بارش نہ ہو تو بھی اس کو شہنم ہی کافی

یہ ہے۔ بیان مومن کے صدقات کو ایک ہیرے ہیرے باغ سے تشبیہ دی ہے جو مالک کو اور ہیرہ دیکھنے والے کو اپنی سرسبزی سے خوش کرتا ہے۔ اس کا پھلنا پھولنا ظاہر کیا گیا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اردو میں اسی مثال سے پھلنا پھولنا محاورہ بن گیا ہو۔ خبرات کا شعر ہے:-

شعبہ سال کسی نے مجھے پھولتے پھلنا دیکھا

یوں میں وہ نخل جو دیکھا لی تو چلتے دیکھا

(۵۵) پارہ - ۳ - رکوع - ۵ - آیت - ۲۷۳ - سورۃ البقرۃ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰخَصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ:- خبرات واسطے ان فقیروں کے ہے جو بند کیے گئے ہیں سبب راہ اللہ کے

خبرات میں فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھرے ہوئے ہیں۔

آتش کا شعر ہے:-

سودے نے مری زلفِ مسلسل کے لیے ہیں

زندانِ محبت میں لڑاؤں ہیں جواں بند

گھر جاتا - بند ہو جاتا - مقید ہو جاتا - جیسا کہ داغ کہتے ہیں :-

وہ زلیلت نہیں، موت ہے اے داغ پھر اس کو

زندہ ان علاقے میں جو سر کوئی جوان بند

(۵۶) پارہ - ۳ - رکوع - ۶ - آیت ۲۷ - سورة البقرة

يَسْمَحُ اللَّهُ لِلَّذِينَ يَبُوءُا وَيُؤْتِي السَّحَابَ ط -

ترجمہ :- مٹاتا ہے اللہ سود کو اور ہڑھاتا ہے خیراتوں کو -

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور خیر کو پالپتا ہے (کسی چسپیز کو پالنا اور

اُس کی افزائش کرنا) محاورہ ہے - امیر میناں کہتے ہیں :-

دل کیا نذر جو میں نے تو کیا فقرا کر

جان اپنی مجھے دو کھریو وہ بالے دل کو

پیر وردہ ہونا - غالب کا شعر ہے :-

ما حب شاخ و برگ و بار ہے آم

ناز پیر وردہ بیمار ہے آم

(۵۷) پارہ - ۳ - رکوع - ۱ - آیت - ۲۸۶ پارہ البقرہ

لَا يَخْلُقُ اللَّهُ لِنَفْسٍ إِلَّا وَشَقَعَمَادَ نَسَمًا مَا كُنْتُمْ وَمَعْلَمًا مَا كُنْتُمْ.

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کسی کو کس کی طاقت زیادہ یا کم نہیں بناتا جو جس نے

کھمایا وہ اس کو ملتا ہے اور جو اس نے کیا وہ اس پر پڑتا ہے۔

(ماتہ و ما غلبہ ایک محاورہ ہیں کیا یعنی کسی کی نیکی اور کسی کی مٹائی

بتائی جائے۔) تکلف بیونا۔ محاورہ ہے یا بند بیونا۔ تکلف

یا یا جانا بھی اسی سے ہے۔ غائب کا شعر ہے۔

شب بیونی، پھر انجم رخشندہ کا منظر کھلا

اس تکلف سے کہ گویا بت گدے کا در کھلا

دفع کہتے ہیں :- بیان کس سے کریں اپنی جان کی تکلیف

بیاری جان یہ ہے کہ جہاں کی تکلیف

حالی نے یوں کیا ہے :- لاکھ صفوں اور اس کا ایک ٹھٹھول

سو تکلف اور اس کی سیدھی بات

(۵۸) بارہ - ۳ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۲۶ - سورۃ آل عمران

وَتَصْرِفُ مَنْ تَشَاءُ وَتُزِيلُ مَنْ تَشَاءُ

ترجمہ :- تو یہی جس کو چاہیے عزت دے تو یہی جس کو چاہیے ذلت دے

عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے (اردو میں یہ بطور ایک ضرب المثل مشہور ہے)۔
ہے دماغ کا ایک شفیق ہے :-

مجھے منہ لگا کر نہ دل سے اتارو

کہ ذلت میں دیتے عزت کے بعد

(۵۹) بارہ - ۳ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۳۰ - سورۃ آل عمران

يَوْمَ يُخْرِجُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ شَرٍّ مُخْتَرًا

ترجمہ :- جس دن کہ باوے گا ہر جی جو کچھ کیا ہے بولاٹی سے حاضر کیا ہوا

اُس دن کو نہ بولو جبکہ ہر شخص کہ اُس نے نیکی کی ہے، اور جو کچھ کہ اُس نے بُرائی

کی ہے اپنے سامنے موجود دیاٹے گا، (جیسی کرنی ویسی بھرنی) ایک

ضرب المثل کی طرح مشہور ہے

جیسے کرنی ویسی بھرنی آرزو

تھوکتا ہوگا یہو چاہتا ہو

(سریلی بالشی از آرزو بکھنوی)

(۴۵) پارہ - ۳ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵۴ - سورۃ آل عمران

وَمَكْرُؤًا وَّمَكْرًا لِلَّهِ - ترجمہ :- اور مکر کیا انہوں نے اور مکر کیا

اللہ نے - بعض مفسرین نے ترکیب یا موشیاری کے معنی بھی لکھے ہیں

کیونکہ مکر اگر عیب ہے تو اللہ پاک کی ذات اس سے منترہ ہے دراصل

یہ ایک محاورہ ہے اردو میں بھی آتا ہے کہ جیسے کو قتیبا - یا اس طرح

بولتے ہیں کہ دیکھو مان جھاؤ - ورنہ مجھ جیسا برا کوئی نہ ہوگا ظفر

نے بھی "جیسے کو قتیبا" کا مفہوم پیش نظر رکھا ہے :-

کیونکہ ہم سے سیدھے سادوں سے بنے اب آپ کی

جیسے تم حتراف ہو، حتراف ستم کو چاہیے

(۶۱) پارہ - ۳ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۷۱ - سورۃ آل عمران

يَا خَلَّ اَنْكَبَتٍ يَمَّ تَلْسِيْمُونَ اَلْحَقَّ يَابْتَا لَهْل

ترجمہ:- اے اہل کتاب کیوں ملاتے ہو سچ کو ساتھ جھوٹ کے۔

اے اہل کتاب حق کا لباس باطل سے کیوں پہناتے ہو۔

(لباس پہنانا۔ جام پہنانا۔ یا پردہ ڈھکنا محاورہ ہے) پردہ ڈھکنا

عیب چھپانا۔ اخیلائے راز ہونا۔ کٹاوتہ دنیا سے اٹھ جانا۔

راستی کا شعر ہے:-

مرنے والوں کا الہی کس پردہ ڈھک جائے

دعائیاں ہو کے پڑے لاش پہ دامن اُن کا

لباس پہنانا کو امیر میاٹی نے استعمال کیا ہے:-

باطن میں غم ہے عشرتِ دنیا سے ظاہری -

پہنے ہوئے لباس، محرم ہے عید کا

ولیعے تلبیس کے اصل معنی مشتبہ کرنا یا مجازاً دھوکا دینا

(۶۲) پارہ - ۳ - رکوہ - ۱۴ - آیت - ۷۲ - سورۃ آل عمران

وَقَاتِلْهُمْ فَاِذَا لَقِيتَهُمْ فَأَنْزِلْهُمْ بِاَيْدِيكَ اَوْ تَنْزِيلٍ عَلَى الَّذِينَ
اَمَنُوا وَجْهَ الشَّمَارِ وَالْغُرُوكِ الْاُخْرَىٰ.

ترجمہ ۱۔ اہل کتاب کے ایک گروہ نے کیا کہ جو کچھ مسلمانوں پر اترا ہے اس پر
دن چڑھے ایمان لے آؤ۔ اور آخر دن میں منکر ہو جاؤ۔

(دن کا چہرہ نکالنے کے وقت یعنی دن کی ابتدا کے وقت چہرہ کھلنا یا کوئی
کام سرے شروع کرنا وغیرہ ہے)

دن کا چہرہ کھلنا۔ اس سے غالب نے یہ عقیدہ لیا ہے۔

صبح آیا، جانب مشرق نظر

اک نگارِ آتشیں رخ، سرکھلا

(۶۳) پارہ - ۳ - رکوہ - ۱۴ - آیت - ۷۵ - سورۃ آل عمران

وَيَنْهَضُ مَنْ اِنْ تَامَنَهُ يَدِيْنِيَارِ اَوْ يُؤَدِّيْهِ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ تَاْمِيْنًا.

ترجمہ ۱۔ اور بعض ان میں وہ ہے کہ اگر امانت ہے تو اس کو ایک دینار، نہ

۱۰۱ کہے کہ کوئی طرف مگر جب تک کہ تو اس پر کھڑا رہے۔

بیانِ ناذر بندہ شخص کا ذکر ہے کہ جو امانت بھی اس وقت تک واپس نہیں کرتا
جب تک کہ اس کے سر پر کوئی سوار نہ رہے اور مسلسل اتقا طے کرتا۔ جس
کے یہ طرزی ہو۔ اردو میں بھو سر پر کھڑا رہتا۔ سر پر سوار رہتا، آتا
ہے داغ کا شعر ہے :-

۱۔ داغ دھن بندھی ہے تجھے کوئے یار کی

کیم بخت موت ہے ترے سر پر سوار آج

غلیل کہتے ہیں :-

تبیاری زلف کا جاتا نہیں ہے دل سے خیال

بلکہ رہتی ہے میر دم سوار سینے پر

(۶۳) پارہ ۳ - نوع ۸ - آیت ۷۷ - سورۃ آل عمران

وَأَلَّا يَكْفُلَهُمُ اللَّهُ - ترجمہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے ملام

کرتے گا۔ (کلام کرتا - بولتا - بات چیت کرتا - جھگڑتا - بحث کرتا)

اسیر کا شعر ہے :-

جاننا ہوں وہ ہے دین ہے مگر

خلق کچھ کچھ کلام کرتی ہے

(۶۵) پارہ - ۳ - اوع - ۱ - آیت ۷۷ - سورۃ آل عمران

وَلَا تَنْظُرُوا إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ :- اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھو گے۔

نظر کرنا - نظر ڈالنا - اشارہ کرنا - توجہ کرنا - نگاہ کرنا۔

حکیم کا شعر ہے :-

نگاہ لطف سے محروم خفت نہ رکھا

نظر وہ کسی پہ کر میں میں نظر نہیں کرتا

لاج کرنا - عقیقی کہتے ہیں

ایسا یہ دل غنی ہے کہ جھوٹوں کو عقیقی

کرتا نہیں کبھی میں زر و مال پر نظر

(۶۶) پارہ ۵ - ۴ - رکوع ۱۱ - آیت ۱۰۲ - سورۃ آل عمران

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

ترجمہ: - اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے اور مت متفرق ہو۔

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔

اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا بھی محاورہ ہے

اکبر آلہ آبادی کا شعر ہے: -

جو حکم و اعتصموا ہم کو ہے بحبل اللہ

بتائے کہ کیاں ہے وہ حبل عالم میں

عبدالعزیز خالد کہتے ہیں: پیام جس کا ہے واعتصموا بحبل اللہ

کیا دماغ و دل منغل کو جس نے بسیم

(۶۷) پارہ ۵ - ۴ - رکوع ۲ - آیت ۱۰۳ - سورۃ آل عمران

وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةِ قَيْمٍ النَّارِ فَالْقَدْ كُنْتُمْ مِّنْهَا

ترجمہ: - اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے جس جھڑایا تم کو آگ

سے یعنی عین خطرے میں تھے اور نار دوزخ کا لقمہ بن جانے والے تھے
 فارسی میں "قصر مذلت" وغیرہ آتا ہے اردو میں تباہی کے کنارے لگ جانے
 گڑھے میں پڑ جانا وغیرہ آتا ہے۔ سر سید لکھتے ہیں "قوم ایسے تدریک
 گڑھے میں پڑی تھی کہ ادھر ادھر کی چیزیں تو درکنار، وہ اس گڑھے کو
 بھی نہ دیکھ سکتی تھی۔ جس میں پڑی تھی" (تہذیب الاخلاق - آخری پرچہ)
 "گور کے کنارے" بھی آتا ہے جیسے ظفر کا شعر ہے :-

بیوا حاصل تجھے کیا تو کنار غیر میں لاسم
 کنار گور کے مجھ کو اگر پہنچا کے جا بیٹھا

(۴۸) پارہ ۵ - ۴ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۵۶ - سورۃ آل عمران

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ؕ

ترجمہ - جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے
 سیاہ ہوں گے۔

حضرت شیخ الہند علیہ الرحمہ کے فوائد میں ہے کہ "بعض کچھیر وہ پیر

ایمان و تقویٰ کا نور چمکتا ہے جو گا اور عزت و وقار کے ساتھ شادان و فرحان
 نظر آئیں گے ان کے ہر تخلص بعضوں کے منہ کفر و نفاق یا فسق و فجور کی
 سیاحت سے گامے ہوں گے، صورت سے ذلت و رسوائی ٹپک رہی ہوگی
 گویا ہر ایک کا ظاہر، باطن کا آئینہ بن جائے گا، بعض مفسرین
 نے غم و خوف کی وجہ سے چھپنے کا سیاہ بیونا لکھا ہے، بہر حال
 اس مناسبت سے (فارسی کی طرح) اردو میں رو سیاہ بیونا،
 قلب سیاہ بیونا - سیاہ گار بیونا وغیرہ مستعمل ہے،
 ظفر کے دو شعر ہیں :-

ہے سیاہ کار ظفر ان کے سپہ ہمارے کو

کر سفید آپ سے گل رحمت کے خدایا دھو کے

خانہ دل ہے سیاہ ان کی سیاحت دور کر

کیا سفیدی سے محل کرتا ہے اپنا تو سفید

چھپ چھپ دھواں اڑتا ابتہ بد حالی کی نشانی ہے ثاقب بگھڑی کا شہر ہے :-

شیخ کا سر کاٹ کر اچھا نہیں نکالنے کا حال
 اک دھندواں سدا اُڑتا ہے جیسے گلہری پر
 عذہ کالا ہوتا۔ جگر گھٹتی کا شعر ہے :-

دغِ رسوائی کا عذابِ پار سے لالا ہوا
 اس دھین کے سامنے گھٹتی کا عذہ کالا ہوا
 (۶۹) پارہ - ۴ - رکوع - ۳۰ - آیت - ۱۱۱ - سورۃ آل عمران
 وَإِنْ يَقَارِبُوا نُكْمًا يُؤْتُواكُمُ الْآذَانَ

ترجمہ :- اگر تم سے لڑیں گے تو تم کو بیٹھ دیں گے۔
 بیٹھ دینا - بیٹھ دکھانا - یعنی بھاگ جانا - میدان چھوڑ دینا۔ ہنر دہی دکھانا
 اردو میں مشعل ہے - ذوق کا شعر ہے

سینہ سپر جو عذہ پہ ہیں شیخ لکھاہ کے
 دکھاتے وہ کبھی نہیں اُٹھتے در پشت

(۷۵) پارہ - م - رکوع - ۳ - آیت - ۱۱۲ - سورۃ آل عمران

فَضْرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذَّلِيلَةَ

ترجمہ: - ان پر ذلت ماری گئی۔ (یعنی آتا ہے) و ضربت علیہم الذلیلۃ
ترجمہ: اور ان پر فقیری ماری گئی۔ اردو میں بھی قریب قریب اسی طرح
ہے کہ فلاں شخص کو فلاں مصیبت نے مار رکھا ہے ذوق کہتے ہیں
ہم نے جانا وہیں اس عشق نے مارا اس کو
تیشہ فروغ دے جس وقت جیل میں مارا

داغ کا شمر ہے۔

دیکھو اسے داغ اہل دنیا کو

یوں عرو جہاں نے مارا

(۷۶) پارہ - م - رکوع - ۳ - آیت - ۱۱۹ - سورۃ آل عمران

فَاِذَا خَلَوْا عَنْكُمْ فَالْتَمِزُوا

ترجمہ: - اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر مارے غفے کے انگلیوں کی

یورین کاٹتے ہیں۔ انامل، انملہ کی جمع ہے یعنی انگلی کی پور۔
 اردو میں اس محاورے کے سلسلے میں توڑا سا فرق ہے غفۃ میں بوٹیاں
 کاٹنا اور اپنا جسم دانتوں سے کاٹ کاٹ کھانا استعمال ہے۔ انگلیوں کاٹنا
 (تاسف کے ساتھ) حیرت زدہ ہونے کی جگہ بولا جاتا ہے
 آتش بکھرتے ہیں:-

منہ آٹپنے میں جو دیکھو وہ غفیرت یوسف

ادھر ہے اور اُدھر عکس انگلیاں کاٹے

(۷۲) پارہ - ۲ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۰ - سورۃ آل عمران

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَا أَوْلِيَاءُ بَيْنِ النَّاسِ

ترجمہ:- اور یہ دن ہم باری باری سے لوگوں میں بھیرتے ہیں۔

نَدَا اَوَّل، مداولۃ مصدر ہے بمعنی دن بھیرنا۔ حالت بدلنا۔

اردو میں یہ محاورہ بالکل اسی طرح مستعمل ہے۔

غالب کا شعر ہے:-

شاہ کی یہ غلی صحت کی خبر

دیکھ کر کب دن بھر میں حمام کے

دھنوں کی گردش اور زمانے کی گردش اردو میں محاورہ ہے

زمانہ کی گردش القلب زمانہ - قسم دیلوی کا شعر ہے :-

قسم اپنے ہی اعمالوں سے گردش ہے زمانہ کی

رواں کشتی پہ آتا ہے نظریہ قتل ساحل کا

احتمال پارہ - ۲ - دعوے - ۶ - آیت - ۱۲۱ - سورۃ آل عمران

(۷۳) اَنَّا بِمَنِّ مَّائَاتٍ اَوْ مَثَلِ الْقَابِلِمْ عَلٰی اَنفُسِكُمْ وَمَنْ يُّنْقِضْ عَلٰی

نَفْسٍ غَلْبٌ فَاِنَّ رِضْرًا لِّهٖ شَيْئًا

ترجمہ :- اور اگر وہ مائات یا مائیں یا قتل کیے جائیں کیا تم اپنے پاؤں پھر

جاؤ گے اور جو کوئی اپنے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا سرگز کچھ نہ بگاڑے

گا - (اپنے پاؤں پھرنا اردو میں محاورہ ہے) اپنے پاؤں پھرنا

یا بگاڑنا - ہے تو قطع واکس ہو نا - اُس کے فوراً ہلٹ پھڑنا -

اسیر کا شعر ہے :-

جلوہ دکھا کے رنگ جوانی ہوا سو ا
آتے ہی اُلٹ پاؤں پیرے دن ببار کے

ناسخ کہتے ہیں :-

آتے آتے کیوں نہ اُلٹ پاؤں بھاگے دور سے
صبح ڈرتی ہے بیت سیری شب دیکھوڑ سے

مشاد یوں کہتے ہیں :-

ستائیم کو آتے جواندہ سے باہر
بھرے اُنٹ پیروں وہ باہر سے باہر

(۲) پارہ - ۲ - رکوع - ۷ - آیت ۱۵۲ - سورۃ آل عمران

اِذْ تُفْعِدُوْنَ وَلَا تَلُوْنَ عَلٰی اَحَدٍ

ترجمہ :- جس وقت کہ بچڑھ جاتے تھے تم شیر کو اور ۲۰ مڑ مڑ کھڑے
ہوتے تھے اوپر کسی کے ۔

چڑھ جانا - چڑھ دوڑنا -

(۷۵) پارہ - ۲ - رکوع - ۹ - آیت - ۱۸۰ سورۃ آل عمران

سَوِّطُوْا قُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

ترجمہ: البتہ طوق پینا غے جاویں گے، وہ چیز کہ بخیلی کی ہے ساتھ
اس کے دن قیامت کے۔

رحمت کا طوق پینا محاورہ ہے:

آتش کا شعر ہے:-

سرو قد کا ترے سودا جو سنا ہے، تمہری

سیرے سر مارنے کو طوق گلو، آتی ہے

آتش کا ایک اور شعر ہے:

یوں وہ دیوانہ، گر فتاری ہے جس کو زندگی

طوق کا خلق، پیری کا حلقہ آغوش ہے

(۷۶) پارہ - ۲ - رکوع - ۱۰ - آیت - ۱۸۲ - سورۃ آل عمران

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

ترجمہ :- یہ ہے بدلے اس چیز کا کہ آگے بھیجا عاقبتوں میں نے

یہ بدلہ اس کا ہے جو تم نے اپنے عاقبتوں آگے بھیجا - ایسا

اپنا کیا دھرا سامنے آنا - محاورہ ہے

(۷۷) پارہ - ۳ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۹ - سورۃ النساء

وَلْيَقُولُوا كَوْلًا سَدِيدًا ۝

ترجمہ :- اور چاہیے کہ کہیں بات محکم

قولاً سدیداً اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے - محکم اور سدید بات

کہلے - پختہ بات -

~~بہر شکر شاعر احمد شاعر بہر شکر کی کہ کتاب کا نام قرآن مجید ہے~~

بہر شکر شاعر کا شعر ہے :- بگٹی باتوں میں بھی خامی کا اثر ہے بال بال

آدمی خامی سے بہرورہ ہے کچھ شیر کا

(۸۷) بارہ - ۲ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۲۳ - سورۃ النساء

اَوْ رِجَالٌ مِّنْكُمْ اَلْتَمَسُوْا فِيْ خُجُرِكُمْ

ترجمہ: - اور تمہاری وہ اولادیں جو تمہاری گودوں میں ہیں۔

یعنی تمہاری پردہ نش اور سر پرستی میں ہیں - حضور کا حجر کی جمع ہے
بمعنی گود - انیس کا شعر ہے: -

بے جاں بیڑے میں گود کے پالے کوئی نہیں

سب سر جھکے ہیں چاہنے والے کوئی نہیں

اردو میں بھی غالباً اسی سے یہ عہادہ نکلا ہے "کسی کو گود دینا" یعنی مراد ہے کسی
کو غنہ بولا بیٹا بنانا، کسی کو حقیقی اولاد کی طرح پالنا۔ صرف آغوش میں لینا اور گود میں
نکالنا بھڑکتا ہے حقیقتاً حالہ عری کا شعر ہے: - لیا آغوش میں یوں کی میجوں نے اپنی
میں اٹاک ہیں نہ کر دینے آس فقیر کو

ساکے کیے ہیں - عشق کہ وقت سے سر پر تیرا منڈلا ہوتا ہے

گودوں میں تجھ کا جب کہ کھانا جاتا ہے

(۷۹) یاں - ۵ - روع - ۲ - آیت ۲۸ - سورة النساء

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ

ترجمہ :- ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ہلکا کرے تم سے

بوجھ ہلکا کرنا - یا ذمہ داری کم کرنا - بوجھ ہونا بوجھ نہ ہونا - بار ہونا

اور غیرہ محاورے آتے ہیں

آتش کا ایک شعر ہے :-

سازِ سقتر کو نہ تھرا بارِ دوشستان

سجھا میں مالِ وحش کو اہزن کے بوجھ سے

سختی بخت و عشق بہتا دولاں قبر میں

نہ بوجھ سنگ کا نہیں آئیں کے بوجھ سے

(۸۰) یاں - ۵ - روع - ۳ - آیت ۵۸ - سورة النساء

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ترجمہ :- محقق اللہ نہیں غلم کرتا برابر ایک ذرے کے

زرہ ہر ابر - بہت کم - زرہ ہر ابر، زرہ اردو میں مشہور ہے
موسن کا شعر ہے :-

اثر اس کو زرہ نہیں ہوتا

ریخ راحت نرا نہیں ہوتا

صبا مکنوی کہتے ہیں :-

زرہ یہ نہیں ہے زرہ قاروں کی میاں قدر

دشیا کو سمجھتے ہیں تھرے دے گدا خان

(۸۱) پارہ - ۵ - نوع - ۸ - آیت - ۷۷ - سورۃ النساء

اَلَمْ نَرَا اِلَى الَّذِیْنَ قَبْلُکُمْ کَفُّواْۤ اٰثِرِکُمْ

ترجمہ :- کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے لیے کیا گیا واسطے ان کے بند رکھو

عاقوں ایسوں کو (عاقہ روکنا - عاقہ بند رکھنا) معاورہ ہے ۔

عاقہ روکنا - کفایت شعاری کرنا - خرچ کم کرنا -

آتش کہتے ہیں :-

لذتِ زخم سے محروم نہ رکھ قاتل

خاتہ کو اپنے نہ ظیرات سے انسان روکے

باز رہنا - دست کش ہونا - جلیں کا شہر ہے :-

خاتہ کیوں روک لیا اس نے دمِ ذبحِ جلیں

شکرِ تقالیب پر میرے شکوہ بیداد نہ تھا

دارِ روکنا - دارِ اچانا وغیرہ بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۸۲) پارہ - ۵ - رکوع - ۱ - آیت ۸۴ - سورۃ النساء

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ترجمہ :- پس لڑو میری راہِ خدا کے

راہِ خدا بھی ایک عامورہ ہے۔ راہِ خدا - بلقہ

دفعہ کہتے ہیں :-

بتوں کے دہن میں ہے لوٹنا ثواب الیسا

کہ جیسے راہِ خدا عفتوں کو مال دیا

خدا کے پانے کا ذریعہ - شعور کا شعریہ :-

وہ خدا صتم ہے وفا دکھائے گا

یہ جو رنج و بلا کربلا دکھائے گا

(۸۳) پارہ - ۵ - رکوع - ۱۰ - آیت + ۹۵ - سورۃ النساء

لا یستوی القہودون

ترجمہ :- میں برابر ہوتے ہیں اپنے والے (گرمیں)

گرمیہ بیٹھ رہنے والے یعنی (علیحدہ رہنے والے) بیٹھ رہنا - دھندلنا

وغیرہ محاورات مستعمل ہیں :-

غائب کہتے ہیں :-

دہر نہیں، حرم نہیں، در نہیں، آستان نہیں

ہلچل میں وہ گزر بہنم، غمیر نہیں اٹھائے کیوں

داغ کا شعریہ :- تو نے نہیں کہا ہے تو بیٹھا ہے کیوں رنجیب

دھندل رہے ہوئے سترے در پہر، کے بغیر

بِتَاللّٰهِ بَقَادِی کا شعر ہے :

تھے ہم استادہ ترے در پہ ولے بیٹھ گئے

تو نے چاہا تھا کہ ٹالے ، نہ ٹلے بیٹھ گئے

(۸۷) پارہ - ۵ - رکوع - ۱۱ - آیت ۱۰۰ - سورۃ النساء

وَمَنْ شِئْنَا جِزْفِي سَبِيلِ اللّٰهِ نَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرَفَعًا كَثِيْرًا اَوْ سَفَعًا

مترجم :- اور جو کوئی وطن چھوڑ کر جاوے بھیج راہ اللہ کے جاوے گا

شیعہ زمین کے جگہ بہت اور کشادگی - ملک خدا تنگ نہیں - محاورہ

ہیں کیا - مقولہ "دنیا بہت وسیع ہے

امیر کا شعر ہے :-

دل سو بلبل تو کیاں چیرے گل رنگ ہیں

پاؤں میں لنگ ہیں ملک خدا تنگ نہیں

(۸۵) پارہ - ۵ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۰۲ - سورۃ النساء

مَنْ يُّهِنُّ لَكُمْ اَرْضًا مِّثْلَ مَا اَحَدُكُمْ

ترجمہ:- یہ تم پر ایک باریک جھک جائیں - یہ ایک باریک عمدہ اور ہون
ایک دم ٹوٹ بیڑیں - اردو میں جھک بیڑا کا آتا ہے ۔
ریاض کا شعر ہے:-

گری تھی آج تو بجلی نہیں لیر
یہ کیسے جھک بیڑے وہ ہم نشین لیر
داغ کا شعر ہے:-

لوگ کہتے ہیں کیا سنو تو سی
جھک بیڑا دکھان دشمن لیر
(۱۸۶) پارہ - ۵ - روع - ۱۵ - آیت - ۱۳ - سورة السنا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَقْوَمِينَ

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے
کسی کام پر مضبوطی سے کھڑا ہو جانا - قائم ہو جانا - اردو میں نکاد رہے
ایک سبج = ع از ازل تا ابد نام محمد قائم

(بقائم چاند پوری کے ہم کا سب جمع ہے)

ایک اور اس جمع ہے (بنیاد علی کا جمع) :-

عمر تم سے قائم ہوئی اسلام کی بنیاد علیؑ

(۸۷) پارہ - ۵ - النوع - ۱۷ - آیت ۱۳۸ - سورة النساء

بَشِّرِ الْمُتَّقِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ترجمہ - منافقین کو بشارت (خوش خبری) دیجئے کہ ان کے لیے دردناک عذاب

ہے - یہ انداز بیان طبر کے لیے ہے اور وہی اردو میں لکھی آتا ہے -

جلال مگھنوی کا شعر ہے :-

دشمن کے وہ کہنے سے جلال آتے ہیں تو کیا

کیا رنگ دیا ہے تری اسچا خوش خبری نے

(۸۸) پارہ ۵ - ۶ - رکوع ۱ - آیت ۳۷ - سورۃ النساء

فَاَخَذَ شُعْبَةُ الْقَصِيْقَ بِظُلْمِمْ ثُمَّ اسْتَخَذُوا الصَّخْلَ .

ترجمہ :- یوں پکڑا ان کو بھیل نے بسبب ظلم دن کے کے پھر پکڑا تھا گاٹے کا بچہ ۔

اس آیت میں پکڑنا کے دو معنی ہیں پکڑنا تعلق جوڑنا اور دسڑے پکڑنا کے معنی یعنی آیت ۔
غالب کا شعر ہے :-

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھ میرا حق

آدمی کوئی بیمارا دمِ حقیر بھی تھا

(۸۹) پارہ ۵ - ۶ - رکوع ۴ - آیت ۱۱ - سورۃ - الباقیہ

اِذْ هُمْ قَوْمٌ اَنْ يُّبَيِّنَ طَرَا اِلَيْكُمْ اَمَّا يَنْتَهِمْ فَلَنْ اَنْتَ يَنْتَهِمْ فَتُحْكِمُ .

ترجمہ :- جس وقت تھوکیا ایک جماعت نے یہ کہ دراز کریں طرف تمہاری
ماتوں اینوں کو پس بند کیے تاکہ اُن کے ہم سے

حمارۃ دست درازی کرنا - یعنی ظلم کرنا -

حالی کا شاعر ہے :-

ہے نیتوں کو رہ گزر میں غمزدہ

دینوں نے کیے ہیں غم کو دراز

ظفر نے غم کو اٹھانا استعمال کیا ہے :-

نہیں اُٹھنے کا کیونکر خشک گل کا غم تو اے مجھوں

جو تیرے ساربانِ ناز کا عمل کا غم تو اٹھا

عزیز مکھڑی کہتے ہیں :-

میں نے مانا آپ سے تلوار اٹھی خنجر اٹھا

غم تو مجھ سے نہیں جاں میر آپ کا کیونکر اٹھا؟

دست کشی کے معنی میں بھی اُٹا ہے اکبر الہ آبادی کا شاعر ہے :-

کسیلہ مجھے نہ یا تو وہ کوئی خنجر کے لیے

دنیا سے غم تو اٹھا ئے تکبیر کے لیے

(۹۰) پارہ - ۴ - رکوع - ۴ - آیت - ۱۳ - سورۃ النمازہ

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً

ترجمہ:۔ یہ بسبب توڑنے ان کے کو عہد اپنے کو لعنت کیا ہم نے ان کو
اور کر دیا ہم نے دلوں ان کے کو سختی۔

محاورہ - دل کو سخت کر دینا - یعنی بے حس کر دینا - جلی اردو
میں مستعمل ہے -

(۹۱) پارہ - ۴ - رکوع - ۴ - آیت - ۱۳ - سورۃ النمازہ

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ

ترجمہ:۔ بدل ڈالتے ہیں باتوں کو جگہ ان کی سے۔

کسی چیز کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا دینا - یعنی اصل مقصد کو
ختم کر دینا جی اردو میں آتا ہے۔

(۹۲) پارہ - ۴ - رکوع - ۸ - آیت - ۲۱ - سورۃ النمازہ

لَيَقُومَنَّ اِذَا خُلِيَ الْأَرْضَ الْمُتَّقِدَّةَ الَّتِي كُتِبَ عَلَيْهَا الْكُفْرُ

ترجمہ :- اے قوم صبری داخل بیوز میں پاک میں جو ملک ہے اللہ نے واسطے
مختار ہے ۔

لکھا ہے اللہ نے ۱۹ سطر مختار ہے ۔ تقدیر کا لکھا ہوا ۔ قسمت کا لکھا ہوا ۔
ذوق کا شعر ہے :-

دیکھو قسمت کا لکھا اس نے بیڑ کا خط سو بار

دھیان پر میرا نہ مضمون کسی عنوان چڑھا

کاتب تقدیر - مومن کہتے ہیں :-

وہ مٹا دے نامہ مضمون وصل

گر جو خط کاتب تقدیر سے

صبا لکھنوی کا شعر ہے اپنی قسمت کا نوشتہ جو دکھایا ہم نے

حشر کے روز غلط نامہ اعمال ہوا

رشتہ کیا ہے ۔ قسمت کی بدی سے ڈر رہے ہوں

آنے کی ہے یار نے بدی شرط

(۹۳) پارہ - ۴ - رکوع - ۱۰ - آیت - ۴۱ - سورة النماذہ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَسِمُ بِمَا يَدْرِي اللَّهُ أَنَّهُ يُفْصِحُ قُلُوبَهُمْ

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ پاک کرے دلوں ان کے کو

دلوں کا پاک ہونا - یعنی ہر ایکوں سے پاک ہونا - یا کثیر ہونا وغیرہ -

پاک ہونا - صاف ہونا - میل مٹی دور ہونا

غائب کیجے ہیں :-

یوں سے اور عشق میں جا پاک ہو گئے

دھو گئے ہم اتنے کہ یہ پاک ہو گئے

(۹۴) پارہ - ۴ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۴۲ - سورة النماذہ

وَصَفَيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِعِشِيِّ أُبَيٍّ مُّزْنِيمٍ

ترجمہ :- اور پیچھے بچھا ہم نے اوپر پیروں ان کے کے عیشی بیٹے مریم

کو - یعنی نقش قدم چلنا - کسی کے نقش پر قدم رکھنا -

کسی کی پوری پوری تقلید کرنا -

دراغ کا شعر ہے۔

رگوں قدم جو غنیر کے نقش قدم پر ہیں
انگشت پا مرد ڈرتے وہیں گوشہ نقش پا

(۹۵) پارہ ۲ - رکوع ۱۲ - آیت ۵۲ - سورۃ النمازہ

يَقُولُونَ لَوْ أَنَّا رَأَيْنَا أَكْبَرُ

ترجمہ :- کہتے ہیں ڈرتے ہیں ہم یہ کہ پہنچ جاوے ہم کو گردش زمانہ کی

زمانہ کی گردش میں مبتلا ہونا - چکر میں ہونا - مصیبت میں ہونا

مشہور کا شعر ہے :-

گردش میں خود ہے خانہ غمراہی کے واسطے

کیا آسمان کو اہل زمین سے عناد ہے

غائب کا مشہور شعر ہے :-

سات دن گردش میں ^{ہیں} سات آسمان

ہو رہے گا کچھ نا کچھ گھبراہٹیں کیا

داغ کچے ہیں :-

مرنے کی بھی فرصت نہیں لے کر دشنام
آسودہ ہوں کیونکر ترے چہرے سے نکل کر
نظم طہا طہائی کہتے ہیں :-

غم سے جو زرد چھوکیدو کہ تماشا دیکھو

نظر کا شمع :-

میر صفیاء دور گردش کے ہیں اپنی مقرر آئے ہیں
رنگ بہ رنگی الٹی گردشِ دوراں درو سپار

(۹۴) پارہ - ۴ - رکو - ۱۳ - آیت - ۴۳ - سورۃ النمازہ

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يُدْرِئُ اللَّهُ مَغْلُولَةً

ترجمہ :- اور کہا یہود نے کہ اللہ کے عاقبہ بند ہیں

مغلولہ - غلہ مصر سے ہے، بمعنی عاقبہ میں پتھری یا ملک میں طوق ڈالنا۔

عاقبہ کا بند ہونا - یعنی تنگ خرچ ہونا - بخل کرنا وغیرہ ہے

یہود کے اس کلمہ کفر کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا —

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُضْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ

ترجمہ :- بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں، وہ خرچ کرتا ہے

جیسا چاہتا ہے یعنی اس کے دینے میں کوئی بندش نہیں لیکن وہ جس قدر چاہے

کو بچا دیتا ہے دیتا ہے فارسی کی طرح اردو میں بھی ہاتھ بندھوتا۔ ہاتھ تنگ

بھونکا۔ تنگ دستی وغیرہ متعمل ہیں۔ آتش کہتے ہیں :-

ستارہ اپنی گردش میں ہے آتش اس کی گردش سے

فلک کی تنگ چستی سے بیماری تنگ دستی ہے

سانک کا مشہور شعر ہے :- تنگ دستی اگر نہ ہو سانک

تندستی ہزار نعمت ہے

ہاتھ بیلانا (کشادہ کرنا) سخاوت کے لیے آتا ہے۔ ظفر کا شعر ہے

جو ہیں نصیب یہ شاکر سدا، کیوں ان کو

مذکوہ نشاطِ فراخی نہ رہے تنگی ہو

ظفر ایک اور شعر ہے :-

کیوں جامِ فے کے دینے میں کرتا ہے عاقہ تنگ

ساقی نے دیکھو عرصہ ہزیم حیات تنگ !

سگلی کہتے ہیں :-

خرچ سے عاقہ اک مسلمان کا ہو کر اتر میں تنگ

ہے دکن کی سمت وہ گردن اٹھاکر دیکھتا

۹۷ بارہ - ۶ - رکوع - ۱۳ - آیت ۶۲ - سورۃ المائدۃ

مَلَمَّا آوَوْا قَدْحُورًا نَّارًا يَلْتَهُونَ لَظْفًا عَنَّا اللَّهُ

ترجمہ :- جس وقت وہ لڑائی کے لیے آگ جلاتے ہیں اللہ پاک اس

کو بجھا دیتا ہے۔ یعنی کفار لڑائی کے اسباب پیدا کرتے ہیں لیکن اللہ پاک

ان کی کوشش پر پانی پھیر دیتا ہے۔ آگ لگانا (فتنے کے اسباب پیدا کر دینا)

اردو میں بہت مشہل ہے۔ داغ کے دو شعر ہیں :-

۱۔ آتشِ شوق کو کب دل سے جدا لکھا ہے۔ اگلے کو تو چلے سے لٹا رکھا ہے۔

دل لگی، دل لگی نہیں کا صبح !

شیرے دل کو الٹی لگی ہیں نہیں

صبر کا شعر ہے :-

آنسو تو ڈر سے پی گئے ہیں وہ قطرہ آب

ایک آگ تن بدن میں پیارے لگا گیا

اس لگی کو بھانا بھی اردو میں آتا ہے

داع کہتے ہیں :-

یارب کوئی آفت تھا محبت کا پھونکا

وہ آگ لگی ہے کہ بھائی نہیں جاتی

غالب کا مشہور شعر ہے :-

عشق پر زور میں ہے وہ آتش غالب

کہ لگائے نہ لگے اور بجائے نہ بنے

(۹۸) پارہ ۴ - ۴ - ۲ - آیت ۹ - سورۃ الانعام

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَاءً حَلًّا لَشَبَّاهُ رَجُلًا وَلَكِنْ بِنَاءً عَلَيْهِمْ مَا يُكْسِبُونَ ۝

ترجمہ :- اور اگر کرتے ہم ان کو فرشتہ ابن کرتے ہم ان کو بصوت مرد کے اور

ابن شبہ ڈالتے ہم اوپر ان کے جو شبہ کرتے ہیں ،

شبہ بڑا نارہو میں محاورہ استعمال ہوتا ہے

(۹۹) پارہ ۴ - ۴ - ۲ - آیت ۲۵ - سورۃ الانعام

وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ آيَةً

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف (پیردے) ڈال دیے اور

میں دلوں پر پیردہ آتا ہے تھکیل (شاگرد آتش) کا شعر ہے :-

نہ سمجھا میں ، کیا تجھ سے بت عیار سے شلط

خدا ہی جانے کیا غفلت کا پیردہ پیر گیا دل پر

عقلوں پر پیردہ ہی متصل ہے حالی کا شعر ہے :-

کہ عقول پر پردے دیے ڈال انہوں نے

ہمیں کر دیا غارِ غالب انہوں نے

اکبر ^{کا} مشہور قلم ہے :-

ہے پردہ گل جو چند نظر آئیں بیابان

اکبر زمیں میں غیرت قوی سے گڑ گیا

میں نے کہ آپ کا پردہ وہ کیا ہوا

بچنے لگیں کہ عقل بہ مردوں کی ہڑ گیا

(۱۰۰) بارہ - ۷ - رکوع - ۹ - آیت - ۲۸ - سورۃ الانعام

وَإِنِّي أَخَذْتُ الذِّمَّةَ وَاقْرَأْ

ترجمہ :- اور بیچ کاٹوں ان کے بوجھ

گراں گوش بیٹا یعنی منائی نہ دینا محاورہ ہے۔

شاد کا شعر ہے :- اک بھی سنتا نہیں فریاد گراں گوشی سے

بہنیں لوگو کیا کرتی ہیں غل بر سرِ گل

(۱۰۱) پارہ ۵ - ۷ - رکوع - ۹ - آیت ۳۲ - سورۃ الانعام

وَمَا الْآخِرَةُ إِلَّا نُصْبًا وَأَنْتُمْ عَلَيْهَا قَائِمُونَ

ترجمہ :- اور میں نے دنیا کو کافی دینا کی مگر کھیل اور مشغولہ

غائب کا مشہور شعر ہے :-

باز بچہ اطفال سے دنیا چرے آئے

پوتا ہے شب و روز تماشہ چرے آئے

(۱۰۲) پارہ ۷ - ۷ - رکوع - ۱۱ - آیت ۲۲ - سورۃ الانعام

فَتَحْنَاهُ عَلَيْكُمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ

ترجمہ :- کھول دیے ہم نے اوپر ان کے دروازے ہر چیز کے

کسی چیز کے لیے (باب کھول دینا) محاورہ ہے ۔

آسانی پیدا کر دینا ۔

عشق سراپا یقین اور یقین فتح باب

(عزیز کلیم علیہ السلام اقبالؒ)

(۱۵۳) پارہ ۵ - ۷ - رکوع - ۱۷ - آیت - ۹۲ - سورۃ الانعام

فَاَوْفُوا تَعْلَمُمْ وَرَآءُ ظُنُوْرِكُمْ ۝

ترجمہ :- جو دیا تھا ہم نے تم کو پیچھے بیٹھو اپنی کے

کسی چیز کو بیٹھ پیچھے کر دینا محاورہ ہے

یہ لہنت ڈال دینا بھی محاورہ ہے

(۱۵۲) پارہ ۸ - رکوع I - آیت ۱۱۳ سورۃ الانعام

وَلْيَتْلُغْ لِي الْيَدِ الْغَيْرَةَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ ۱ - اور تاکہ چھکیں ان کی طرف دل ان لوگوں کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔

دل چھکنا - مائل ہونا - رغبت کرنا - کسی شخص کی طرف میلان کرنا وغیرہ اردو

میں مشغول ہے - رشک کا مشعر ہے

معدوم اگر ہوا اثر جذب الیٰ علیٰ علیہ

کیوں سوئے مگر معر دل کا رواں چھکا

(۱۵۵) پارہ ۸ - رکوع ۲ - آیت ۱۲۵ سورۃ الانعام

فَمَنْ يَرْجِ اللَّهَ أَن يَهْدِيَهُ لِيُخْرِجَ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَمَنْ يَرْجِ أَن يُضِلَّهُ يَغْلِبْ
صَدْرُهُ ضَمِيمًا خَرَجًا

ترجمہ ۱ - پس جس کو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو کھول دیتا ہے اس

کے سینے کو واسطے قبول کرنے اسلام کے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے تو

کر دیتا ہے اس کے سینے کو تنگ - نہایت تنگ

اسی پارے میں سورۃ الاعراف کے شروع ہے کہ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ
ترجمہ - یہ نہ ہو تمہارے سینے میں کوئی تنگی - سینے میں تنگی سے - سینے میں
تنگی اور کشادگی کے بجائے اردو میں دل کی تنگی اور کشادگی مستعمل ہے
میں کہتے ہیں :-

گیا ہے وہ سودل کھلتا نہیں ہے

بڑا ہے ایک مدت سے یہ گھر بند

جبرأت کا شعر ہے :-

بند سا کچھ ہوا تھا دل جو مدت سے سو آج

ملگتے ہیں سینے پر کسی کی ایک ٹھوکر کھل گیا

ظفر نے طبیعت کا بند ہونا لکھا ہے :-

اں لیے اُن سے طبیعت ہوئی بند اپنی ہے

کہ پسند اُن کی نہیں وہ جو پسند اپنی ہے

داغ نے صاف طور پر دکھایا ہے :-

کھدائی نہ عقدہ دل کہ اس سے امید بندھ رہی ہے
عجب نہیں آرزوئیں نکلیں جو دل کی تگی سے تنگ ہو کر
ناستخ نے دل کی تگی سے ہیر لیشان اور ہیر لاری کے لیے اس شیر بخل کے معنی میں
استعمال کیا ہے :-

دل ملکِ انگریز میں جینے سے تنگ ہے

رینا بدن میں روح کو قیدِ غریب ہے

بوسہ جب میں نے طلب کیا تو سے کیا تو نے دیا

ہے دھن تنگ تیرا ، دل تو مگر تنگ نہیں

دل کھلانا درد نے بھی استعمال کیا ہے :- کب دل مدد کسی کا ہم غمزدہ سے کھل کر

ہے ایچہ دل سے لڑم جوں غنچہ ساز کرنا

داغ بھی کہتے ہیں :- جو کھلا تو کھل ہر حال

ہم سمجھتے تھے کہ نگار تصویر

میر حسین آزاد نے دل کی گرہ کو لٹا استعمال کیا ہے :-

خوش حال مگر اور غم میں خوشی بولتی ہوئی

باتیں کہ غم سے دل کی گرہ کھولتی ہوئی

(۱۵۶) پارہ - ۱ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۲۸ - سورۃ الانعام -

صَلِّ ذَاتُ نَفْسٍ مَّسْنُوتٍ -

ترجمہ :- یہاں تک کہ ایٹھوں نے بہارا (دیا ہوا) عذاب چکھ لیا .

كُلُّ نَفْسٍ ذَاتُ نَفْسٍ مَّسْنُوتٍ . چمکنا محاورے کے طور پر اردو میں بھی

راج ہے ظفر کا شہر ہے

ابھی زاریہ نہیں آیا ہے میخواروں کے قابو میں

چمکائیں گے منہ گر آگیا یاروں کے قابو میں

حالی کہتے ہیں :-

مرنے والے ہی کو ہے موت کی لات معلوم

گو کہ رکھتے ہیں یقین موت کا سب بچتہ و خام

(۱۰۷) پارہ ۵ - ۸ - رکوع - ۴ - آیت ۱۵۳ - سورۃ الانعام

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ

ترجمہ :- اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق کر دیں گی تم کو
راہ اس کی سے۔

(اور فوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا
کر دیں گی)

راہ سے پٹا دینا - راہ سے بے راہ کرنا -

(۱۰۸) پارہ ۵ - ۸ - رکوع - ۹ - آیت ۱۶ - سورۃ الاعراف

قَالَ فِيمَا آغْتَبْتُكَ لَا أَقْصِدُكُمْ صِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمُ ۝

ترجمہ :- آس (شیطان) نے کہا میں قسم اس کی کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو، میں ان

(مومنین) کی سیدھی راہ میں ضرور بیٹھوں گا لا قصد، قصد سے ہے

یعنی بیٹھنا - راستے میں بیٹھنا - رہ گدر میں بیٹھنا - یعنی مزاحمت کرنا - اور

راستہ گھیرنا - سیدھی راہ سے بھیر دینا مراد ہے۔

غائب کا مشورہ شہر ہے :-

”یہ نہیں ماحرم نہیں، در نہیں، آستان نہیں
 بیٹھے ہیں وہ گزر یہ ہم، غیر بھیس آفتاب کیوں؟
 لیکن اس قرآنی محاورے کو جبرأت کے شعر میں دیکھیے :-
 دیکھ مجھ کو اپنے در پر، یوں کیا علمہ بھیر کے
 یہ روان کس لیے بیٹھا ہے رست گھیر کے
 حاکمی کہتے ہیں :-

”نہیں حائل اُن کے کوئی وہ گزر میں

سمندر ہے پایاب ان کی نظر میں

(۱۰۹) پارہ ۱ - ۸ - روع - ۹ - آیت - ۱۷ - سورة الاعراف

قَمَّ لَآ تَبْقَىٰ مِمَّنْ بَنَیْ اَیْدِیْہِمْ وَ مِنْ خَلْفِہِمْ وَ عَنْ اَیْمَانِہِمْ
 وَ عَنْ مَحْشَاہِمْ .

ترجمہ :- پھر البتہ آؤں گا میں پاس ان کے آگے اُن سے اور پیچھے ان

کے سے اور دائیں ان کے سے اور بائیں ان کے سے

سامنے سے پیچھے سے ۷ اینٹیں سے بائیں سے یعنی (چاروں طرف سے

گھیرنا)

(۱۱۵) پارہ ۵ - ۸ - رکوع ۱۲ - آیت ۱۴ - ام - سورۃ الاعراف

لَكُمْ مِنْكُمْ جُنُودٌ مَعَكُمْ وَ مِنْ فَوْقِكُمْ غُلاصِشٌ ط

ترجمہ:- واسطے ان کے دوزخ سے ٹھوننا ہے - اور اوپر ان کے سے بالا پوشش

ہیں - اور اڑھنا ٹھوننا بھی محاورہ ہے

اسیر نے یوں کیا ہے:-

تیرے وحشی سوار ہیں وہ کس آدم سے

اور اڑھنا ہے دامنِ ہمارا بچھوٹا خاک ہے

انشاء کا شعر ہے۔

۷ کے میں اڑھوں بچھاؤں یا لپیٹوں کیا کروں

روکھی پھیلکی ایسی سوکھی میرانی تپ کی

(۱۱۱) پارہ ۸ - ۸ - رُوح - ۱۲ - آیت ۵۸ - سورۃ الاعراف

وَالَّذِي خَبِثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا تَكِيدًا

ترجمہ: - اور جو خبیث ہے میں نکلتی کھیتی اس کی مگر تھوڑی

بغیر زمین سے کیا آگتا ہے

اردو میں ایک کہاوت ہے

(۱۱۲) پارہ ۸ - ۸ - رُوح - ۱۶ - آیت ۷۲ - سورۃ الاعراف

وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا بآيَاتِنَا

ترجمہ: - اور کاٹ ڈالی ہم نے جبران لوگوں کی کہ جھٹلایا تھا نشانیوں

ہمارے کو -

جبر کاٹ دینا یعنی استحصال کر دینا

مستاصل کو سودا نے یوں کیا ہے -

اُن کو گیا بھین و دے کا چمنستان سے عمل

شیخ اردی نے کیا قند خزاں مستاصل

محسن کا کوروی کا شعر ہے :-

مطف سے مٹنے کی ہوئی شہادتِ ایمان محکم

قہر سے سلطنتِ کفر ہوئی مستاصل

گلزارِ نسیم کا مصرعہ ہے :-

ع جبرکت گئی نخلِ آرزو کی

علامہ اقبال کا بھی ایک مصرعہ ہے :-

ع قومیتِ اسلام کی جبر کشتی ہے اس سے

(۱۶۳) پارہ ۸ - رکوع ۱۷ - آیت ۷۸ سورۃ الاعراف

فَاَصْحٰبُ الْاُخْيَادِ اِرْهٰمَ مَجْثَمٍ مُّثْمِنٍ

ترجمہ :- یہی ظہرِ ایلو بیج گسروں اپنے کے زانو پر گرے ہوئے

زانو پر گرے ہوئے یعنی اونڈھے منہ گرنا عمارت ۵ ہے

راشد الخیری کہتے ہیں کہ

”ایسا دھکا دیا کہ اونڈھے منہ جا کر تخت پر گری“

(۱۱۱) پارہ - ۹ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۱۱ - سورۃ الاعراف

تَاثُوْا اَرْجُوْا وَاَخَاوْا

ترجمہ :- کیا انہوں نے ڈھیل دے اس کو اور بھائی اس کے کو

(ڈھیل دینا) مختصر مکملی کا شعر ہے :-

جاں منتظر ہے آنکھوں میں ، وقتِ رحیل ہے

جلدی پہنچ کہ پتھر ہی آنے کی ڈھیل ہے

(۱۱۵) پارہ - ۹ - رکوع - ۷ - آیت - ۱۲۶ - سورۃ الاعراف

وَ اِنْ تَرَوْا مُبَدِّلًا لِّرُحْدِكُمْ لَا يَكْفُرُوْا بِسَبِيْلِهِۦٓ

ترجمہ :- اور اگر دیکھیں راہ بھلائی نہ پکڑیں اس کو راہ -

راہ بگڑنا - راہ لینا -

تاسخ کا شعر ہے :-

واحدی ہستی میں آتے ہیں عدم کی راہی

ساتھ اپنے تو سن عمر رواں پیدا ہوا

(۱۱۶) پارہ - ۹ - رکوع - ۱ - آیت - ۹۱ - سورۃ الاعراف

وَلَمَّا سَقَطَ فِيْ اَيْرِثِيْمَ وَكَرَّ اَوْفَا اَنْتُمْ قَدْ ضَلُّوْا

ترجمہ :- اور جب پستیماں ہوئے پیچے تھوڑے اپنے کے اور دیکھا انہوں
سے یہ کہ وہ تحقیق گمراہ ہوئے۔

اپنے تھوڑے یا اپنے تھوڑے پستیماں ہوئے۔ اپنے تھوڑے پستیماں اُنٹانار
خود کردہ کے معنی میں آتا ہے۔

۱۷۱ کا شعر ہے :- ہم تو ہر بار ہوئے عشق میں اپنے تھوڑے

کوئی بدخواہ نہیں اپنے سے بڑھ کر اپنا

صبا مکنوی کہتے ہیں :-

کیوں اُن کی پیال دیکھی جو یہ حال ہو گیا

میں آپ اپنے تھوڑے پیال ہو گیا

(۱۱۷) پارہ - ۹ - رکوع - ۱ - آیت - ۱۰ - سورۃ الاعراف

فَلَمَّا تَرَسَّتْ بِیْ الْاُخْرَاۗءُ - ترجمہ - یہ مدت بننا مجھ پر دشمنوں کو

شما را یا شما را "شمت" ہے یعنی کسی کی عصیت پر خوش
 ہونا۔ وقصر ہے یہ کہ حضرت عارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
 سختی پر احتجاج کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ ہونے دیں،
 کسی کی عصیت یا تکلیف پر خوش ہونا ایک عام اخلاقی مرض ہے فاکری میں
 "دیکھ لقمہ مار، دیگر شمتاں ہمارے متعلق ہے اردو میں بھی ہے
 مثلاً داغ کا شعر ہے:-

سری موت خواب میں دیکھ کر بونے خوب اپنی نظر سے خوش
 آجیں عید کی سی خوشی ہوئی رہے شام تک وہ سحر سے خوش
 امیر میاں کی کہتے ہیں:-
 شبہم کے بے امیر ملے ہیں تجھے نصیب
 گل بین پڑیں چمن میں جو میں آبرو ہوں
 حال کا شعر ہے:-

ہم کو گرتوںے لایا تو لایا اے چرخ
 ہم پہ غیروں کو تو ظالم نہ ہنسانا پرت

(۱۱۸) پارہ - ۹ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۷۹ - سورة الاعراف

لَهُمْ ثَلَاثُ نَارٍ لَا يَخْفَىٰ فِيهَا نَبِيٌّ وَلَا شَيْءٌ مِّمَّا يَخْتَصِمُونَ
لَهُمْ ثَلَاثُ نَارٍ لَا يَخْفَىٰ فِيهَا نَبِيٌّ وَلَا شَيْءٌ مِّمَّا يَخْتَصِمُونَ

ترجمہ :- واسطے ان کے دل میں کہ میں سمجھتے ساتھ ان کے اور واسطے ان کے
کے آگ میں کہ میں دیکھتے ساتھ ان کے اور واسطے ان کے کان میں کہ میں سنتے ساتھ
ان کے -

آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا، محاورہ ہے

آنکھ کے اندھے تسلیم کا شعر ہے :-

دیکھ کر نہ تصویرِ خوابیں جہاں کہتے ہیں وہ

آنکھ کے اندھے نظر آتے ہیں کیا کیا آدمی

(۱۱۹) پارہ - ۹ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۲۵۱ - سورة الاعراف

إِنَّ الدِّينَ إِتَّقُوا إِذَا مَسَّكُمْ ظِلْفُ مِمَّنْ الشَّيْطَانِ فَاذْكُرُوا فَإِذَا هُم

مُتَبِعُونَ

ترجہ ہے۔ تحقیق جو لوگ کم یار ہیں گمان کرتے ہیں جب ملک ہے ان کو وسوسہ
شیطان سے یاد کر رہے ہیں پس ناگیاں وہ دیکھ گئے ہیں۔ یعنی آنکھیں کھل
جاتی ہیں۔

(آنکھیں کھل جانا محاورہ ہے) آنکھیں روشن ہو جانا۔ بینائی زیادہ ہو جانا۔
اسیر کا شعر ہے:-

کسب یزمن میں ملکی ہے شرط استعداد کی

کب کہیں سرے سے آنکھیں کور مادرِ ادا کی

بصیرت پیدا ہو جانا:- بحر کا شعر ہے:-

آنکھیں کھل جائیں جڑھا جائے جو تو اے واعظ

ٹپٹے عینک کے ہیں یہ ساغرِ صبا کیسے

حقیقت کھل جانا۔ قدر و عافیت معلوم ہو جانا۔ خلیل لکھتے ہیں:-

بہر نہ دیکھو مجھے تم چشمِ مقلد سے کہی

آنکھیں کھل جائیں جو تم کو بھی ہو بہارِ عشق

(۱۲۰) پارہ - ۹ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۴ - سورۃ الانفال

كَانُوا يَسَافِرُونَ إِلَى الْمَوْتِ

ترجمہ :- گویا وہ موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں (یعنی سخت مصیبت

میں مبتلا ہیں۔ یہاں یہ دین لوگوں کے لیے فرمایا گیا ہے کہ وہ لوگ

محض راہِ سفر صلی اللہ علیہ وسلم سے حق کے بارے میں ایسا جھگڑتے ہیں کہ گویا انہیں

کوئی موت کے منہ میں دھکیل رہا ہے : (اردو میں کئی اسی طرح بولتے ہیں)

دماغ پکے ہیں :-

آئی ہے کیا میری شامت، آئی ہے کیا میری موت

میں کروں اختیار درد و غم تمہارے سامنے

حالی کہتے ہیں :-

دیکھ میں نہیں آئی ان کی بہت میرا بھیاں

اب ہم سے یہ موت کے جایا نہ جائے گا

(۱۲۱) بارہ - ۹ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۹ - سورۃ الانفال

اِذَا تَشَاجُرْتُمْ اَرْكَبُكُمْ فَاَسْتَحْجَابَ نَكْمُ اَتٰی فَمِنْكُمْ بِالْغَلَبَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

مُتَرَدِّفِينَ ۵

ترجمہ :- جس وقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے پس قبول کیا تمہارے
یہ کہ میں عدد دوں گا تم کو ساتھ ہزار کے فرشتوں سے بھیجے اور لانے
۱۹ - ہزار سے مراد کثرت سے ہے اور محاورۃً یہ اللہ میں لپی
بول جاتا ہے -

ہزار سے مراد - دس سو - ہر چند کتنا ہی بہتر ا -

اسیر کا شکر ہے :-

ایک بھی مافتا نہیں وہ بہت

ہم خوشامد ہزار کرتے ہیں

کثرتِ تعداد ظاہر کر لے سکے رشک کیسے ہیں - جیتے ہیں ہنر یار میں ہم اور عندلیب
لاکھ آفتیں کروڑ بکھیرے ہزار داغ

(۱۲۲) پارہ ۹ - رکوع ۱۴ - آیت ۱۲ - سورۃ الانفال

فَاَضْرِبُوا فُؤَادَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاضْرِبُوا فُؤَادَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ ۱۔ پس مارو اور گردن کے اور مارو ان میں سے ہر پورا پورے۔

(گردن مارنا اور د میں محاورہ ہے) گردن مارنا۔ ہلاک کرنا۔ قتل کرنا۔

مفسر کا شعر ہے۔

صورت اس کی پوری کہنی لگی گئی ہوئی

سب سے جفا کرنے نقاش کو گردن مارا

(۱۲۳) پارہ ۹ - رکوع ۱۴ - آیت ۱۵ - سورۃ الانفال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا

تَقُولُوا هُمُ الْكَافِرُونَ ۝

ترجمہ ۱۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو میں وقت کہ ملاقات کرو تم ان لوگوں سے

کہ کافر ہوئے لشکر باندھ کر یہ مت بھیدو ان سے پیٹھ کو

پیٹھ دکھانا۔ اور نہ ہونا۔ اس وقت ہونا۔ مسخرہ ہونا

میر حسن کا شعر ہے :-

چل جس طرح بیٹھ اپنی دکھا

اسی طرح دکھائیو منہ پھر آ

اڑائی سے بھاگ جانا - سکت کھانا -

ذوق کا شعر ہے :-

میں سپر تو منہ یہ ہیں شیعہ لکھ کے

دکھاتے وہ کہیں نہیں آئیں وارلشٹ

(۱۲۲) پارہ ۹ - نوع - ۱ - آیت ۲۶ - سورۃ الاعمال

تَخَافُونَ أَنَّ يَخْطُبَكُمْ النَّاسُ - ترجمہ :- تم ڈرتے ہو کہ لوگ تم کو آچک بنالیں۔

یخْطُبْكُمْ خُطَفٌ مَعْدُومٌ ہے یعنی کسی چیز کو اچانک آچک لینا - جھپٹ لینا -

اردو میں بھی بالکل اسی طرح بولتے ہیں - سرور کا شعر ہے :-

اُتھکائی نہیں ہے جو غمزدہ ترا

میرا دل کو کونکر آچک لے گیا

(۱۲۵) پارہ - ۱۰ - رکوع - ۲ - آیت - ۴ - سورۃ الانفال

وَتَذْهَبَ رِجَالُكُمْ - ترجمہ - اور قیدی بٹا جائے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھا رہا ہے کہ میناری خیر اسی میں ہے کہ تم سب کے
سب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں آجاؤ اور آپ
کے حکم کو بیکسر ختم کر دو۔ ورنہ تم ہر دل میں جاؤ گے اور مینارا بھرم جاتا
لے گا۔ اردو میں بھی کچھ اسی طرح ہوا ہے۔

گٹھری تھی ہوا آہ کی آخر شب وعدہ

نکلے سرے ٹالوں سے بھرم اور زیادہ

ظفر علی خان کہتے ہیں: - اب پہرے صدا آزادی کی اور دل میں بیوقوف غلو کا
انگھڑی تھی ہوا انگلیوں کی ان دونوں میں مل کر باندھی ہے

ہوا انگھڑی کے خلف ہوا باندھنا ہی آتا ہے۔ ہوا باندھنا۔ غالب کے بیان بھی ہے

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں

ہم بھی صفوں کی ہوا باندھتے ہیں

مومن کہتے ہیں :-

نالہ شب نے یہ ہوا باندھی

یوگیا گل چراغِ بلبل کا

حالی اپنے مفرد "حب لب" میں لکھتے ہیں : لا جو عازان الجبرتا تھا اس کی

ہوا چند لپٹوں تک بندھی اسی تھی

(۱۲۶) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۲ - آیت - ۵۷ - سورة الانفال

فَاِمَّا تَشْتَقُّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَاسْتَغْثِرْهُمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَوْ مِّنْ

مِنْ دُونِ

ترجمہ :- یہ اگر پادے تو ان کو پیچ لڑائی کے پس بعد ازاں سے پسپا مارنے ان

کے کان وگوں کو کہ پیچے ان کے پس تاکہ وہ نصرت کیڑیں۔

نصرت یہ ہونا۔ اور نصرت جیسا ہی کرنا محاورہ ہے قدر کا شاعر ہے۔

مثلی شمشیر ہے قبضے میں دلیل قاطع

ہے سوائے غر بالشت پہ مانند سپر

(۱۲۴) پارہ - ۱۵ - نوع - م - آیت - ۶۱ - سورة الانفال

وَأَنْ جُنُودَ اللَّهِ تَنْصُرُكُمْ فَمَا تُفْعِلُونَ كَمَا وَلَّى اللَّهُ مَبِائِدَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَفَرُوا اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ - اگر جنگیں واسطے صلح کے ہیں جب تو واسطے اس کے اور توکل کر اور پر اللہ تعالیٰ کے تحقیق وہ سننے والے جاننے والے ہیں۔

جھکا سے مراد اناقب ہونا - خمیدہ ہونا - خم ہونا - ٹیپا ہونا - عاجزی سے ملنا - فروتنی کرنا - ذوق کا شعر ہے :-

لے لے ہیں ٹھہر شاخِ شمرور کو جھکا کر

جھکتے ہیں سنی وقتِ کرم اور فدا دہ

معروف ہونا - مشغول ہونا مائل ہونا کسی کام کی طرف متوجہ ہونا -

آئیں کہتے ہیں :-

یہ جھکاؤں میر تو ان پر کہی جھکا وہ خون خوار

دو طرف دونوں سے بس چلا گئے شیروں کے وار

(۱۲۸) پارہ - ۱۰ - رکوع - ۴ - آیت - ۷۰ سورۃ الانفال

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ واسطے ان لوگوں کے کہ بیچنا تو تمہارے

کے ہیں بندوں -

عاقہ میں بیونا - یعنی قبضے میں بیونا -

عاقہ کے دوسرے محاورے : عاقہ آنا، عاقہ لگنا،

اقبال کا معنی ہے -

عر کچھ عاقہ میں آتا ہے اور سہرگاہی

(۱۲۹) پارہ - ۱۰ - رکوع - ۷ - آیت - ۵ - سورۃ توبہ

فَخَلَوْا فِيهَا لَبَسَ لَكُمْ

ترجمہ: یہ چوڑھواں کا راست -

(یعنی پھر ان سے نہ لڑو) اردو میں بھی راست دیرینا - راست چوڑھا -

سروکار نہ رکھنا وغیرہ متعلقی ہیں خبرات کا شعر ہے

اب جو ملتا ہیں سمت میں دھانے کو - استخارہ بھی ہمیں راہ نہیں دیتا ہے

رستہ یا نا بھی آتا ہے ذوق کا شعر ہے :-

نکل کر گھبراہٹ سے کب کے

نکل جاتے مگر رستہ نہ پایا

اسی طرح راہ ملنا بھی آتا ہے دماغ چیتے ہیں :-

سڑے خرابے میں آکر وہ چو کڑی ہوئے

کہ پھر نہ خانہ خرابی کو گھر کی راہ ملے

(۱۳۵) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۸ - آیت - ۷ - سورۃ التوبہ

فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَكُمْ

ترجمہ :- پس جب تک وہ تمہارے لیے سیدھے رہیں تم بھی ان کے ساتھ سیدھے

رہو۔ اردو میں بھی بالکل اسی طرح مستعمل ہے انشاء کا شعر ہے :-

کاٹی ہے ہم نے یوں ہی لوہات زنگی کی

سیدھے سے سیدھے سادے اور کچے کچے ہیں

نکلنے چیتے ہیں :-

ہے یہی طالع واژوں اگر اپنا اے دل
 نہ ہوا ہے نہ کبھی ہم سے وہ ہو گا سیدھا
 ایک اور شعر ہے :-

میری سیدھی بات پر پڑتے ہیں شیرے اے ظفر
 جبکہ شیرھی میں نے کی تقریر سیدھے ہو کرے

(۱۳۱) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱۵ - آیت ۲۵ - سورۃ توبہ

وَضَاعَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ .

ترجمہ :- اور زمین باوجود کشادہ ہونے کے تم پر تنگ ہو گئی

زمین تنگ ہو جانا - یعنی سخت لیریشالی کا وقت ہونا - جنگ جین

کا بیان جاری ہے جبکہ مسلمانوں پر سخت وقت آیا تھا . اور اللہ پاک نے یادری

فرمائی تھی - غارتسی میں بھی محاورہ ہے کہ "حکیم خدا تنگ نیت" اپنے ملک نیت

اور میں زمین مفت ہے، لہجے بولتے ہیں شیر کا شعر ہے :-

رے کیا کہ دل لہجے تو مجھو ہے - زمین سخت ہے آسمان دور ہے

میر جس دہلوی نے بھی اسی طرح کیا ہے :-

جدائی متری کس کو منظور ہے

زمین منقبت ہے آسمان دور ہے

لیکن محسن کا کو روی کہتے ہیں :-

تنگی بزمِ حیاں دیکھ کے گہرا تے ہیں

گاؤ تنہا کمرۂ ارض کا اٹھواتے ہیں

(۱۳۲) پارہ ۵ - ۱۰ - روع - ۱۲ - آیت - ۳۸ - سورۃ توبہ

اِذَا قِيلَ لَكُمْ اِذْءَابُوا اِلَى الْبِلَادِ الَّتِي لَكُمْ اِنَّا قُلْنٰمْ اِلَى الْبِلَادِ الَّتِي لَكُمْ

ترجمہ :- جس وقت تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین پر

بوجھل ہو جاتے ہو۔ زمین پر بوجھل ہونا - جگہ سے نہ سرکنا - یا توں بھار

رٹھ جانا - اردو میں بھی آتا ہے، مجروح کا شعر ہے :-

اُس گلی میں بے سانِ نقشبِ قدم

تم بھی پاؤں جمانے بیٹھے ہیں

ظفر کا شعر اس طرح ہے :-

آتے آتے وہ ادھر کیوں آئے تھے کمرہ گئے

کیا کہیں رستے میں الہ کے پاؤں جم کر رہ گئے

بارِ زمیں بن جانا بھی آتا ہے ۔ حاکمی کہتے ہیں :-

مگر ہم کہ اب تک جہاں تھے وہیں ہیں

جہادات کی طرح بارِ زمیں میں

حاکمی کا ایک اور شعر ہے :-

ہوتے ہیں ہم تو پیدل کچھ ہو دیئے سوار

ہے لاکھ لاکھ من کا ایک اک قدم ہتھارا

(۱۳۳) پارہ ۵ - ۱۰ - رکوع ۱۲ - آیت ۴ - سورۃ توبہ

وَجَعَلَ لِّلْمُتَّقِينَ الْإِيمَانُ الْكَفُّ وَالسَّغْفَرُ وَالْكَفُّ وَالْكَفُّ وَالْكَفُّ

ترجمہ :- اور کافروں کی بات کو نیچا کیا اور اللہ کی بات وہی بلند ہے ۔ اللہ کی بات

یعنی اللہ کا دین سزا ہے ۔ بات کا نیچا ہونا یا بلند ہونا اردو میں رائج ہے ۔

بات بیچی مونا - بات بیچی رہا - بات بیچی لڑنا بھی مستعمل ہے
جیسے ریاختی کا شعر ہے :-

مترے علیہ ستم میں کہ لکھا ذکر
غصہ کی بات بھی بیچی لڑے گی

بات اونچی مونا - بول بالہ مونا - قدر و منزلت بیونا بھی رائج ہے :-
ظفر کا شعر ہے :-

سرو بالہ کا ترے وصف جو کہتا ہے ظفر

سب میں بات اُس کی ہے لے عنایت گلشن اونچی

(۱۳) پارہ - ۱۰ - روع - ۱۵ - آیت - ۴ - سورۃ لقہ

وَأَيُّهَا الَّذِينَ يُسْمِعُونَ - ترجمہ ۱ - اور ہذا رکھیں اپنی مٹھی -

منافقوں کا ذکر ہے کہ وہ ہماری باطن سمجھتے ہیں اچھی بات چھپڑا دیتے ہیں

اور خرچ کرنے کے اصلی موقع پر مٹھی بند رکھتے ہیں اور میں بھی جوڑ جوڑ
کر رکھنے کے معنی میں آتا ہے - ظفر کے دو شعر ہیں :-

غنی کی مٹھی میں زر ہے، ہر شے دستِ کرم

تنگی دل اور ہے اور تنگ دستی اور ہے

برنگ غنی باغِ دیر میں کیا فکر زر کی

بندھی مٹھی ہے اپنی اور جان کا غلو خالی ہے

اس دیکھنے شعر میں استعنا مراد ہے مولانا شبلی نے شعر العجم (تخیل کی بے اعتدالی

میں اسی معنی میں ایک شعر نقل کیا ہے :-

کسی کے آگے کوئی غلو پیسارے کیا دخل

مٹھی باندھے ہوئے پاتا ہے تو تہ کو دک

مستتر نے راز رکھنے کے معنی میں اسی استعمال کیا ہے :-

ہے کیا تو جسے غنی بندھی مٹھی جا حیلہ

مت گل کے رنگ غلو کو کھلا راز مان کر

(۱۳۵) یا ۵ - ۱۰ - کوغ - ۶ - آیت - (۸۵) سورۃ لقہ

اَسْتَغْفِرُكَ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُكَ اَسْتَغْفِرُكَ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُكَ اَسْتَغْفِرُكَ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُكَ اَسْتَغْفِرُكَ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُكَ

ترجمہ: آپ ان (کافروں) کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں، اگر آپ کو
 یہ ستر بار بخشش مانگیں تب بھی مگر نہ بخشے گا اللہ پاک ان کو۔
 ستر بار کثرت کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اردو میں بھی کثرت کے لیے استعمال
 ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ تم جیسے ستر بار کو چراتا ہوں۔ آتش کا شعریہ
 نکلے پلوں میں ہر ایک نام کے ستر ستر

نہ ملی بعد فنا گور میں بھی جا خالی

امیر میاٹی نے سترار کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

وہ چہرہ، وہ دھن کہ فدا میں یہ کیجے

ستر ہزار غنچے - ستر ہزار بھول

غالب نے ملشی حبیب اللہ ذکا کو لکھا ہے "ستر ہزار" اردو میں ترجمہ
 میر خرف کا ہے میری تتر بتر کی عمر ہے۔ کہ میں اظرف ہوں "میر غلام
 بابا نواب کو بھی غالب لکھے ہیں "اب کے احب کے پیرے سے ستر وں سال
 شروع ہوگا ستر ہزار بتر ہا آپا سے آدمی ہوں"

(۱۳۶) پارہ ۵ - ۱۵ - رکوع - ۱۸ - آیت ۹۲ - سورۃ توبہ

وَأَنْتُمْ كَارِهِتُمْ مِنَ اللَّهِ فَرَحَ حَزَنًا -

ترجمہ - اور ان کی آنکھوں سے بہتے تھے آنسو ان غم میں کہ میں پاتے وہ چیز

جو خرچ کریں - تعذیب - امنڈ کر لکنا - پھوٹ لینا مقصود ہے ۔ وہ

حجاب کرام رضوان اللہ علیہم جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے تھے لیکن

استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے غم کرتے تھے ان کا ذکر ہے (یہی محاورہ ساتویں

پارے کے باہل شروع میں بھی ہے جبکہ نو مسلم عیسائیوں کا ایک گروہ مدینہ طیبہ

حاضر ہوا تو قرآن پاک سن کر ان کی آنکھیں آنسوؤں سے پھوٹ رہیں)

غم سے آنکھوں کا پھوٹ لینا اردو میں آتا ہے - درد لیتے ہیں -

معمولی میں آنکھیں یہ کیوں پھوٹ رہی ہیں

اُن کی طرف کس نے یہ ٹوٹ پیر ٹی ہیں

اے درد کچھ سبب نہ ان آنکھوں کا بہنا

حجائی کے تئیں دل کو میرے کوٹ بھی ہیں

(۱۳۷) پارہ ۵ - ۱۱ - رکوع ۲ - آیت ۱۰۸ - سورۃ التوبہ

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَكُم مَعَدَّةُ عِلْمٍ عَلَى الْغُلُقَاتِ

ترجمہ - مت کو کھڑا ہو تو بیچ اس کے بھی اپنے وہ مسجد کہ بنیاد رکھی گئی ہے

اوپر پر پیر مگاری کے - (بنیاد رکھنا - کسی کام کے بنیاد رکھنا عا در ہے -

بنیاد رکھنا یا بنیو ڈالنا - ابتدا کرنا - کام شروع کرنا

داعی نے کیا ہے کہ

دل خانہ خراب کا ہو ہوا

اُس نے بنیاد عشق کی ڈالی

بنیاد رکھنا - آغاز تعمیر میں بنیاد کے اندر پہلی اینٹ رکھنا -

ذوق کا مشعر ہے - وہ مست ہیں کہ رکھتے قدح کشہ تمینا

بنیاد میگوہ مرہ نشتِ لحدت میں

(۱۳۸) پارہ ۵ - ۱۱ - رکوع ۷ - آیت ۱۲ - سورۃ - یونس

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّحَىٰ ذُكِّرْنَا لَهُ أَنَّهُ رَجُلٌ مُّذُنَّبٌ أَوْ قَاعِدٌ أَوْ قَانِبٌ

ترجمہ: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچیں ہے تو ہم کو بھارتا ہے پڑا ہوا
یا بیٹھا یا گھبرا۔ یعنی تمام حالات میں۔ اور وہ میں کی اسی طرح آگیا
ہے۔ ظفر کا مطالعہ ہے۔

کرتے ہیں آہ و نالہ جو ہم اُٹھتے ہیں
البتہ کا تیری بھرتے ہیں دم اُٹھتے ہیں
میر حسن کہتے ہیں:۔

جو پیشیں تو رونا جو اُٹھیں تو غم
غرض بیٹھے اُٹھتے ان پر مستم

خلیل کا شعر ہے:۔

خود فراموشی میں کئی ممکن ہیں بھولوں تجھے
ابھی ہے ارے یار تیری یاد اُٹھتے بیٹھے

دکھنے نے یوں کہا ہے:۔ یہ تو ان کی دل لگی ہے، یہ تو ان کی بات ہے
وعدہ اُٹھتے بیٹھے، پیمانہ پھٹتے بولتے

(۱۳۹) پارہ - ۱۱ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۷۱ - سورۃ یونس

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ الْيَقُوْمُ اِنْ كَانَ كُبُرٌ عَلَيْكُمْ عَقَابِيْ وَتَذَكُّرِيْ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ -
ترجمہ :- جب وقت کیا واسطے قوم اپنی کے لئے قوم میری اگر ہے دشوار
(ناگوار گراں) تو میرے رہتا میرا اور نصیحت کرنی میری ساتھ نشتائیں اللہ کے -
گراں گزرتا - دشوار گزرتا - حل پر بوجھ معلوم ہوتا - ناگوار گزرتا -
سبحر کاشعربہ :-

لے بتو کلم نہیں ہے جتنم سے
بات کوئی اگر گراں گزرتے

(۱۲۵) پا - ۱۲ - رکوع - ۷ - آیت - ۸۲ - سورۃ یود

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا خَصَلْنَا عُرِيقَهَا سَا مِلَمًا

ترجمہ :- پس جب آیا حکم ہمارا کیا ہم نے اوپر اس کا اور پچھے اس کے۔
یعنی زمین کو الٹ کر اس کا اوپر کا تختہ نیچے کر دیا۔ یعنی تہہ و بالا کر دیا۔
تہہ و بالا کر دینا۔ یا تہہ و بالا ہونا۔ زیر و زبر کھینا۔ اُلٹ پلٹ کرنا۔
اسیر نے کیا ہے :-

دونوں عالم ہوئے تہہ و بالا
۴ تھیرے میں کس قیامت کے

(۱۲۶) پا - ۱۲ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۱۲۰ - سورۃ یود

وَعَلَّا لَنَقُصَّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُمْسِيْتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَ
جَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَفُتِحَتْ لَهُ الْبُيُوتُ

ترجمہ :- اور ہر ایک چیز کو ہم بیان کرتے ہیں ہم ادھر پترے پترے خبروں سے
کی سے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہیں ہم ساتھ اس کے دل تیرے کو اور آیا پترے

پس بیچ اس کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے مومنوں کے۔

دل بٹھانا۔ دل بٹھانا۔ (تکسین ہو گیا) رشتہ کا شکر ہے

اس رشتہ صنوبر کا اگر وصل ٹھہر جائے

ٹھہرے یہ دل مضطرب و مضطرب عاشق

خانی کہتے ہیں :-

لذتِ قناریہ گزشتہ گفتنی نہیں یعنی

دل ٹھہر گیا خانی موت کی حمار کے

(۱۲۲) پارہ ۱۲ - رکوع ۱۲ - آیت ۱۸ - سورہ قیوسف

وَجَاءَ وَ عَلَىٰ قَوْمِهِمْ بِذِمِّ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْثَلًا

ترجمہ :- اور آئے اور ان کے لئے جو کہہ دیا کہ تم نے اپنے دلوں سے کوئی بات

واسطے تمہارے جی بھاری نے ایک بات یعنی اپنے دل سے ایک بات گھڑی ہے

بات بٹالی - بات گھڑی - بات بٹالیا - بات بٹا - دل سے کوئی بات

گھڑ لیا کسی بات کی تو جہیم کرنا وغیرہ -

میر کہتے ہیں :-

سچ پوچھو تو کب تک گا اس کا سادہ میں غنی

تکلیف کے یہ ہم نے اک بات بتائی ہے

آتش کا شعر ہے :-

دہن پار میں نہ آئی بات

شاعروں نے بیت بتائی بات

(۱۲) پارہ - ۱۲ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۲۹ - سورۃ یوسف

يُوسُفُ أَغْرَضَ عَنْ هَذَا

ترجمہ :- اے یوسف منہ پھیر لے اس بات سے (یعنی اے یوسف اس بات کو

جانے دو) نظیر کا شعر ہے :- اب آگے بڑھا جانے کیا ^{اگر} ~~کچھ~~ ^{یہ} اندھیرا

جو درجے ملتے تھے وہ اب لیتے ہیں منہ پھیر

جیلر کہتے ہیں :- منہ پھیر کے یوں چلی جوانی

یاد آگیا روشنا کسی کا

۱۲۲ پارہ - ۱۳ - رکوع - ۲ - آیت - ۸۲ - سورۃ یوسف

وَأَتَيْنَاهُ مِنْهُ خُبْرًا ۝

ترجمہ :- اور ہم سے ان کی (یعقوب کی) آنکھیں سفید ہو گئیں ۔ اردو میں
 بھی انتہائی گریہ سے آنکھیں سفید ہو جانا آتا ہے ۔ آسیر مکتوی کا شعر ہے
 ہے یہی گریہ تو پھر کیسے بھارت کے آسیر
 ایک دن کر دیں گے آنکھوں کو مری آنسو سفید
 غالب کہتے ہیں :-

مہ چوڑی حفتِ یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی

سفید دیدہ یعقوب کی بھرتی ہے زنداں پر

میر نے انتظار میں آنکھیں سفید ہونا لکھا ہے :-

رفتہ رفتہ ہو گئیں آنکھیں بھی اب میری سفید

بس کہ عامے کا کیا عاروں کے میں نے انتظار

(۱۲۵) پارہ ۵ - ۱۳ - رکوع ۱۲ - آیت ۳۹ - سورۃ الحجر

بِسْمِ اللّٰهِ مَا لِيَشَاءُ وَيُشِيتُ

ترجمہ - مانتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے۔ (جس کو چاہتا ہے)

اوپر سے یہ بیان آ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو سے معجزہ
اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب اللہ پاک چاہتا ہے یہ وعدے کی سکوت پر حضرت اسی کے
لئے تو میں ہے وہ جو چاہتا ہے لکھ دیتا ہے (روح محفوظ میں) اور جو چاہتا ہے
مثلاً دیتا ہے - غارسی اور اردو میں نوشتہ تقدیر ہیں سے داعی ہوا -
سورۃ الشرح :-

جواب نامہ حقیر بیان کر کے اس کا نام لے گا

حقیر تقدیر کی کتاب کا نام لے گا

تقدیر کا ایک مطلع ہے - تقدیر سے دانش و تدبیر کا کیا مشا

مگر نہیں کچھ تقدیر کا کما مشا

(۱۳۶) پارہ - ۱۳ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۳ - سورۃ البراسم

وَيَبْقَوْنَ فِيهَا عِوَجًا - ترجمہ - اور جاہت میں وسط اور

کجی - کج جاہت - یعنی شجر ہائے نا -

صالحین کی شجرہ -

اللہ جلّیٰ نہ کیوں یوں باتیں

شجرہ شجرہ خفا خفا ہو

(۱۳۷) پارہ - ۱۳ - رکوع - ۱۴ - آیت - ۹ - سورۃ البراسم

جَاءَ تَحْتَهُمْ رَسُولُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا إِلَيْهِ نِعْمًا فِي أَنْفُسِهِمْ -

ترجمہ - آئے ان کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر، یہ لوگ

انہوں نے اپنے خالق اپنے منہ میں - بیان مغیرین میں اختلاف

ہے - بعض کہتے ہیں کہ کفار نے غرق سے اپنے خالق کاٹ لیے، بعض

کہتے ہیں کہ فرطِ تعجب سے خالق منہ پر رکھ لیے - کسی نے یہ بھی لکھا ہے

کہ وہ لوگ پیغمبروں کی باتوں پر ہنسی دبانے کو منہ پر خالق کو لیتے تھے -

دوسرے مفسرین میں اختلاف ہے مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے اپنے فوائد
 میں یوں لکھا ہے کہ "جیسے عمارات میں لکھتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کی
 چیز ان کے منہ پر ماری۔ (یعنی - عطا نے تو ہلقائے تو)
 اگر یہی عمارت مفقود ہے تو اردو میں یقیناً اسی طرح آتا ہے مگر شکہ آبادی
 کا شاعر ہے :- اے طالبِ حق، حریفِ دنیا سے نہ رکھو میل
 جو غتہ لگے مار اُسے مردار کے منہ پر
 حشرات کا شاعر ہے :-

بڑے کے چھو مٹتر جو کیتا تھا کسی کے منہ پھر میں

سو وہ اُلٹا ہو کے میرے منہ پر اب لڑتا پڑا

(۱۲۸) بارہ - ۱۳ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۱۸ - سورة البراءیم

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا، بَرَزْتُمْ ^{دعوت} اَعْمَالَكُمْ كُرْأَادِنِ اَشْتَدَّتْ بِهِ الرِّجْمُ

، فَنَجَّيْكُمْ عَنِ حَيْفٍ

ترجمہ :- حال ان لوگوں کا جو منکر ہوئے اپنے رب سے، ان کے عمل میں

جیسے وہ راکو کہ زور کی جگہ اس پر تھا۔ آندھی کے دن۔ یہاں کافروں
 کے محل کو راکو سے تعمیر کیا گیا ہے۔ جس کو آندھی اڑا لے جاوے۔ یعنی
 بالکل برباد کر دے۔ عسکری اور اردو میں "برباد" کر دینا بھی غالباً یہی
 سے مستنبط ہے سمیر نے اپنے انداز میں کیا ہے: —

اب گھر در ^{تھا} راہ ہے پھر تمام راہ

کس کا غبار تھا بڑے دھبہ گرد تھا

غالباً "ملوث اقبال" نے سابق نامہ میں یہی ہے یہ معنوں لیا ہو گا کہ: —

بچی عشق کی آگ اندھیر ہے

سہماں نہیں راکو کا ڈھیر ہے

درگاہ کے یہاں بھی تھا: —

کی تو تھی تاشیر آد آتش لے اس کو بھی

جب تلک پہنچے ہی پہنچے راکو کا یاں ڈھیر ہے

(۱۳۹) پارہ ۱۳ - رکوع ۱۶ - آیت ۱۶۶ - سورۃ البراسیم -

وَمِثْلُ حَلِيقَةِ الْغُنُومِ كَاشِحَةٍ رِّجْلَيْهِ زُجْجَ لَهَا مِنْ جَشْنٍ خَشْبٍ وَنُفِثَ فِيهَا مِنْ تَوْبَقِ الْأَرْضِ

مَالِهَا مِنْ قَرَارٍ ۝

ترجمہ :- اور مثال گندی بات کی جیسے درخت گندہ کہ اکھاڑ لیا اس کو
زمین کے اوپر سے کچھ نہیں اس کو ٹھراؤ ۔

حلقہ کفر کو اس درخت سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمین کی سطح پر قائم ہو اور
ذرا سے اشارے میں اکٹھا جائے ، اسی مثال سے اردو میں ہر کمزور اور بچہ
بات کو بے اصل بات کہنا رائج ہوا ہوگا ، بروہ چیز جس کی کوئی جڑ بنیاد
نہ ہو بے اصل ہے ظفر کا شعر ہے :-

قیام ارشد کی جڑ سے لہجہ کم سے دنیا کو

کچھ اس کی اصل نہیں ہے مگر فساد کی جڑ

حالی کہتے ہیں :-

دووں جہان کی ہے ہندو جڑ سے لڑ

دین کی تو اصل ہے دنیا کی جڑ

(۱۵۰) پارہ - ۱۳ - رکوع - ۱۹ - آیت ۲۲ - سورۃ البراسم

وَأَفْرِدْ شُعْمًا هَوًّا لِّهِمْ - ترجمہ - اور ان کے دل ہوا ہوں

یعنی مارے حیرت اور دہشت کے ان کی عقل ہوش باختہ ہوں گے

بیشاب وہے اختیار ہوں گے - اردو میں بھی اسی طرح آتا ہے - دل اڑ جانا

سخت حیرت زدہ ہونے کے معنی میں آتا ہے شکر کا شعر ہے :-

کنگنی جو زلف میں کی، دل اڑ چلہ نکل کر

کہتے ہیں وہ، شکر نے کھو یا شکار میرا

عقل کے طوطے اڑ جانا بھی اسی سے بنا ہوا کا خاکہ کے طوطے اڑ جانا

ظفر کے بیان متحمل ہے :- لوگ باغ کھنڈ کھلتے تو ہیں پر ایک دن

خاکہ کے طوطے سے ان کے اے ظفر اڑ جائیں گے

جی اڑنا بھی آتا ہے داغ کا شعر ہے :-

کو جیٹ دشمن سے یہ آتی نہ دیو یارب کہیں

جی اڑا جاتا ہے کچھ باد صبا کو دیکھ کر

(۱۵۱) پارہ - ۳۱ - رکوع - ۱۹ - آیت ۶ - سورۃ ابراہیم

وَإِنْ كَانَ مُكْرِمٌ لِّتَزْوُلَ عَنْهُ الْجِبَالُ ۝

ترجمہ :- اگر چہ ان کا مکر ایسا تھا کہ اس سے پیار بھی اپنی جگہ سے سرک جائیں۔ ٹل جائیں۔ یعنی کافروں کا مکر ایسی شدت رکھتا تھا کہ پیار بھی مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اردو میں بھی زور اور شدت کے سلسلے میں اسی طرح آتا ہے۔ درد کا شعر ہے :-

• چھاتی پہ گر پیار بھی مہوے تو ٹل سکے
مشکل ہے جی میں بیٹھے سو جی سے نکل سکے

امیر میاں کہتے ہیں :-

کیسی بلا جو نام یا میں نے آپ کا
آیا پیار بھی مرے آگے تو ٹل گیا

مگر کا شعر ہے :- ہزار سر ترے پائے ثبات پر صدق
اگر پیار بھی ہوتے تو آج ٹل جاتے۔

(۱۵۲) بارہ - ۱۲ - رکوع - ۱ - آیت - ۳ سورۃ النجم

ذُرِّعْتُمْ بِآلِهَاتٍ وَأَفْجَتْكُمْ يُنْقِضُ الْأَمَلُ فَيُفَكِّمُونَ

ترجمہ: اے چھوڑ دے ان کو کہ کھائیں اور غائروہ انکائیں اور غافل رہے
ان کو آرزو دراز ہیں البتہ جائیں گے۔

حال یہ چھوڑ دینا بھی اردو میں آتا ہے:

اعتقال کہتے ہیں:۔

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے یا سبیل عقل

لیکن بھی کہ اسے لقمہ بھی چھوڑ دے

چھوڑ بیٹھے جب کہ ہم جام و سہو کیریم کو کیا

آسمان سے بادۂ ملکھام گو ہر سا کرے

(۱۵۳) بارہ - ۱۲ - رکوع - ۱ - آیت - ۱۲ - سورۃ النجم

كَذَٰلِكَ تُدَكُّرُ فِي قُلُوبِ الْمُتَكَبِّرِينَ

ترجمہ: اسی طرح چلا دیتے ہیں ہم ان کو یعنی ان انکار کو بیچ دلوں

گنہگاروں کے۔

یعنی مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

دلوں میں بیٹھا دینا یا دلوں میں ڈال دینا۔ دل میں ڈالنا۔ کسی بات کا
دل میں پیدا کرنا۔

داعی کا شعر ہے۔

بھیس خدا نے لیت لایع و غم دیا اے داعی

بتوں کے دل میں نہ چوڑا سا رحم ڈال دیا

(۱۱۵۲) پارہ ۵-۴-۱۔ رکوع ۱۲- آیت ۱۸- سورۃ الحجرات

اَلَا مَنِ اسْتَرْقَ السَّمْعُ - ترجمہ: مگر جس نے چرائیا سنے کو۔

یعنی جو چوڑی سے سن بھاگتا۔ استرق یعنی چرائنا۔ آڑنا۔ چپکے سے بے جلدیا۔

در استراق سمع، یعنی بات چرائنا۔ چپکے سے کوئی بات سن لینا۔ فرشتوں کی

باتیں سننا لھیں چھپ چھپ کر سن لیتے ہیں۔ بات اڑا لیتے ہیں۔

اردو میں لفظ "بات" کے آڑنا کہتے ہیں۔ مارکس میں "دیوار ہم گوش اور"

اسی لیے احتیاط کے طور پر کیا جاتا ہے جس کو ظفر نے باندھا ہے :

مثیل منی نہیں ، دیوار کی رکھ ہے کان

نکالو منہ سے کچھ کر لیا اک مکان میں بات

خبر لے اڑنا بھی آتا ہے جیسا ظفر نے کیا ہے :-

قاصد تو بھیجے طوطا کو ادھر لے کے اڑ گیا

جا کوس بیٹے ہی یہ خبر لے کے اڑ گیا

بات چین لیا ، داغ نے استعمال کیا ہے لیکن کچھ مختلف ہے

نام چین کر دل کی باتیں دل سے باہر لے چلے

یہ لبشارت ، یہ خبر ، یہ مژدہ گھر گھر لے چلے

ڈپٹی نذیر احمد خان مرحوم نے ترجمہ قرآن پاک کے دیباچے میں کیا ہے کہ "سیم نے پتھر ا

چاہا کہ لوگ ترجمے کو دیکھیں اور فتنہ چینی کریں مگر کسی نے حاجی نہ پوری اور یوں

کوئی ہلاکت ہوئی سن کر بھاگا اور چلتی ہوئی کسی کی بات کہی تو گویم نے اس کو بھی

رد نہیں کیا مگر دل کی سوس پوری نہ ہوئی ، دہیٹھ صاحب نے اس جگہ ترجمہ اس

جنگہ ترجمہ اس طرح کیا ہے "مگر چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے"

(۱۵۵) پارہ - ۱۲ - رکوع - ۶ - آیت - ۱۸ - سورۃ الحجر

لَا تَجْعَلْ مَعِينَكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا قَتَلْتُمْ

ترجمہ: - مت اپنی مددگاروں آنکس اپنی طرف اس چیز کی مماندہ دیا ہے نام نے
ساتھ اس کے کتنی قسموں کو ان میں سے (یعنی آپ آنکھوں کا ٹھکانہ اس چیز کو
مت دیکھو - آنکھوں کا ٹھکانہ دیکھنا - اور دیکھنا

آتش کا شعلہ: - ننگہ نہ پہنچی کا ٹھکانہ جو آنکھوں کو دیکھا

ہماری آنکھ سے اڑ کر ہوا یہ خواب بیدار

سامنے دیکھا - وزیر کہتے ہیں: - سب سے مرغ نظر سونے کی چڑیا ہو جائے

آنکھوں کا ٹھکانہ جو طلسمی ترے جوشن دیکھ

الصفات لکھ کر نہ حسرت سے دیکھنا - میر کا شعر ہے: -

دیکھوں یہ آنکھوں کا ٹھکانہ جو کوہ یہ پہلے سے

ہوتا ہے قتل کیونکر یہ بے گناہ دیکھو

(۱۵۶) پارہ ۵ - ۱۲ - لوح ۶ - آیت ۸۸ - سورۃ النجم

وَاخْفِضْ رَأْسَكَ لِلْإِسْمِائِيلِ ۝

ترجمہ :- اور سر میں کے لیے آپ اپنا بازو جھکا دیجئے بازو بچا دیجئے۔

یعنی اشیائے نرہ سے پیش آئیے — اردو میں ہلکیں یا آنکیں بچانا۔ سر

آنکھوں پر بٹھکانا۔ سر جھکانا۔ گردن جھکانا وغیرہ آتا ہے لیکن اس آیت

کا ترجمہ میں ہو سکتا۔ مجازاً رُو کا شعر ہے :-

میں بہت سرکش ہوں لیکن اک بکتارے واسطے

دل بچھا سکتا ہوں میں آنکیں بچھا سکتا ہوں میں

ڈیٹی نذر احمد صاحب نے باجوارہ ترجمہ اس جگہ یہ لکھا ہے کہ "مسلانوں سے (کو)

کیسے ہی غریب میں ہمیشہ جھک کر ملتا ہے"

داغ کا شور شعر ہے :-

داغ ہر شخص سے جھک کر ملے

کچھ عجیب چیز ملا ساری ہے

(۱۵۷) بارہ - ۱۲ - رکوع - ۶ - آیت ۹۷ - سورۃ الحجر

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَأْتِيكَ مِنَ الْبُشَرِ ۝

ترجمہ: - اور اہمیت تحقیق جانتے ہیں ہم یہ کہ تو تنگ ہو جاتے ہیں میرا
ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہیں - دل تنگ ہو جانا - دل مکر ہو جانا یا ہونا -
دل تنگ ہونا - ٹھیل ہونا - خسیں ہونا -

نا سنیخ کا مشعر ہے! - بوسم جب میں نے طلب تجھ سے کیا تو دیا

میں دین تنگ مرا دل تو مگر تنگ میں

دل کا لہر لپٹا ہونا - عاجز ہونا - نا سنیخ نے کیا ہے کہ

دل ملک انگریز میں چین سے تنگ ہے

رہا بدن میں روح کو قیدِ فرنگ ہے

دل میں ملال آ جانا - دل میں صفائی نہ رہنا - بھر چکے ہیں -

پتک دے اس کو گڑھ میں گور کے پتر ہے یہ

اپنی مشیتِ خاک سے اب دل مکر ہو گیا

(۱۵۸) پارہ - ۱۴ - رکوع - ۱ - آیت - ۲۵ - سورۃ النحل

لِيُخَوِّلُوا أَزْوَاجَهُمْ كَمَا يَدْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ - تاکہ ان کا وہیں بوجھ اپنے دن قیامت کے

بوجھ اٹھانا - گناہوں کا بوجھ اٹھانا - یعنی باری گناہ اٹھاتا -

مفلح کا شعر ہے :-

آپ تم اپنا گھر سنبھالو گے

باپ کا سارا بوجھ اٹھا لو گے

بار بٹالینا - رشک کہتے ہیں :-

بیسج و تاب خم گیسو میں تن و جان ہیں شریک

یار باری الم یار بٹا لیتے ہیں

(۱۵۹) پارہ - ۱۴ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵۹ - سورۃ النحل

يَتَوَارَىٰ مِنَ النَّوْمِ مَنْ سُوءِ الْمَثَلِ بِهٖ ط

ترجمہ - چھپتا پھرتا ہے قوم سے اس چیز کی برائی کی بنا پر جس کی ہنر

اس کی سدا کی گنج "ہواری" مصلیٰ چھینا۔ پوشیدہ ہونا شرمندگی اور بیگانگی کی
وجہ سے جب کوئی آدمی چھپتا پھرتا ہے۔ اس وقت اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے
اردو میں بھی اسی طرح آتا ہے غالب کا شعر ہے:-

شرم رسوائی سے جا چھپتا لعلِ خاک میں

ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری مانے مانے

ظفر کہتے ہیں:- ظفر مینہ کس کا میدان سخن میں منہ چرچہ سترے

کہ جو آتا ہے وہ اپنے چھپاتا منہ کو آتا ہے

گلیم (شاعر آسن مارہڑی) کا شعر ہے:-

دم آخر کفن میں منہ چھپا لینے سکھایا حاصل

گلیم آتی ہے تم کو شرم اب اپنے گناہوں سے؟

اسی سے منہ بھیر "منہ دکھانے کے قابل نہ ہونا" لائی ہوا۔ مجروح کہتے ہیں:-

اس آئینہ رو کی بد اطواریوں نے

نہ دکھائیں منہ دکھانے کے قابل

(۱۶۵) بارہ - ۱۴ - رکوع - ۱۲ - آیت ۶۱ - سورۃ النحل

وَلَوْ شِئْنَا لَخَذْنَا مِنَ النَّاسِ مِثْلَ لَيْلٍ لَّيْلٍ مِّنْ دَآئِبِهِمْ

ترجمہ :- اور اگر چاہتے تھے اللہ لوگوں کو سارا ظلم ان کے نہ چھوڑے اور ہر روز زمین کے کوئی چیلنے والا -

خدا کی پلٹ ایک عمارت ہے صرف پلٹ (گرفت) بھی آتا ہے :-

داع کا شعر ہے :-

گرفتار محبت ہم گریں گے ان کو یہ ضد ہے
پلٹ ہے آج آزادوں کی یارب دیکھیے کیا ہو

(۱۶۱) بارہ - ۱۴ - رکوع - ۱۷ - آیت ۷۷ - سورۃ النحل

وَمَا أَمْرُهُمْ شَاغِرٌ إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ قَلِيلٌ

ترجمہ :- اور میں حال قیامت کا مگر مافوق جمیع کے بلک کے یا وہ زیادہ نزدیک

ہے - بلک چھپکنا - آنکھ چھپکنا - ماری میں چشم زدہ آتا ہے یعنی بہت قلیل

مدت مراد ہے - آنکھ چھپکنا بھی ایک عمارت ہے :-

آغ کے دو شعر ہیں :-

مستری میں خواب راحت کیاں

ذرا آنکھ جھپکی سہم ہو گئی

اُس نے جب آنکھ سے ملائی آنکھ

لے گیا دل، پلک جھپکنے میں

(۱۶۲) بارہ - ۱۲ - انوع - ۱۹ - آیت - ۹۲ - سورة النحل

وَاللَّيْلُ نَادَا كَالنَّارِ تَقْضَتْ غَزْلُهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةِ الْكَاثَا

ترجمہ :- اور اُس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے قوت کے بعد اپنے کلاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ یعنی اپنی کمرائی محنت کو برباد کر دیا یہاں مومنین کو قسم کے بارے میں سمجھایا جا رہا ہے کہ دیکھو یہ بڑی نادانی ہے کہ خود ہی تو اپنی بات کو قسم سے مضبوط کرتے ہو اور پھر خود ہی اسے باطل کر دیتے ہو تم اس بڑھیا کی طرح ہو جو خود ہی مانتی ہے اور جب سوت مضبوط تیار ہو جاتا ہے تو اسے خود ہی توڑ ڈالتی ہے اور وہ میں کبھی بالکل اسی طرح نہ لیتے ہیں کہ اس شخص

نے اتنی محنت کی لیکن اس کا کاتا کوتا کیا نہ ہو گیا۔

(۱۶۲) پارہ - ۱۴ - (کوع - ۱۹ - آیت - ۹۲ - سورۃ النحل)

فَسْتَرِلْ قَدَمُكَ لَعَلَّ شَيْءًا

ترجمہ ۱۔ یہ کھیل جانے قدم جم جانے کے بعد غریبی کا یہ مشہور ماوراء ہے
صرف پانچوں کھیل ہی مراد ہیں بلکہ ہر غلطی میں پڑنا پانچ کھیل کہلاتا ہے
اردو میں بھی اسی طرح متعل ہے بکر کا شعر ہے ۱۔

لازم ہر ساجی ہے زلفوں کی گھٹا چیرے پر

پانچ اس کو ہے میں پھیلے کا عقدر اینا

پانچ پیکنا، امانت لکھوئی نے لکھا ہے

بیکے زمین شعر میں پانچ امانت اپنا کیا

جب ہوئی لفظ رش اک دراء لکھلا زبان سے یا علیؑ

امیر مینائی کا شعر ہے ۱۔ کھیرتی ہے حسرت پانچوں دو عالم میں تباہ

اک جگہ پانچ کھیرتا نہیں ہر جائی کا

(۱۶۴) پارہ - ۱۲ - رکوع - ۲۱ - آیت ۱۱۲ - سورۃ النحل

كَذَٰلِكَ عَلَّمَ اللَّهُ بِبَاسِ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ترجمہ:۔ پس چکھا دیا اس کو اللہ نے بیٹاؤں اور بھوک کا اور ڈر کا یہ سبب
ان کے کرتے کرتے۔

کسی چیز کا جاف پیدا دینا۔ جاف نہیں لیتا۔

سورۃ پارہ - ۱۲ - رکوع - ۲۲ - آیت - ۱۲۷ - سورۃ النحل

(۱۶۵) وَاصْبِرْ وَمَا كُنْزُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَلٰلٍ مِّنْهُمۡ

تبتا بکفر و فساد۔

ترجمہ:۔ اور صبر کر اور میں صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور مت غم کھا اور

ان کے اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مگر کرتے ہیں۔ تنگ ہو جانا۔ یعنی کسی

سے پریشان ہو جانا۔ رنج ہونا۔ حق ہونا۔

آسیر کا مشعر ہے۔ کیا سھتہ و عدم کا کہیں حال دل آسیر

اس گھر سے تنگ جب ہوئے اس گھر چلے گئے

(۱۶۶) پارہ - ۱۵ - نوع - ۲ - آیت - ۱۳ - سورۃ بنی اسرائیل

وَكُلُّ النَّاسِ لِرَبِّهِمْ كَافٍ ۝

ترجمہ:- اور ہر آدمی کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن میں لگا دیا، یعنی اس کے لیے لازم کر دیا، اعمال نامہ سے اس کی "مکو خلاصی" ممکن نہیں۔ اعمال نامہ الیہ لازم ہو گیا جس طرح گردن کے لیے بار یا طوق جو اس کو نہیں چھوڑتا — اردو میں بھی اس طرح آتا ہے گلہ پڑنا۔ گلہ کا تعویذ یا جار بندنا، گلہ کا خار ہو جانا گلہ بندھنا وغیرہ سیر کا شعر ہے۔

اب تو گلہ بندھا ہے زنجیر و لوق ہونا

عشق و جنوں کے لیے ناموس دار ہیں ہم

ظفر کہتے ہیں:- گلہ بندھا تھا جو عاشق کی زلیلت کا جھگڑا

اجل سے پوچھو کچھ فیصلہ کیا نہ کیا

(۱۶۷) پارہ - ۱۵ - نوع - ۲ - آیت - ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل

وَلَا تَنْزِرُ دَارِ رَءَا وَرَءَا ۝

ترجمہ: — اور میں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا —

یعنی ایک کے گناہوں کی گنجی دوسرے کے سر پر نہیں رکھی جاتی — اردو میں بھی اسی

طرح آتا ہے — کسی کا بوجھ اٹھانا — بوجھ بٹانا بھی متصل ہے —

مغیر شکوہ آبادی کہتے ہیں: —

لیتا نہیں ہے کوئی یہ گنجی بندھی ہوئی

دھڑکن سے اس کو بہ لیتے ہیں سرخروشن

قلن کے اشعار ہیں: — آپ تم اپنا گھر سنبھالو گے

باپ کا سارا بوجھ اٹھا لو گے

کھتا ہوں قلن بارِ غم، پتھر سے دب کر

اتنا میں کوئی جو مڑا بوجھ اٹھائے

اسی طرح بوجھ بن جانا وغیرہ محاورے بن گئے ہیں شدہ ظفر کا شعر ہے: —

وہ گراں بارِ الم ہوں میں کہ بعد از مرگ بھی

گرد سیری خاطر بادِ سحر پر بوجھ ہے

(۱۶۸) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۳ - آیت - ۲۹ - سورۃ بنی اسرائیل

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقَيْكَ وَلَا تَبْسُطْ يَدَكَ كُلَّ النَّبْطِ فَتَقْعُدَ
مَلُومًا مَّخْشُومًا ۝

ترجمہ: - اور مت کر ماتہ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنی کی اور مت کھول
سے اس کو نہایت کھول دینا پس بیٹھو رہے گا تو ملامت کیا ہوا پہنچتا یا ہوا۔
ماتہ بند کرنا اور ماتہ کھول دینا دونوں محاورے ہیں
ماتہ کھلنا یا بند ہونا اردو میں مستعمل ہے۔

(۱۶۹) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۴ - آیت - ۲۶ - سورۃ بنی اسرائیل

وَلَا تَقُفْ مَا كُنْتَ بِهَا عَلِيمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّهُ
أَعْيُنٌ نَّاظِرَةٌ ۝

ترجمہ: - اور مت پیچھے چل اس چیز کے کہ تیرے سماعت اور بینائی کے علم تحقیق کان
اور آنکھ اور دل ہر ایک ان میں کا ہے اس سے سوال کیا گیا۔
پیچھے چلنا - یعنی پیچھے ہٹنا - آڑے ماتھوں لینا۔

میر حسن کا معروف ہے نہ مگر

بلہ سی وہ دیکھ اُس کے پیچھے بڑی

سرسوٹا - مگر کہتے ہیں:-

کسی نے مجھ کو نہ پہنچا یا میری منزل پر

ہر ایک کے پیچھے بڑا گرد و گداز کی طرح

بار بار مانگے جاتا - درپے آزار ہوتا: ذوق کا شعر ہے:-

دیکھنے کیا ہو کہ اب ہے جان کے پیچھے بڑی

دل کو لے کا مگر تری زلف پر نشان چھوڑ کر

دشمنی کرنا - عداوت کرنا - رسوائی چاہنا -

پارہ - ۱۵ - نوع - ۹ - آیت - ۸۳ - سورۃ بنی اسرائیل

(۱۷۵) وَإِذَا أَنْصَمْنَا عَلَىٰ آلِ تِلْكَ الْأَنْسَامِ وَنَا بَجَارِنَا

ترجمہ:- اور جب ہم نصبت عطا کریں انسان کو جو وہ ٹال جائے اور بجائے

اپنا بیلو - بیلو بچانا اردو میں رائج ہے داغ کہتے ہیں:-

ہر سخن میں رُخ سو پہلو بچاتا ہوں مگر
آرزوئیں شکی ہوتی ہیں مری تقریر سے

جلیل کا شعر ہے :-

نکلے تو ساتھ نہ گیا دل کو اے جلیل
پہلو میں آئے تیرے پہلو بچا گیا

(۱۷۱) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱۰ - آیت - ۸۸ - سورۃ بنی اسرائیل

قُلْ لَّيْسَ الْجَنَّةُ خَالِدَةً لِّلْإِنسِ وَالْجَنَّةُ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ
ترجمہ - کہہ ایتہ اگر کھڑے ہو دیں آدمی اور جن اور ہر اک بات کے کہ لاویں
ماںند اک قرآن کی -

اجماع کرنا کسی بات پر یا جمع ہونا -

نواز شہر مکتوبی کا شعر ہے :-

درد ہی ہے ہر مرض کی بس دعا

اک ہی ہے اجماع ایل درد کا

(۱۷۲) پارہ ۵ - ۱۵ - رکوع - ۱۳ - آیت ۵ - سورۃ الکہف

کَثُرَتْ مِثْلَهُ خُرُوجُ مَنْ أَفْعَاهُمْ^ط إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا

ترجمہ: - بڑی بات ہے جو نکلتی ہے مومنوں ان کے سے نہیں کہتے مگر جھوٹ
داغ کا شعر ہے :-

بعد حجت کے وہ آئے تو ملاقات ہوئی

مختصر فقہ پیدا آج بڑی بات ہوئی

منیر کہتے ہیں :-

استاد کے احسان کا کر شکر منیر آج

کی اہل سخن نے تیری تعریف بڑی بات

خلق یوں کہتے ہیں :- اُن کا اثبات دین من کو نہ کھلائے ہیں

ہے بڑی بات اگر بات یہی یاروں میں

ہست کا شعر ہے :- کچھ بڑی بات نہیں عالمِ درواں بیونا

آدمی کو کچھ مسر نہیں اُٹھان بیونا

(۱۷۳) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۶ - سورۃ الکہف

فَلَمَّا نَسُوا مَا فِيهَا رَمَوْا حَصَیًّا

ترجمہ ۱ - سو کہیں تو گونٹ نہ ڈالے اپنی جان کو ان کے پیچھے (خوفناور علیہ السلام)

سے کیا گیا کہ اگر کفار آپ کی بات نہ مانیں تو آپ ان کے پیچھے اپنی جان کو

گھلے نہیں) اردو میں بھی بولتے ہیں کہ غلوں کے پیچھے کیوں ہر لیشالی اٹھاتے

ہو۔ بکر کا شعر ہے ۱ -

کہہ بکر ایسی ہی تھی شکل آگے

ہوئی کس کے پیچھے یہ صورت لتاری

(۱۷۴) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۲ - سورۃ الکہف

وَرَبَطْنَا عَلَىٰ أَصْحَابِهِمْ إِذْ قَامُوا

ترجمہ ۱ - اور باندھ دیا تھا ہم نے اسی پر دونوں ان کے جس وقت کہ

کھڑے ہوئے۔ بیان اصحاب کیف کا ذکر ہے کہ جب وہ طویل ہند

سے جاگے تو نیند کے نواز کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہوا لیکن وہ

ثابت قدم ہے اور اپنی بات صاف کہہ دے کہ ہمارا رب ہے رب آسمان
اور زمین کا۔ گویں میں اختلاف ہوا

اردو بکھ سنکرت میں بھی ڈھارک بندھانا DARDHYA قریب قریب
اسی قرآنی محاورے کا ترجمہ ہے تہرأت کا شعبہ ہے:-

جو آتا ہے تو آجینے کا اس کے کیا بھروسہ ہے

کوئی دم اور بھی ڈھارک تہر بیمار باندھے ہے

دل بستی ہونا۔ دل کا عصبوت۔ دل کا کراہنا ہونا

دل بستی کہتے ہیں:-

تہر ادا جو قضا ہو تو کچھ نہیں ہوا۔

ڈاڑی کے قوت سے کیا دل کے جو کراہے ہیں

(۱۷۵) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۵ - سورۃ الکہف

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ

ترجمہ:- یہ کون شخص ہے جو بیت ظالم اس شخص سے کہ باندھے ہوئے

اولیٰ اللہ کے جھوٹ -

جھوٹ باندھنا - قیمت لگانا - الزام لگانا - جھوٹ کے پل باندھنا

بیٹان باندھنا - قیمت لگانا -

عارف مکتوی کا شعر ہے :-

وہ روز وعدے کو دالستہ بھول جاتے ہیں

بدی کی رکھنے کو قیمت مرے وقدر میں

داغ کہتے ہیں :-

قیمت کسی کو ظلم کی اے داغ کیوں لگائیں

شکوہ بتوں سے کیا جو خدا صبر پاں نہ ہو

داغ کا ایک اور شعر ہے :- میں اور دشمنوں سے شکوہ کروں مٹیارا

بیٹان جوڑتے ہیں بیٹان باندھتے ہیں

داغ ایک جگہ یوں کہتے ہیں :- جو بے خبر مشہور کرتے ہو تم

مرے ذمے بیٹان دھرتے ہو تم

(۱۷۶) بار ۵ - ۱۵ - رکوع - ۱۶ - آیت - ۲۸ - سورۃ الکہف

وَلَا تَقْنَطُوا عِندَ خُتُمِ

ترجمہ:- اور نہ دوڑ میں ستری آنکھیں ان کو چھوڑ کر۔ (تلاش میں
روفق دنیا کی زندگی کی) یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے فرمایا
کہ آپ اپنے غریب اور شکستہ حال مخلصین کو چھوڑ کر موٹے موٹے دنیا داروں
کی طرف نظر نہ اٹھائیے۔

اردو میں آنکھوں اور لگائیوں کا دوڑنا متصل ہے ظفر کا شعر ہے:-

تری لگائییں جو لے فتنہ زماں دوڑیں

تو دل بہ لاکھوں پہلا پائے ناگیاں دوڑیں

اگر تیرے آنکھیں تری سر نہ لگائیں تو ہر ادھر

مشکار دل پہ سر نہ جیسے چینی دار دوڑیں

آغ کہتے ہیں:- ہر طرف مجمع اغیار میں دیکھا ہم نے

آنکھیں دوڑائیں تری ترم میں کیا کیا ہم نے

(۱۷۷) پارہ - ۱۵ - اکوہ - ۱۶ - آیت - ۲۸ - سورۃ الکہف

وَاصْبِرْ لِنَفْسِكَ فَفَعَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّكَ بِمَنِّهِمْ بِالْعُدْوَةِ وَالطَّيِّفِ

ترجمہ :- اور تک کہو جان اپنی کو ساتھ ان لوگوں کے کہ پکارتے ہیں پروردگار
اپنے کو صبح کو اور شام کو -

نفس کو روکنا - عقیدہ رکھنا - یا بندہ رکھنا -

جان کھپانا - اندھکتے ہیں :-

وَنَفْعِمُ، بِمَنِّهِ كَمَا يَأْمُرُكَ

جان کو اپنی کھپایا نہ کرو

(۱۷۸) پارہ - ۱۵ - اکوہ - ۱۷ - آیت - ۲۲ - سورۃ الکہف

فَأَصْحَابُ الْكَفِّ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَلْفَقُوا فِيمَا

ترجمہ :- بھر صبح کو روک گیا غتو پچا تا (ٹاٹو ملتا) اُس مل بھر جو اس میں

لگایا تھا - غتو پچانا سے قریب ٹاٹو ملتا (کف افسوس ملتا) اردو میں بھی

آتا ہے ظفر کا شکر ہے :-

عاقبت ملتا ہوں کیوں کیا یا رجانی کیا ہوا
عاقبت سے وہ قول کا چھوڑ نشانہ کیا ہوا

دماغ کہتے ہیں :-

وہ دل کے چپے سے چلتے ہوئے
بیابان رہ گئے عاقبت ملتے ہوئے

حالی کا شعر ہے :-

طاؤس و کبک خوش خوش گلشن میں ہیں خراماں

اور بلبل عاقبت ملتے گلچیں و باغباں میں

(۱۷۹) پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱۹ - ایت - ۱۵ - سورۃ الکہف

وَمَا كُنْتَ مُتَّخِذَ الْوَفَّالِينَ عِشْدًا

ترجمہ :- اور میں نے بیکڑنے والا گمراہ کرنے والوں کو بازو اپنا یعنی مددگار

بائیںہ بیکڑنا - بازو بیکڑنا - مدد کرنا -

اردو میں بطور محاورہ استعمال ہوتے ہیں :-

درج کا شعر ہے :-

دستِ بھلی کے چٹ گیا دامن
بانہ بکڑی نہ اس نے قاتل کی

(۱۸۰) پارہ ۵ - ۱۵ - رکوع - ۲۰ - آیت - ۷۵ - سورۃ الکہف

إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ
تَذَعْنَهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَلَنْ يَنْفَعُوهُمْ إِذَا أَنذَرْتَهُمْ ۝

ترجمہ :- تحقیق کیا ہے ہم نے دوہر دون ان کے کے پردہ اس سے کہ سمجھیں
ان کو اور بھیج کانوں ان کے کے بوجھ ہے اور اگر بلاوے تو ان کو طرف ہدایت
کی ہیں پر گزراہ پاویں گے اس وقت بھی ۔

اس ایک آیت میں دو محاورے ہیں ۔ دل پر پردہ ڈالنا ۔ کان میں
ثقل ہونا ۔ ثقل سماعت ہونا ۔ امیر اللہ تسلیم کا شعر ہے :-

شیں کیونکر پہ گل فریادِ بلبل
انہیں ثقل سماعت ہو گیا ہے

۱۸۱ پارہ - ۱۵ - رکوع - ۲۰ - آیت - ۵ - سورۃ الکہف

مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا

ترجمہ: - کون شخص بیت ظالم ہے اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ہے ساتھ

نشانیوں پروردگار اپنے کے پہنچنے سے منہ پھیر لیا ہے۔

منہ پھیر لیا۔ روگردانی کرنا۔ کہنا ہے ہے مروتی دے اعتدالی سے بھی

انہیں کا صبر ہے

ع ۱۴۰ ہے وجہ بھی فراہم سے منہ پھیر لیا تھا

قدر کا شعر ہے:-

تفاحی ملک شہرا آفت سے نہ منہ پھیرا

ہے اضم جگر میرا بہمان ہنگام کا

ناسخ ہے تیرے۔

آرام سے وہی ہے جو پھیرے خدا سے منہ

دیکھو ہے مرغ قبلہ نما اضطراب میں

(۱۸۲) پارہ - ۱۶ - کوغ - ۱ - آیت - ۷۳ - سورۃ الکہف

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَبِيتٌ وَلَا تُكْرِهْنِي مِنْ أَمْرٍ أُعْذِرُ -

ترجمہ: - کیا مت بکڑ مجھ کو ساتھ کہ چہیز کے کہ بول گیا میں اور مت ڈال
اور پر کام میرے سے تنگی یعنی دشواری -

⑤ کام میں تنگی پیدا کرنا اردو میں مستعمل ہے -

(۱۸۳) پارہ - ۱۶ - کوغ - ۲ - آیت ۹۹ - سورۃ الکہف

وَضَرَبْنَا بِمُفَصِّمٍ يَوْمَئِذٍ الْبُحْرَيْنِ

ترجمہ: - اور چھوڑ دیا ہم نے بعض ان کے کو اک دن کہ موج مارتے ہیں بیچ
بعض کے -

موج مارتا - میراتا - زور سے کہنا - موج کرنا -

آتش کا شعلہ ہے -

ڈراتا ہے کسی کے شیعہ تو نار جہنم سے

سمندر موج مارتا گر ٹھوڑوں پاٹ دامن کا

(۱۸۷) پارہ ۵ - ۱۶ - رکوع ۲ - آیت ۱۰۱ - سورۃ الکہف

وَالَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غَظَاةٍ عَنْ ذِكْرِنَا

ترجمہ: وہ لوگ کہ انھیں آنکھوں کی سیج پردے کے یا دلیری سے

آنکھیں پردہ میں بیٹھا - یعنی آنکھوں پر پردہ بٹھانا اردو میں مستعمل ہے۔

کچھ نہ سوچنا کے معنی میں مومن اس طرح ایک شعر ادا کرتے ہیں

ہوں نقاب اٹھی میری آنکھوں پر پردہ بٹھایا

کچھ نہ سوچنا عام اس پردہ نشین کا دیکھ کر

بے خبر ہو جانا - غافل ہونا کے معنوں میں داغ کا شعر ہے :-

کرتا ہے داغ کوچہ قاتل میں تاک جھانک

پردے بٹھاتے ہیں آنکھوں پر غفلت تو دیکھیے

متحیر ہو جانا کے معنی میں استہر کہتے ہیں :-

آنکھوں پر پردے بٹھانے حیرت سے زیر متحیر

حیرت میں رہ گئی داغ قاتل کی دید کی

(۱۸۵) پارہ - ۱۴ - کوع - ۲ - آیت - ۲ - سورۃ مریم

فَاشْتَعَلَّ الرَّأْسُ شَيْبًا

ترجمہ :- اور شعلہ مارا سر نے بڑھا ہے گا

(اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی) یہ بھی ایک محاورہ ہے اور بیت

یہی غولجورت الفاظ میں ادا ہوا ہے -

ناتواغ کا شعر ہے :-

بل بے طولِ شبِ فرقت نہ ہوئی اب تک صبح

ہو گئے آہ سرے موئے سیم نام سفید

(۱۸۶) پارہ - ۱۴ - کوع - ۵ - آیت - ۲۶ - سورۃ مریم

فَطَلَّ وَاشْرَبَ وَفَرَّغَ عَيْنًا

ترجمہ :- پس کھا اور پی اور ٹھنڈی رکھ آنکھوں کو -

آنکھوں کی ٹھنڈک - آنکھیں ٹھنڈی کرنا بھی معصوم ہے

۱۱ دو میں قرۃ العین ایک استعارہ ہے جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہیں

یعنی اولاد شرعی میں اولاد مزاح نہیں صرف سکون ہے

قرۃ - ٹھنڈک - عین - آنکھ - مذکر - فرزند سے مراد لیتے ہیں

اختر شاہ اودھ کا شعر ہے :-

ہاں کب تھے وہ قرۃ العین

ایک بڑج میں تھا قرآنِ مستعد میں

مشہور کا ایک شعر ہے جن میں قرۃ العین کا ترجمہ آنکھ کی ٹھنڈک استعمال

کیا ہے۔ ۳ آنکھیں جلتی ہیں تب فرقت سے

آہری آنکھ کی ٹھنڈک آ جا

(۱۸۷) پارہ ۵ - ۱۶ - النوع - ۶ - آیت - ۲۷ سورۃ النحل مریم

قال سلیم غانیت - ترجمہ :- کیا سلام تجھ پر

جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے والد نے سنگسار کرنے کی دھمکی دی اور

کیا کہ دور ہو جا میرے پاس سے ایک مدت (عمر بھر) کے لئے، تو ابراہیم علیہ السلام

نے رخصت یا متارکت کا سلام کیا - اردو میں بھی بولتے ہیں کہ فلاں بات

یہ ہے تمہارا سلام کو۔ ظفر کا مطلع ہے۔

دوستی کو بندگی اور آن کی الفت کو سلام

عشق کو آداب میرا اور محبت کو سلام

داغ لیتے ہیں :-

زباں کا وہ لکائیوں سے کام لیتے ہیں

انہیں سلام ہے جو یوں سلام لیتے ہیں

محض چھیڑ کے لیے بھی سلام ہوتا ہے۔ مثلاً غالب کا مشہور شعر ہے :-

تجھ سے تو کچھ سلام نہیں لیکن لے ندیم

میرا سلام کیسے اگر نام میرے !

مانگ دلوں لیتے ہیں :- یہ کہہ کے چھیڑتے ہیں جوانانِ میلہ

مانگ نہیں آگیا ہے بیار نے

(۱۸۸) یا ۱ - ۱۴ - رکوع - ۹ - آیت - ۹۵ - سورۃ مریم

لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُنَّ لَيَقَدَّرْنَ فِي يَوْمٍ أَرْبَعِ مِائَةٍ ۚ ثُمَّ تَوَلَّىٰ وَهُوَ ظَهِيرٌ ۚ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۚ ثُمَّ رَدَّاهُ إِلَىٰ سَاءِ مُدَبَّرٍ ۚ ۝

ترجمہ :- ابجہ آسمان پھٹ بیڑی اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور
 گر بیڑی بھاڑ ڈھے کر۔ (اللہ پاک کی شان میں کس قدر
 زبردست گستاخی ہے کہ لوگ اس کی شان اور لاد کی احتیاج ثابت کرنے کے
 بعید نہیں کہ اس گستاخی پر)

اردو میں بھی یہ دعا کے طور پر کہتے ہیں کہ خدا کا غضب نازل ہو آسمان
 ٹوٹ بیڑے، آسمان پھٹ بیڑے وغیرہ۔ اسیر کا شعر ہے :-
 گور پر ساقی نے توڑا آگے جب مینائے سے
 ہم یہ سیمے آسمان ٹوٹا ہماری خاک پر
 رند کہتے ہیں :-

اجاڑا موسم گل ہی میں آشیاں میرا
 الٹی ٹوٹ بیڑے تجھ پر آسمان صیاد
 خوارش کا شعر ہے :-
 میں کہاں اور قفس کہاں صیاد
 پھٹ بیڑے تجھ پر آسمان صیاد

(۱۸۹) پارہ - ۱۴ - رُوع - ۱۱ - آیت - ۲۵ - سورۃ طہ

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝

ترجمہ: - کیا اے رب میرے گول دل واسطے میرے سینہ میرا -

سینہ کھلا دے جو جاننا - سینہ گول دینا بھی اردو میں آتا ہے

(۱۹۰) پارہ - ۱۴ - رُوع - ۱۱ - آیت - سورۃ طہ

وَأَنْصَبْ لِي ذُرِّيًّا طَيِّبًا ۝ هَكَذَا نَسُودُ دُبُرًا ۝

ترجمہ: - اور دے مجھ کو ایک کام بٹانے والا میرے گھر کا - ہمارے دُور میرا بھائی -

اس سے مضبوط کر گھر میری - بھائی کو بند کر بھی کہتے ہیں -

دبیر کا شعر ہے :-

بوی حسین بند کر ٹوٹا جاتا ہے

دیکھو جوانو قاتل عباس آتا ہے

(مرثیہ - پیدا شجاع میر کی مقراض صوبہ ہونے)

(۱۹۱) پارہ ۵ - ۱۶ - کوع - ۱۱ - آیت - ۳۹ - سورۃ طہ

ترجمہ - اِنْ اَقْرَبَ فِیہِ فِی التَّائِبَاتِ فَاقْرَبِہِ فِی الْیَتِیْمِ فَلِیَرْثِہِ الْیَتِیْمُ
بائسٹا حیل ۵

ترجمہ - یہ کہ ڈال دے اس کو بیچ صندوق کے پس ڈال دے اس کو
بیچ دریا کے پس چاہیے کہ ڈال دے اس کو دریا کنارے پر - یعنی کنار
لگا دے - کنارے لگا دینا یا کنارے لگانا - بیڑا پار کر دینا یا کرنا -
بیڑا پار کرنا - کشتی کنارے لگانا - جہاز کو سلامتی سے پار اتارنا -
مشکل آسان کرنا - معیت سے نجات دینا - آڑے آنا - مراد ہر لانا -
پھر کہتے ہیں کہ -

سفر خلیج کا اللہ نے مجھ کو بڑا پیار کیا

۵ فِیہِ بَیڑَا کَر دینا یا کَرنا

(۱۹۲) پارہ ۵ - ۱۶ - کوع - ۱۲ - سورۃ طہ - آیت - ۹۷

فَاذْہَبْ فَإِنَّ لَكَ فِی الْحَیَوةِ اَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۝

ترجمہ :- کیا ہیں جاہل تحقیق واسطے تیرے سے بیچ زندگانی کے یہ کہ کیا کرے تو
نہیں مانتو لگانا۔

مانتو لگانا - چوٹا - مانتو پھیرنا - منس کرنا -

مثال - مجھ مانتو مت لگانا یعنی مجھے مت چھوڑ - امیر مینائی کا شعر ہے :-
پڑا ہے دلیر سے مٹی شراب ہوتی ہے

لگا دو مانتو جنازے کو پھر سنو لینا

دماغ کہتے ہیں :- کیوں وصل کی شب مانتو لگاتے ہیں دیتے

معتوق ہو یا کوئی امانت ہو کسی کی

مشہور غزلوں کیا ہے :- کافر نے جو لگایا جینو کا مجھ پر مانتو

وہ زخم شیعہ غیرت زنا ہو گیا

(۱۹۳) پارہ - ۱۶ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۵۲ - سورۃ طہ

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الْقُبُورِ وَنُحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝

ترجمہ :- اُس دن کہ پھولگا جاوے گا بیچ صور کے اور اکٹھا کریں گے ہم

گناہ گاروں کو اس دن کبھی آنکھوں سے۔

آنکھوں کے اندر اردو میں مستعمل ہے۔

امیر اللہ تسلیم کا شعر ہے:۔

دیکھ کر تصویرِ خوبانِ جہاں کہتے ہیں وہ

آنکھوں کے اندر نظر آتے ہیں کیا کیا آدمی

(۱۹۲) پارہ - ۱۴ - کوع - ۱۵ - آیت - ۱۰۸ - سورۃ طہ

لَا يَخْرُجُ لَهُمْ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝

ترجمہ:۔ میں بھی واسطے اس کے اور شبی ہو جاویں گے آوازیں واسطے الرحمن

کے ہیں نہ سنے گا تو مگر آواز آہستہ - آواز دب جانا - آواز بہت

ہو جانا -

نہ سنے کہتے ہیں:۔

کیا رقیبِ رو کیہ ہے جہیز، ناسخ کے حضور

دب گئی آوازِ شرکی، شیر کی آواز سے

(۱۹۵) پارہ ۵ - ۱۴ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۱۱۱ - سورۃ طہ

وَعَنْتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ خَمَلَ ظُلْمًا ۝

ترجمہ: اور ذلیل ہو گئے منہ واسطے زندہ قائم رہنے والے کے تحقیق نامراد
ہوا جس نے اٹھالیا ظلم۔

منہ لٹک جانا - (شرمنگی کی وجہ سے) استعمال ہوتا ہے۔

(۱۹۶) پارہ ۵ - ۱۶ - رکوع - ۱۴ - آیت - ۱۲۲ - سورۃ طہ

وَمِنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ۝

ترجمہ: اور جس نے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق واسطے ان کے معیشت
ۛ تنگ - معیشت کاتنگ ہونا - (زندگی کاتلخ ہونا)
مشغل ۛ - داغ لگتے ہیں:-

نری چاہت ۛ زیریںی خدا جانے اثر کیا ہو

الہی سے زندگی ۛ تلخ آگے کیا خبر کیا ہو

اقبال کا مصرع ۛ عمر سنت کوشی سے ۛ تلخ زندگانی انگلیں

(۱۹۷) پارہ ۵ - ۱۶ - رکوع ۱۷ - آیت ۱۳۱ - سورۃ طہ

وَأَرْسَلْنَا رَحْمَةً إِلَىٰ مَائِدَتِنَا بِهِ نَزَّلْنَا جَاءَ مِنْهُمْ

ترجمہ :- اور ہرگز مت ہمیں کر دوں انگوں اپنی کو طرف اس چیز کی کہ قادرہ
دیا ہے ہم ساتھ اس کے لوگوں کو ۔

انگوں ہمیں کرنا یعنی آنکھ انٹاکر دیکھنا - خوف سے شبی نظر رکھنا -
ناسخ کا شعر ہے :-

بعد مردن بھی ہے تیرا خوف مجھ کو اس قدر

آنکھ انٹاکر میں نے جنت میں نہ دیکھا سوا کو

التفات کرنا - یہ تو جہنم کرنا - خاطر میں نہ لانا - کچھ حقیقت نہ سمجھنا

آسیر کہتے ہیں :- مگرموں کو آنکھ انٹاکر میں دیکھتے ہیں ہم

اک جام پے شراب کی مٹی شراب ہو

ناصریوں کہتے ہیں :- میں جو کم ہے انہیں عاشق سے حجاب آتا ہے

آنکھ انٹاکر الہی دیکھا بھی نہیں جاتا ہے

(۱۹۸) یا ۵۱-۱۷ - کوع - I - آیت - ۲ - سورة الانبیاء

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْتَرِفٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَنُونَ ۝

ترجمہ :- کوئی نصحت نہیں پہنچتی ان کو ان کے رب سے نئی مگر اس کو سنتے ہیں کھیل

میں لگا پڑتے۔ یعنی کھیل میں اڑا دیتے ہیں، کھیل تماشا سمجھتے ہیں کوئی نصحت

نہیں دیتے۔ فارسی کی طرح اردو میں بھی بالکل اسی طرح مستعمل ہے۔

غالب کا شعر ہے :-

باز یکبارہ اطفال ہے دنیا مرے آگے

ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

اک کھیل ہے اور نگہ سلیمان مرے نزدیک

اک بات ہے اعتبارِ مسیحا مرے آگے

منیر شکوہ آبادی کا مطلع ہے :-

ہے ادبوں سے گنجفی کا کھیل

جان پیر کھیلانا ہے اپنا کھیل

(۱۹۹) پارہ ۱۷ - ۱۷ - ۱ - آیت ۳ - سورۃ الانبیاء

أَفَتُلْوَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَكَ وَاتَّبَعُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ:۔ پھر کیوں بھینٹے ہو ان کے جادو میں آنکھوں دیکھتے۔

چند ظالم لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا کہ وہ تو تم جیسے

انسان ہیں، پوچھو، انہوں نے جادو والے کلام پیش کیا ہے پس آنکھوں دیکھ

کیوں ان کے جادو میں بھینٹے ہو۔

اردو میں بھی کیا جاتا ہے کہ آنکھوں دیکھے فلاں مصیبت میں نہ پڑو۔ آنکھوں دیکھ

فلاں مصیبت میں نہ پڑو۔ آنکھوں دیکھے ملکی نہ کھاؤ وغیرہ

(۲۰۰) پارہ ۱۷ - ۱۷ - ۲ - آیت ۱۵ - سورۃ الانبیاء

وَتَلَوْنَهُمْ شَرِيعَةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ

ترجمہ:۔ کر دیا ہم نے ان کو جڑ سے کٹے ہوئے بچے ہوئے۔

راکو کا ڈھیر ہونا محاورہ ہے:۔ اقبال کا شعر ہے

ع مسلمان نہیں راکو کا ڈھیر ہے

(۲۰۱) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۲ - آیت - ۱۸ - سورۃ الانبیاء

بَلْ تَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْغُهُ فَإِذَا هُوَ زَائِعٌ ۝

ترجمہ:۔ یوں نہیں ہر ہم لہجہک جانتے ہیں سیج کو چھوٹ پیر، پس وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے (سر پھوڑ ڈالتا ہے) پھر وہ باطل جانتا رہتا ہے یہاں تباہ کر دینا مراد ہے اردو میں لکھی یہی معنی لئے جاتے ہیں منیر شکوہ آبادی کا شعر ہے:۔

بھتر پڑے تقدیر پراے چوشش و حشت

نکڑے مرے سر کے سوئے بھیجا نکل آیا

منیر کا ایک اور شعر ہے:۔

راہ سر پھوڑنے کی کس نے بتائی اے دل

کیا عدم سے غلط پیشانی فرما د آیا

(۲۰۲) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۲ - آیت - ۲۶ - سورۃ الانبیاء

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۝

ترجمہ:۔ اور کیا انہوں نے کہ پکڑی ہے رحمن نے اولاد پاک ہے وہ بلکہ بزرے

ترجمہ :- اور جس وقت دیکھتے ہیں تجھ کو وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں کہتے
تجھ کو مگر ٹھٹھا ۔

ٹھٹھا کرنا ۔ مذاق ۔ ہنسی اڑانا ۔ ہنسی کرنا ۔

داغ کا شہرہ :-

بیماری میت پر تم جو آنا تو چار آنسو بیا کے جانا

نرا ہے پاک آبرو بھی کیسے بیماری ہنسی نہ کرنا

(۲۰۵) پارہ - ۱۷ - کوغ - ۵ - کہیت - ۶۱ - سورة الانبیاء

فَاَنذَرْنَا نَحْنُ اُولَٰئِكَ عَلَىٰ اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يُحْذَرُونَ ۝

ترجمہ :- کیا انہوں نے پس ۷ آؤ اس کو اور وہ لوگوں کے تاکہ وہ دیکھیں ۔

آنکھوں کے سامنے ہونا ۔ اور ہر وہ ہونا ۔

داغ کہتے ہیں :-

خدا جانے چھلاؤ تاکہ بجلی

الہی لکھ دے کوئی اور ہر سے

(۲۵۶) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۵ - آیت - ۲۲ - سورۃ الانبیاء

وَوَضَعْنَاكَ اِسْمٰحَۃً وَّوَلَّيْقُصِبْ كَاْمِلَةً ط

ترجمہ :- اور ہم نے بخشا اس کو اسحق اور یعقوب دیا انعام میں۔

یعنی ابراہیم علیہ السلام نے بڑھاپے میں بیٹا مانگا تھا اور ہم نے پوتا بھی دیدیا

(علی نبیاء وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)

اردو میں بالکل ایسی اسلوب آتا ہے کہ قلموں چھینر تو ملی ہی لگتی قلموں اور
انعام پلوعنافع میں مل گئی۔

(۲۵۷) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۴ - آیت - ۱۷ - سورۃ الانبیاء

وَذَا النُّجُوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاۤفِرًا فُظِنَ اَنْ كُنَّ لَغْوِیْرَ عَلَیْهِ ؕ

ترجمہ :- اور مچھلی والے یعنی یونس علیہ السلام کو بدایت کی جس وقت کیا غصہ

کھا کر رہے جانا یہ کہ برگزیدہ تنگ پکڑیں گے ہم اور ہر اک کے۔

تنگ پکڑنا - میر کا شعر ہے :- اے شہسوارِ حسن زیادہ پکڑ نہ تنگ

دُرے سمندر ناز لبشوخ الف نہ ہو

(۲۰۸) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۷ - آیت - ۹۷ - سورۃ الانبیاء

فَاِذَا جِئْتَ شَآخِصَةً الْبَعَّارَ الَّذِي كَفَرُوا -

ترجمہ : - یہ ناگیاں وہ جڑوا رہی ہیں آنکھیں ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے۔
حضرت شیخ الہندؒ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے (بھر اس دم اوپر لگی رہ جائیگی
منکروں کی آنکھیں) فوائد میں مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم لکھتے ہیں کہ (جزاؤں
کا وعدہ جب نزدیک آگے لگا تو اس وقت منکروں کی آنکھیں مارے شدت ہو کر
کے کپٹی کپٹی رہ جائیں گی اور اپنی غفلت پر دستِ حسرت ملیں گے) ڈیپٹی وزیر اعلیٰ
مرحوم نے ترجمہ کیا ہے کہ (کافروں کی آنکھیں کھل کی کھل رہ جائیں گی)
اردو میں بھی ادھر کو (حقیقت کو) آنکھیں لگ جانا فکر و تردد کے معنی میں بھی آتا ہے
مثلاً وزیر کا شہر ہے : -

تم سے بام پہ یاں لگ گئیں آنکھیں حقیقت سے

رات گنتی رہی ہر ایک کھڑی میری آنکھ

حوت کے آثار کے یہ بھی آتا ہے جہازات کہتے ہیں : -

گرمیوں بہتر غم پر کہ آنکھیں تک گئیں چھت سے

نظر آیا تھا جلوہ ہم کو خبرات بام پر آگے

آنکھیں خبر وہاں ہیں کو میسر نے یوں کیا ہے :-

آنکھیں بھی خبر وہاں ہیں منہ بھی اتر رہا ہے

کچھ رنگ ان دلوں میں اپنا شکر رہا ہے

(۲۰۹) پارہ - ۱۷ - نوع - ۷ - آیت - ۱۰۱ سورۃ الانبیاء

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِّيلِ ^ط -

ترجمہ :- جس دن (قیامت میں) ہم لپیٹ لیں آسمان کو جیسے لپیٹتے ہیں

ظہار میں کاغذ -

اسی مثال کے مطابق اردو میں بھی ظہار باندھنا اور کولنا کے علاوہ دفتر بند

کرنا، تکرنا، مکتوب لپیٹنا وغیرہ آتا ہے۔ - خانگہ شعر ہے :-

اک حرفِ محبت پہ ہلکے ہیں وہ سو بار

اب دفترِ افسانہ الفت میں ہوا بند

حلیل کہتے ہیں :-

دیکھو کس رنگ سے اٹھی ہے گھٹا

تہ کر اب وعظ کا دفتر واعظ

بکر کا شعر ہے :-

مثنوی بکر نے مکی سرے افسانے کی

کیوں پڑھا حریف محبت جو یہ طومار بند ہے

شاد عظیم آبادی کہتے ہیں :-

اے شاد دفتر غم اُن کو سنا رہا ہوں

شکوے شکایتوں کے طومار کھل رہے ہیں

میر شکوہ آبادی نے یوں کیا ہے :- مکتوبِ وصفِ سبزو خط کا لپیٹ

پڑھنا بند ہے ہفتہ خطِ سیاہ کی

۲۱۵ پارہ - ۱۷ - ۱ - آیت - ۹ - سورۃ الحج

تَمَّانِي عَطْفِي رِيضِي عَنْ سَيِّدِي الْكَلْبِي

ترجمہ :- جوڑنے والا شانے اپنے کو تاکہ گمراہ کرے راہ خدا کی سے ہ
 شانے آٹھانا یعنی تکبر کرنا۔ (انگریزی میں آتا ہے — اردو
 میں اکثر کر سولنا آتا ہے)

اترا کر سولنا بھی مستعمل ہے۔

(۲۱۱) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۹ - آیت - ۱۹ - سورۃ الحج

فَاَلَّذِينَ كَفَرُوا قُطِعَتْ نَسَمُ ثِيَابٍ مِّنْ سَكَاةٍ -

ترجمہ :- پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے کاٹے جاویں گے واسطے ان کے
 کپڑے آگ کے۔

کپڑے قطع کرنا۔ کپڑے بیوقتنا۔ قطع کرنا۔ جیسے امید قطع کرنا۔

گفتگو یا بات کے لیے بیچ سے بات کاٹنا۔ رد کرنا۔

ظفر کا شہر ہے :-

مکہ یہ تبدیل قوافی اے ظفر اک اور غزل

گفتگو تو نے تو کی ہر اک سخن پر در کی قطع

(۳۱۲) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۵۵ - سورۃ الحج

فَمِنْهُمْ خَاوِعَةٌ عَلَى عُرْوَةِ شِمَا -

ترجمہ :- پس وہ (بستیوں) گری ہوئی ہیں اپنی چھتوں پر -

یہیں سے فارسی اور اردو میں تہ و بالا ہو جانا محاورہ بنا ہوا ہے جو

صحیح ترجمہ بھی ہے اور ترجمائی بھی -

امیر میانی کہتے ہیں :-

دونوں عالم ہوئے تہ و بالا

تم تھے ہر دے میں کس قیامت کے

(۳۱۳) پارہ - ۱۷ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۵۲ - سورۃ الحج

فَقَدْ نَجَّيْتُمْ لَهُمْ قُلُوبَهُمْ -

ترجمہ :- پس ہم نے ان کے دلوں کے دل -

بیان مومنوں کا ذکر ہے کہ شیطان اگر شبہات بھی پیدا کرے تاہم تو

اللہ پاک کی طرف سے انہیں علم (سمجھ) عطا ہوتا ہے اور اس

طرح ان کے دل اور نغم ہو جاتے ہیں۔ ان سے پہلے کی آیت میں
ظالموں کے متعلق ذکر آیا ہے کہ وہ (ان شبیہات کی وجہ سے) مخالفت
میں دور جا پڑے۔

(و القاسیۃ تلو میثم) اور جن کے دل سخت ہیں۔

اردو میں دل کا نغم ہو نا، دل کا پگھلنا آتا ہے جس کے معنی ہیں
دل میں اثر ہونا۔ ناسخ کا شعر ہے:۔

کیونکر مرے روضے سے دل نغم ہو افس بیت کا

ہمقر یہ کہی پانی تاثیر ہیں کرتا

دغ کہتے ہیں:۔

حوی ہوتا ہے مری آہ سے ہتھر مٹک

سنگ دل اک سزا دل ہے کہ پگھلتا نہیں

(۲۱۲) پارہ - ۱۱ - کوٹ - م - ۲ - ص ۴۶ - سورۃ المؤمنون

قَدْ كَانَتْ إِلَيْنِ تَحُلُّ عَلَيْكُمْ فَاكُنْتُمْ عَلَيَّ أَعْقَابِكُمْ فَتَكِيدُونَ ۝

ترجمہ :- حقیقہ میں آئیں میری کہ بیڑھی جاتی تھیں اوپر تمہارے
میں تھے تم اوپر بیڑھیوں اپنی کے کھیر جاتے ۝

بیڑھیوں پر کھیرنا یعنی اُلٹے پاؤں کھیرنا - اور اُلٹے پاؤں بھاگنا

محاورے بن گئے ہیں - اسیر کا شعر ہے :-

حبوہ دکھا کے رنگ جوانی ہوا ہوا

آتے ہی اُلٹے پاؤں کھیرے دن بہار کے

ناستغ کیے ہیں :-

آتے آتے کیوں نہ اُلٹے پاؤں بھاگے دور سے

صبح ڈرتی ہے بیت میری شبِ دہجور سے

شادِ عظیم آبادی نے یوں لیا ہے :- سنا ہم کو آتے جو اندر سے باہر

کھیرے اُلٹے پیروں وہ باہر سے باہر

(۲۱۵) پارہ ۵ - ۱۸ - رکوع ۱ - آیت ۱۱ - سورۃ النور

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِإِلْفِكَ عُصْبَةٌ مِّنْكَم -

ترجمہ: - تحقیق جو لوگ کہ لائے ہیں طوفان جماعت میں تمہیں میں سے -

طوفان اُٹھانا - کسی پر تبہمت لگانا - نسیم دیہی کا شہر ہے -

ذات شریف یوتم میں خوب جاننا ہیوں

طوفان اور کوئی مجھ پر اُٹھائیے گا

تفسیر کہتے ہیں: -

دیکھ اسٹک کو مت اس لیے مٹر گاں سے گرا چشم

یہ طفل مبادا کہیں طوفان اُٹھائیے

(۲۱۶) پارہ ۵ - ۱۸ - رکوع ۱۱ - آیت ۴۵ - سورۃ النور

ظَلَمْتُ بَعْضًا مَّا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْذِبْ هَآءِ

ترجمہ: - اندھیرے میں بعض ان کے اوپر بعضوں کے جس وقت نکال لیوے گا تو

اپنا نہیں نزدیک کہ دیکھے اس کو - یعنی اتنا اندھیرا کہ نہ تو کوئی دیکھ

سمجھاؤ نہ دے۔

خاتون کو خاتون سمجھاؤ نہ دینا تاریکی کی وجہ سے۔

مصحف کا شعر ہے۔

نظر آتا نہیں ہے خاتون کو خاتون

قیامت ہے شبِ بحرِ الٰہی

(۲۱۷) پارہ ۱۸ - رکوع ۱۲ - آیت ۲۹ - سورۃ النور

وَإِنْ يَكُنْ لَهُ كُفْرٌ فَالْحَقُّ يَأْتِيهِ الْغَيْبُ مَتَدَرِينَ ۝

ترجمہ:۔ اور اگر ہو واسطہ ان کے حق آتے ہیں طرف اس کی مطلع ہو کر۔

سر تسلیم خم کرنا۔ مطلع کرنا۔ فرمانبرداری کرنا۔ راضی ہر ضا ہونا۔

ذوق کا شعر ہے:۔ جھکاؤ ہے سر تسلیم ماہِ نو بزمِ

غزلِ حسن سے کس کا سلام لیتے ہیں

(۲۱۸) پارہ ۱۸ - رکوع ۱۳ - آیت ۵۷ - سورۃ النور

لَا تُخْشِئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَتُعْزِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يُسْمِعُ الْبَارِئُ

ترجمہ:- مت لگان کر ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے عاجز کرنے والے شیخ
زمین کے اور جگہ رہتے ان کے کئی آگ ہے۔

عاجز کر دیتے والے یعنی کھٹکا دینے والے۔

عاجز آ جانا بھی کہتے ہیں :

(۲۴۹) پارہ - ۱۹ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۴۳ - سورۃ النور

لَا تَجْهَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ
الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ ۝

ترجمہ:- مت مقرر کرو بھارتا پیغمبر کا درمیان اپنے جہیا بھارتا بعض بھارتا کا ہے
بعضوں کو تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ چھپ کر نکل جاتے ہیں۔

نظر بچا کر نکل جانا۔

شرف کا شعر ہے:-

یہ دھیان تھا کہ وہ کم سہیں سے ڈر نہ جائے کہیں

ہیں اہل نظر اس کی بچا کے دم نکلا

(۲۲۰) پارہ ۵ - ۱۹ - رکوع ۱ - آیت ۲۳ - سورۃ الفرقان

وَقَدَرْنَا اِنَّا نَمُوتُوْهُمِنْ غَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ نَبَاً مُّشْتَرَا ۝

ترجمہ ۱ - اور اُسے ہم طرف اس چینر کی کہ کیے تھے انہوں نے سب کا قود سے ہیں
کیا ہم نے اُس کو ریت پر اگندہ -

آیت پر اگندہ - برباد کر دیا - اسی طرح پر اگندہ طبع بھی استعمال
ہوتا ہے - میر تقی میر کا یہ شعر بھی ہے :-

بیدا کیاں ہیں ایسے پر اگندہ طبع گو

افسوس تم کو میر سے حجت نہیں ملے گی

(۲۲۱) پارہ ۵ - ۱۹ - رکوع ۱ - آیت ۲۷ - سورۃ الفرقان

وَلَوْحٌ لِّقَضِ الظَّالِمِ عَلَى يَدَيْهِ -

ترجمہ ۱ - اور جس دن کے کہ لاکھ لاکھ کاٹ کھاوے گا ظالم اوپر دونوں

ہاتھوں اپنے کے - اپنے ہی ہاتھوں کو کاٹنا - افسوس اور

حسرت جس ہاتھوں کو کاٹ لینا - ہاتھ کاٹ کھانا -

بطور قسم کے مستعمل ہے رُزْد کا شعر ہے :-

رُکھ دیکھو اپنے سامنے یوسف کی کہی شیبہ

کالٹوں میں اپنے دُخ تو جو صورت زرا ہے

دُخ تو قلم کرنا - آتش کہتے ہیں :-

مستی میں طلب کار تو ساقی سے ہے دے گا

کالٹوں گا میں کانپے گا جو ساغر کے تلے دُخ تو

نیا بیت غمّہ میں آکر اپنے دُخ کو دانتوں میں پکڑنا -

انہیں نے یوں کیا ہے :-

دُخ حقوں کو کہی کاٹنا مقام طیش میں اگر

وہ جاتا تھا غمّہ سے کہی ہو نہ چبا کر

(۲۲۲) بارہ - ۱۹ - رکوع - ۳ - آیت - ۵۳ - سورة الفرقان

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَجِجْرًا مَّحْجُورًا ۝

ترجمہ - اور کیا درمیان دو مڑوں کے بربد ۵ اور بند بندھا ہوا -

بند باندھ دینا - مستعدی - گرو لگانا - پشتہ باندھنا - منڈ بنانا
 انتظام کرنا - تدبیر کرنا -
 انشا کا شعر ہے :-

اے دود آہ رات نہ منبرے وہ بند باندھ

جا کر گلوتے مرغِ سحر پر مگر کو باندھ

(۲۲۳) یا ۵ - ۱۹ - رکوع - ۵ - آیت ۲ - سورۃ الشرح

إِنْ نَشَاءُ نُنْزِلْهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ
 لَهَا خَاضِعِينَ ۝

ترجمہ :- اگر چاہیں ہم اتاریں اوپر ان کے آسمان سے نشانی پس ہو جاوے
 مگر دشمن ان کی واسطہ اس کے نیچی -

گردن نیچی ہو جاوے - گردن جھک جاوے - یعنی اپنی بے بسی مان لینا -

نامسج کہتے ہیں :- کیونکہ نہ ترے آگے جھکے توڑ کی گردن

مخفی کی مگر ، شعلہ کا منہ ، توڑ کی گردن

احسن ماریروی کا شعر ہے :-

صفِ محشر میں آتے ہی جھکالی شرم سے گردن
کیا مذہب دلوں اس نے ہزاروں داد خواہیوں کا
جلال کہتے ہیں کہ :-

وہ منفعل جو بوئے کاٹ کر ہمارا سر

یگاریں بیٹی لگا میں جھکانو گردن بچی

(الم ۲۲) پارہ - ۱۹ - رکوع - ۱ - آیت - ۵۲ - سورۃ الشعراء

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِلَيْنَا فَكَلَّمُوا مَتَّعُونَ ۝

ترجمہ :- اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کی یہ کہ رات کو بچل

بندوں میروں کو تحقیق تم بھیجا کیے جاؤ گے - پیچھا کرنا -

رکھنا - تعاقب کرنا - آتش کا شعر ہے :-

جانے ہے آتش اگر اہل جہاں تجھ سے بھرے

مرد بھیجا نہ کریں بھاگے ہوئے لشکر کا

سریوٹا - دریے سیرنا -

دائع کا شعر ہے -

مہ چھوڑا کوئی زندہ تا قیامت

کیا ہے موت نے پیچھا کیاں تک

مستانا - حق کرنا - شوق کہتے ہیں -

میرا پیچھا سن اب نہ کیجے آپ

میرے گھر مجھ کو جانے دیجے آپ

(۲۲۵) پارہ - ۱۹ - رکوع - ۱۹ - آیت - ۵۷ سورۃ النمل

فَا تُخَيِّرْهُ وَاَصْلَهُ اِلَّا اَمْرًا قَدْ قَضٰى شَمْعًا مِّنَ الْخَبْرِ

ترجمہ - یہ خجرات دی ہم نے اس کو اور اہل اس کے کو مگر عورت اس

کی کو کہ مقرر کیا تھا ہم نے اس کو پیچھے رہنے والوں سے -

حق کے معاملے میں پیش قدمی نہ کرنا - یعنی پیچھے رہ جانا

پچھڑ جانا کے معنی میں بھی آتا ہے -

سہ راہرو ملتے ہیں بل بھر میں بچھڑ جانے کو
 بھر بھی جاتے ہوئے کچھ اشک ڈھلک جاتے ہیں
 ایک اور شاعر نے یوں کیا ہے :-

اب کے بچھڑے مل بھی گئے تو کون کسے پہچانے گا
 وقت کی آڑتی دھول ہمارے جیسوں بہرہم جائے گی

(۲۲۶) پارہ - ۱۹ - کوخ - ہم - آیت - لم ۴ - سورة الفرقان

وَالَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ لِلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَسْجِدًا وَقِيَامًا

ترجمہ :- اور وہ لوگ کہ رات کاٹتے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے
 سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے -

رات کا ٹٹنا -

ذوق کا شعر ہے :-

دن کٹا جائے اب رات کدھر کاٹنے کو
 جب سے تو پاس نہیں دوڑے ہے گھر کاٹنے کو

(۲۲۷) پارہ - ۱۹ - رکوع - ۷ - آیت - ۵۴ - سورۃ الشجرہ

فَاَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝

ترجمہ: - یہ ڈالا موسیٰ نے عصا اپنا ناگیاں وہ نکل جاتا ہے

جو کچھ جھوٹ باندھا - نکل جاتا -

تاسخ کا شعر ہے! -

دیکھ کر غیروں کو یاد آئی جو وہ زلفِ سیاہ

موجِ دریا نکل جانے کو اثر ہو گیا

(۲۲۸) یا ۱۰ - ۲۰ - کوخ - ۳ - آیت - ۸۵ - سورۃ النمل

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا ۖ فَهُمْ لَا يَنْتَصِفُونَ ۝

ترجمہ: - اور ان پر پڑے گی بات اوپر ان کے بسب ظلم ان کے
کے پس وہ نہ بول سکیں گے۔

بات کا قیام ہونا - بات بگڑی ہو نا -

اردو میں استعمال ہوتا ہے -

راسخ کا شعر ہے :-

اب کسی بات کا قیام نہیں

ان کا وعدہ سفر میں رہتا ہے

(۲۲۹) پارہ - ۲۵ - رکوع - ۵ - آیت - ۱ - سورۃ القصص

فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ -

ترجمہ: - پس مہکا مارا اس کو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اوپر

اس کے - کام تمام کرنا - اردو میں متعمل ہے -

کام کو انجام پر پہنچانا - ہلک کرنا - جان سے مار ڈالنا

زندہ کہتے ہیں: -

کر چکے جلد میرا کام تمام

حیر کیوں بھیجے پار کرتا ہے

تمام کرنا - ختم کرنا - مار ڈالنا - شرف کا دشمن ہے: -

بڑا مردہ ہو گئے گل شاداب سینکڑوں

شیرنگ نے کئے تری کیا کیا جواں تمام

قضا کر جانا - قضا میں کر گیا دادِ حوالی میں تو وہ بولے

علاج ان کو اگر ممکن نہ تھا ہم سے کیا ہوتا

(۲۳۰) پارہ ۵ - ۲۰ - رکوع ۷ - آیت ۳۵ - سورۃ القصص

قَالَ سَتَشِدُّ عَضْدَكَ بِأَخِيكَ

ترجمہ:- کیا البتہ محکم کر دیتے ہیں بازو تیرا ساتھ بھائی تیرے کے۔

بھائی کو قوت بازو کہتے ہیں - قوت بازو مضبوط کرنا۔

”بھائی کے اشتعال پر عموماً کیا جاتا ہے کہ وہ غلوں کا بازو ٹوٹ گیا

غلوں کا قوت بازو ختم ہوا“

(۲۳۱) پارہ ۵ - ۲۰ - رکوع ۹ - آیت ۵۱ - سورۃ القصص

وَكُنْمُ أَصْلَکُنَا مِنْ قَرْيَةٍ ؕ تَبْطِرُونَ مَعِيشَتَنَا ؕ

ترجمہ:- اور بیت یلک کید ہم نے بےستیاں کہ اترا آتی بقیں بیچ

معیشت اپنی کے - اترانا - ناز کرنا - کسی چیز پر ناز

ہونا - کسی بات پر گھمنڈ ہونا - مخبرا کرنا - تعقل کی لینا -

غالب نے کیا ہے - ہوا ہے شیخ کا صاحب بھرے ہے اتراتا

وگر نہ شیر میں غالب کی آبرو کیا ہے

صحیفی کا شعر ہے :-

تو کرے ناز اگر حسن پر اپنے ہے بجا
کہ بنا کر تجھے خالق نے لبیت ناز کیا

(۲۳۲) پارہ - ۲۵ - رکوع - ۱۵ - آیت - ۲۹ - سورة العنکبوت

اَمْ يَتْلُكُمْ لَمَّا لَوْنَ الرِّجَالِ وَتَقَطُّعُونَ اَشْجِدَ -

ترجمہ :- کیا تم مجھے آئے ہو مردوں کے پاس اور وہ کاٹتے ہو راہ -

رہنمائی کرنا - راستہ کاٹنا - راہ کاٹنا - ایک راہ چھوڑ کر دوسری

راہ چلنا - اسیر کا شعر ہے :-

کوئے قاتل میں ملا جادو شمشیر مجھے

کاٹ کر کہہ دے گئی تقدیر مجھے

راہ پھلنے میں مانع ہونا - آتش بجے ہو :-

زلف حائل ہے نگہ رخسارِ جانان پر نہ ڈال

چھ شگون بد دلا جب سانپ کاٹے راہ کو

(۲۳۳) پارہ - ۲۰ - رکوع - ۱۴ - آیت - ۳۶ - سورۃ العنکبوت

وَمَا كَانُوا مُبْقِيَةً -

ترجمہ - اور میں تو ہم سے آگے نکل جانے والے

بھاگ نکلنا - وغیرہ اردو میں آتا ہے + داغ کا شعر ہے :-

کوئی آگے نکل نہیں سکتا

مجھ سے فتنہ بھی چل نہیں سکتا

(۲۳۴) پارہ - ۲۰ - رکوع - ۱۴ - آیت - ۴۱ - سورۃ العنکبوت

كَمْثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اِتَّخَذَتْ بُيُوتًا وَاِنَّ اَوَّهْنَ الْبُيُوتِ لَبُيُوتُ الْعَنْكَبُوتِ

نوکا نوک یحییون + ترجمہ - مثال ان لوگوں کی

ترجمہ :- مانند مکڑی کی ہے کہ بتاتی ہے گھر اور تحقیق بیت ست گھروں میں البتہ گھر مکڑی کا

ہے کاش کہ ہوتے جانتے - مکڑی کا سا گھر - یعنی کمزور گھر

شرق قدوائی کا شعر ہے :- بڑی پیر دے والی تو ململ ہی کیا

یہ مکڑی کے جالے کا آنچل ہی کیا

(۲۳۵) پارہ - ۲۱ - رکوع - ۲ - آیت - ۵۵ - سورۃ العنکبوت

يَوْمَ يُغَشَّوْهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ

ترجمہ: - اس دن کہ ڈھانک لے گا ان کو عذاب اوپر ان کے سر اور نیچے

پاؤں ان کے سے - سر سے پاؤں تک سر سے پیر تک کسی چنیر کا چھا جانا

مختلف طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

اسیر کا شعر ہے۔

غم نے تیرے نچوڑ لیا سر سے پاؤں تک

رگ رگ بھارتی ہے کہ نشتر سے کیا کیس

(۲۳۶) پارہ - ۲۱ - رکوع - ۲ - آیت - ۵۵ - سورۃ العنکبوت

وَيَقُولُ دُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: - ان دن کہ ڈھانک لے گا ان کو عذاب اوپر ان کے سر اور نیچے

پاؤں ان کے سے اور کہے گا اللہ تعالیٰ چکو جو کچھ تھے غم کرتے۔

منہرہ چکھنا - نتیجہ بھگتنا - لذت پانا -

شوق قدوائی کا شہر ہے :-

دل تجھ دے کے بڑے پیر میں غم کھانے میں

چکھ لیا خوب مزہ اپنے کینے کا ہم نے

شکر کہتے ہیں :-

ہم سنوں سے چھٹ کے ناحق زندگی بچی تلخ کی

چکھ لیا اے خضر عمر جاودانی کا مزہ

اکبر نے یوں کہا ہے :-

لجے کے چنے کہاں سے لائیں

سختی کا اٹھیں مزہ چکھائیں

(۲۳۷) پارہ ۵ - ۲۱ - رکوع - ۳ - آیت - ۶۶ - سورة العنکبوت

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنَّا فَسُخِّرَ لِيَسْمَعُوا سُبُلَنَا

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے محنت کی بیچ راہ ہماری کے البتہ دکھا دیں گے

ہم ان کو راہ اپنی — راہ دکھانا محاورہ ہے —

راہ دکھانا - راستہ بتانا کنایۃً "انتظار کرانا" -

آتش کا معرکہ

عمر حشر کے روز بھی دکھائی مجھے یار کی راہ

(۲۳۸) یارہ - ۳۱ - رکوع - ۹ - آیت - ۵۹ - سورة الروم

كَذٰلِكَ يُفْتَحُ الْبَابُ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَخْلَعُوْنَ

ترجمہ :- اسی طرح میسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر دلوں ان کے کہ نہیں جانتے -

دل پر میسر کر دینا - دل کو ایسا صفتح کر دینا کہ اس پر اثر بھی نہ ہو -

فقرو - کافروں کے دل پر خدا نے میسر کر دی -

راسخ کا شعر ہے :-

میسر کی آنکھ نے اس چہرہ کی یکسانی پر

حسنِ خط نے خطِ طعنا میں گواہی کر دی

ذوق لیتے ہیں :- میسر وہ کرتا ہے نامے پر مجھ آئے ہے شک

بائے یوں جو سے لعاب اس کے دہن کا کاغذ

(۲۳۹) پارہ - ۲۱ - رکوع - ۹ - آیت - ۶۰ - سورۃ الروم

وَلَا يَسْتَوْفِقُونَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ

ترجمہ :- اور نہ سبک کریں تجھ کو وہ لوگ کہ میں یقین لاتے —

(یعنی خفیف نہ کریں یا کر دینا)

خفیف کر دینا محاورے میں آتا ہے — خفیف - سبک - حقیر - رسوا -

بہ حقیقت - نادان ہونا - اھیر کا شعر ہے :-

یاں جان اپنی پہلے ہی نذر ادا ہوئی

کسی خفیف آکے میرے گھر خطا ہوئی

(۲۴۰) پارہ - ۲۱ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۱۸ - سورۃ لقمان

وَأَلَّا تَقْعُرَ وَدَّتْ لِنَاسٍ -

ترجمہ :- اور مت موڑ گاؤں اپنے کو لوگوں سے —

منہ پھیلانا - (کنائیت) ناراض ہونا - خفا ہونا - منہ سبانا

رشتہ کھینچے ہیں :-

منہ بولاٹے سوئے گلگشت کیا کرتے ہیں

کیوں سزاوار نہ ہوں ملت آماں کے بول

(۲۲۱) پارہ - ۲۱ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۲۲ - سورۃ لقمان

وَمَنْ يُشْلِمِ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ

ترجمہ :- اور جو کوئی مطلع کرے منہ اپنا طرف خدا کی -

منہ کر لیتا - رخ کر لیتا - تاسف کا شعر ہے :-

یٹ گیا ہے یہ کسی گیسو و رخسارے دل

کہ کچھ رخ نہ کروں گبر و مسلمان کی طرف

اوج بکتے ہیں :-

رخ کرتی ادھر تقانہ یہ منہ فوج و غنا کا

دشوار سوئے خیمہ گزارنا تھا ہوا کا

(۲۲۲) پارہ - ۲۱ - رکوع - ۱۵ - آیت - سورۃ -

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو أَرْؤُسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۝

ترجمہ :- اور کاش کہ دیکھ تو جس وقت گنہگاروں کو نیچے ڈالے ہوں گے
سزا پنا نزدیک رب اپنے کے ۔

سر نیچے ڈالنا ۔ سر جھکا لینا ۔ سر نیچا کرنا ۔ سجدہ کرنا ۔ انگڑا کرنا ۔
داغ کا شہر ہے :-

بچھو جناب داغ کی ہم سے شرارتیں

کیا سر جھکانے بیٹھے ہیں عزت غریب سے

شرم سے یا غیرت سے گردن نیچی کرنا ۔ وزیر کہتے ہیں :-

سر جھکانے رہ سدا گردوں

کیا کیا تھا جو شرمسار رہا

(۲۲۳) پارہ ۲۱ - رکوع ۱۷ - آیت ۷ - سورۃ الاحزاب

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنْ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ -

ترجمہ :- اور جس وقت کہ لیا ہم نے نبیوں سے عہد ان کا -

عہد لینا ۔ قول لینا ۔ اقرار لینا ۔ خبرات کا شہر ہے :-

خدا ہی ہے جو آٹے شب کو بجی وعدے پہ لا اپنے

عبث میں قول تجھ سے اے بت عیار لٹائیوں

(الم ۲۱) پارہ ۵ - ۲۱ - رکوع ۱۸ - آیت ۱۰ - سورة الاحزاب

وَإِذْ زَاغَتْ الْأَبْصَارُ -

ترجمہ: - اور جس وقت کہ کج ہوئیں آنکھیں (یا نظریں)

آنکھیں جھک جانا - نقشہ یا عیند کے غلبہ سے - جھپٹنا - شرمندہ ہونا -

منہ دکھائیں کیا کسی کو ہنبر میں جیتے لے

جھک گئیں آنکھیں میری جاں موت کی تاخیر میں

آتش کا شعلہ ہے: -

شرم سے وہ شرمگین آنکھیں جھکی جاتی ہیں اب

رات بھاری ہو گئی ہے مردم بیمار پر

(الم ۲۱) پارہ ۵ - ۲۱ - رکوع ۱۸ - آیت ۱۰ - سورة الاحزاب

وَبَلَغْتَ الْفُرُجَ الْخَنَازِيرَ وَتَطُنَّوْنَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا -

ترجمہ:- اور پیچ گئے دل حلق کو اور گمان کرتے تو تم ساتھ اللہ کے
طرف طرف کے گمان۔

کلیجا منہ کو آتا - اضطراب ہونا - اردو میں آتا ہے

نیم دہائی کا شعر ہے:-

منہ بیتابی فریاد کے جب زور کرتے ہیں
کلیجا منہ تک آ جاتا ہے ناقوسِ مہرین کا

نورق کہتے ہیں:-

کس دن نہیں ہوتا تعلقِ بھر سے مجھ کو
کس وقت میرا منہ کو کلیجا نہیں آتا

(۲۴) پارہ ۵ - ۲۱ - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۹ - سورۃ الاحزاب

خَاذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ

ترجمہ:- پس جب آئے ڈر دیکھ گاتوان کو کہ دیکھتے ہیں طرف پتہ

پتہ میں آنکھیں ان کی

کلیجا منہ کو آتا ہے جب اُن کو یاد کرنا
مرے احباب بار بار کون سی دنیا میں

(حمید)

گنبر ایٹ کی حالت میں آنکھیں چھینکنا -

امیر مینائی کہتے ہیں :-

چھینکے تو نگروں سے مری آنکھوں کی طرح

نازاں وہ اپنے مال پر ہیں، میں کمال پر

یا کنارہ کشی کے یہ آنکھیں پھیرنا :-

جراثیم کا شہر ہے :-

آنکھیں طبیعت پھیرنے سے نبض اپنی دیکھ کر

یعنی مریض چشم بھتاں کا نہیں علاج

(۲۲۷) پارہ - ۲۲ - رکوع - ۲ - سورہ - الاحزاب - آیت - ۵۳

فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْذِنِينَ لَبَدٍ

ترجمہ :- پس جب کھا سیکو پس مستغرق ہو جاؤ اور مت بلبلے رہو۔
لگا رہنے والے واسطے باتوں کے -

باتوں میں لگتا - انشاء کا شعر ہے :-

انشاء نے آگاہی لیا تم کو بات میں

ظالم بھی جو کہتا ہے کوئی اپنی گھات میں

آئیر منائی کہتے ہیں :-

خوش بیانی ہو تری سارے چمن میں مشہور

کچھ تو حیات کو باتوں میں لگا لے بلبل

(۲۲۸) پارہ - ۲۲ - رکوع - ۶ - آیت - ۷۲ - سورۃ الاحزاب

اِنَّكَ كَانْتَ ظَلُومًا جَهْلُوًّا

ترجمہ :- تحقیق وہ تھا بے باک نادان -

ظُوراً بَحْثُوراً تَلْمِيعٌ مِّنْ أُنْتَا بَعْدُ۔

درد کا کوہی کا شعر ہے۔

دیا ہے خطاب ظُوراً بَحْثُوراً

مجھ کو بنایا ہے تو نے خلیفا

(۲۲۹) پارہ - ۲۲ - رکوع - ۱ - آیت - ۱۲ - سورۃ سبا

وَمِنْ ثَمَرَاتِهِمْ شجرٌ أَنزَلْنَا مِنْهُ مِزَّابًا شَدِيدًا۔

ترجمہ - اور جو کوئی کچی کرے ان میں سے حکم ہمارے سے چکا دیں گے ہم

ان کو عذاب دہش کے سے۔

کچی کرنا - ٹالنا - ٹال مٹول کرنا وغیرہ۔

کج روی کرنا - محاورہ آتا ہے۔

(۲۵۰) پارہ - ۲۲ - رکوع - ۱ - آیت - ۱۹ - سورۃ سبا

فَبِحَبِّهِمْ أَحَادِيثٌ وَمِنْ ثَمَرَاتِهِمْ كُلٌّ مِّنْ ثَمَرَاتٍ ط

ترجمہ - پس کر دیا ہم نے ان کو باتیں اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہم نے ان کو

نہایت مکرر مکرر کرنا۔

بات کی حیثیت ہو جانا یعنی معمولی چیز بن جانا۔ جیسے غالب نے کیا ہے۔

اک کھیل ہے اورنگ سیدھاں مرے نزدیک

اک بات ہے اعجازِ صیحا مرے آگے

مکرر مکرر کر دینا (تکرر کر دینا) بھی محاورہ ہے۔

(۲۵۱) بارہ - ۲۲ - کوغ - ۱۰ - آیت - ۳۱ - سورۃ سبا

بَعْدَ رَثِيمٍ يُرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ۝ الْقَوْلُ -

ترجمہ:- نزدیک پروردگار اپنے کے بعض میں گئے بعض ان کے طرف بعض

کی بات کو۔ بات پھیرنا محاورہ ہے۔

اپنی بات دوسرے پر ڈھالنا۔

جہرات کا شعر ہے:-

وقتِ اظہارِ وفا محفل میں اُس کی جہر کی آنکھ

مل گئی تو بس وہ سب باتیں اُسی پر ڈھالنا

(۲۵۱) پارہ - ۲۲ - رکوع - ۱۱ - آیت - ۳۸ - سورۃ سبا

وَالَّذِينَ يُشْعَوْنَ فِيْ اٰيَاتِنَا مُضْجِرَةً -

ترجمہ :- اور جو لوگ کہ سعی کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے واسطے عاجز کرنے کے -

عاجز کرنا - تنگ کرنا - مجبور کرنا - زیر کرنا - عاجز بخواری -

آندہ کہتے ہیں :-

کس میں ہے شرے سوا عاجز بخواری کی صفت

کون ہے مشکل میں جو بندے کا اپنے پار ہو

(۲۵۳) پارہ - ۲۲ - رکوع - ۱۲ - آیت - ۸ - سورۃ فاطر

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَنْهُمْ تَحَتَّرٌ -

ترجمہ :- پس نہ جاتا رہے جی شہرا اوپر ان کے افسوس سے

افسوس کر کے اپنی جان ہلکان کرنا - بہت کام لیا - صحبت چھوڑنا

تکلیف برداشت کرنا - تکلیف دینا - تعلق کا شہر ہے :-

میرے لیے نہ جان کو بیلگان کیجیے

اب ماتم حسینؑ کا سامان کیجیے

(۲۵۳) پارہ ۵ - ۲۲ - رکوع - ۱۷ - آیت - ۳۳ - سورۃ فاطر

وَلَا يَخِشُوا الْكُفْرَ وَالشُّكْرَ إِلَّا بَأْسُهُ

ترجمہ:- اور نہیں گھبرائے کفر اور شکر کے بلکہ بے خوف رہیں گے۔

گھبرایا۔ گھبرائے کرنا۔ اس روکنے۔ آتش کا شمع ہے:-

برق رفتاریوں مشرق سے میرے زیر قدم

اب گھبرائے مجھ پر چبڑ کر باران دھو کے

احاطہ کرنا۔ محاصرہ کرنا۔ چاروں طرف سے حرارت میں لینا۔

شوق قدوائی کیسے ہیں:- گھبرائے ہوئے تھی تھکن جو سب کو

سُستائے ہر نگ میرے شب کو

(۲۵۵) پارہ ۵ - ۲۲ - رکوع - ۱۸ - آیت - ۹ - سورۃ لیس

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا -

ترجمہ :- اور کی ہم نے آگے ان کے سے ایک دیوار اور پیچھے ان کے سے
 ایک دیوار ہیں ڈھانکنا ہم نے ان کو ہیں وہ نہیں دیکھتے -
 دیوار کھڑی کر دینا - دیوار تعمیر کرنا - آڑ کر دینا -
 آگ کا شمع ہے :-

میں حسن کے سیکے میں ، وہ ہے عشق سے حیراں
 دیوار کھڑی ہو گئی دیوار کے آگے

(۲۵۶) پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱ - آیت - ۲۹ - سورۃ یونس

إِنْ كَانَتْ إِلَّا خَيْفَةً قَوْلًا مِّنْ مَّكَامٍ مِّنْ دُونِ -

ترجمہ - میں تھا عذاب ان کا مگر ایک آواز تھی پس اکل وقت وہ کچھ
ہوٹے تھے -

کچھ جانا - جل کر خاک ہو جانا - جل کر راکھ ہو جانا -

ذوق کا شعر ہے :-

جل کے میں خاک ہوا ہوں تو رمل دل مضطرب

وہ سہماں ہے کشتہ نہ ہوا پیر نہ ہوا

(۲۵۷) پارہ - ۲۳ - رکوع - ۵ - آیت - ۱۶ - سورۃ الصافات

وَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا بَآءَ عَيْنَا مَا أَزَايَا ثُمَّ يَرْجُوْنَ -

ترجمہ - کیا جب مر جاویں گے ہم اور ہو جاویں گے ہم مٹی اور پتھریاں

کیا ہم اٹھائے جاویں گے -

مٹی ہو جانا - خاک میں ملنا - راکھ ہونا - کٹا ٹپٹا ہوسیدہ ہو جانا

آتش کا شہر ہے :-

خدا کے واسطے اے آسمان حوائے کر

دھڑ دھڑ نہ کیں ہو مزا کفن مٹی

کنا نیتہ = شرمندہ ہوتا - نصیر کہتے ہیں :-

شہرے گلے میں وہ جھپٹا گل ہے سوئے کی

کہ جس کو دیکھ کے سورج کی ہو کرن مٹی

(۲۵۸) بارہ - ۲۳ - اوع - ۶ - آیت - ۴۸ - سورة الصف

يَطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّحِیْنٍ -

ترجمہ :- پھرایا جاوے گا ادبیران کے پیالہ شراب طیف کا

جام کا دور چلنا اصطلاحاً آتا ہے شراب کا دور چلنا -

ذوق کہتے ہیں :-

ہمیشہ دور عشرت ہے جو ہم یوں اہل کیفیت

کہ میر و ماہ سے دن رات پاں اک جام چلتا ہے

(۲۵۹) پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۲۲ - سورۃ ص

اِنْ نُّفِضْ بِرِجْلِكَ فَمَا

ترجمہ:- لات مارو پاؤں اپنے سے۔

لات مارنا - ٹھوکر مارنا - بھڑکا شمرنا:-

لات ماری ہے فقیروں نے جیاں بانی پر

افسر و جہتر سلاطین کے سر مارے ہیں

جرات کہتے ہیں:-

عراہوں جس کے لیے میں ہزار چھپ وہ شورش

کبھی نہلات بھی آکر مزار پر مارے

(۲۶۰) پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱۴ - آیت - ۱۹ - سورۃ الزمر

اَمْحَنَّا مَرْقًى عَلَیْهِمْ مَلِئَتْ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تَنْقِیْدُ مَنْ فِی النَّارِ -

ترجمہ:- کیا ہیں جو شخص کہ ثابت ہوئی اوپر اس کے بات عذاب کی۔

کیا ہیں تو خلدیں کھلائے گا ان کو کہ سیج آگ کے ہیں۔

بات صحیح ثابت ہو تا۔ اس کے برعکس بات جھٹلانا محاورہ ہے۔
عاشق کا شعر ہے:-

بولا وہ کہ ہے یہ دوسری بات
کیوں کر میں جھٹلاؤں آپ کی بات

(۲۶۱) پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱۷ - آیت ۲۲ - سورۃ الزمر

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ بِالْحَقِّ لَمْ يَكُنْ عَلَىٰ شَيْءٍ مُّنْزِلًا -

ترجمہ:- کیا ہے جو شخص کے گواہ اللہ نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے

ہے وہ اوپر نور کے ہیں۔ پروردگار اپنے سے۔

انشراح ہوتا۔ الہم نشرح ہوتا۔ الہم نشرح کر دیتا۔ سب محاورے ہیں

عبد العزیز خاں کا شعر ہے:-

غیر معشوق ہو اُنہم نشرح

سرخِ اشک و زردی رخ سے

(۲۶۲) پارہ ۵ - ۲۳ - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲۳ - سورۃ الزمر

تَقْشِطُوا مِنْهُ جُودُ الَّذِينَ -

ترجمہ: - بال کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے کھال پر -

بال کھڑے ہونا - رونگٹے کھڑے ہونا - منیر کا شعر ہے: -

سردی کا خوف دیکھو مریانی میں

کھل کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں

بال کھڑے ہونا یہ حالت قہ سے پہلے بھی ہوتی ہے -

رشتہ کھینچتے ہیں: -

پھر مومن سے ہم تیری تعظیم کرتے ہیں

بال اپنے خوف و قہر و غضب سے کھڑے کیے

(۲۶۳) پارہ ۵ - ۲۳ - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲۸ - سورۃ الزمر

قُرْآنًا غَرِيبًا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ نَعْلَمُ بِتَقْوَىٰ -

ترجمہ: - قرآن عربی، بن کی دلا تو کہ وہ ڈریں -

شیر بھی بات کا نہ ہوتا - شیر ہو نہ ہوتا -

مستور کا شعر ہے :-

منزل ان کی ادا ہو سیدھی سادی

گلی اک شیر ہو بھی ہے بانگین کی

(۲۶۴) پارہ ۵ - ۲۵ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۶۰ - سورۃ الزمر

وَلَيَوْمَ الْيَقِينِ تَنزِي الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وَجُوهُهُمْ مُشْوَدَّةٌ .

ترجمہ :- اور دن قیامت کے دیکھے گا تو ان لوگوں کو کہ جھوٹ بولتے ہیں اور
اللہ کے منہ ان کے کالے ہیں -

جسیرہ سیاہ ہو جانا - منہ کالا ہو جانا - منہ سیاہ ہونا -

اکبر کا شعر ہے :-

توپ کا طرح چل کر عید میں گو منہ ہو سیاہ

سر شریفی اب آگ میں ہے کہ تلوار منہ ہو

ساک کچلتے ہیں :-

فدک نے تاک کر سنگِ حواش مجھ پہ ہر سائے

اللہ جلوتے کالا منہ شبِ مہتابِ ہجران کا

(۲۶۵) پارہ ۵ - ۱۲ - رکوع - ۲ - آیت - ۶۲ - سورۃ الزمر

وَالْأَرْضُ جُثِيحًا مُتَجَدِّدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ :- اور زمین ساری قبضے میں (مٹی میں) ہے اُن کی دن قیامت کے
 مٹی میں بیٹا - قبضے میں بیٹا مراد ہے - قابو میں بیٹا -
 دل بچے ہیں :-

کر لیا رنگِ حنائی دل اسیر
 آپ کی مٹی میں ہے صبا دیکھا

(۲۶۶) بارہ - ۲۲ - اوع - ۱۲ - آیت - ۶۱ - سورة المؤمن

اللہ الٰہی جُزْءُ لَکُمْ اَنْتُمْ تَشْكُرُوْنَ فَبَدَّلْ

ترجمہ :- اللہ وہ ذات ہے جس نے کیا واسطے بتا دے رات کو تو کہ

آرام بگڑو بیچ اس کے -

آرام بگڑنا - سکون حاصل کرنا - چھین کرنا - آسائش بگڑنا -

برق کا شعلہ ہے :-

مخس خانے مبارک رہیں یوں گرم نہ ہو تم

تم گور کے تہ خانے میں آرام کریں گے

سونے کے معنی میں آئندہ کا معرود ہے

عج نہایت نیند میں ہے قصد ہے آرام کرنے کا

دملنا - قرار پکڑنا اور بیمار کو اچھا کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

پارہ - ۲۲ - سورۃ حکم سجدة - رکوع - ۱۸ - آیت - ۲۹

(۲۹۷) وَ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا آتِنَا الَّذِيْنَ اَخْلَلْنَا مِنْ الْجَنِّ وَالَّذِيْنَ

لَنَجْعَلَ لَكَ خَلْفًا اَوْ قَدَمًا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

ترجمہ - اور کہیں گے وہ لوگ کہ کا فر ہوئے اے رب ہمارے کھلا

ہم کو وہ دو شخص جنہوں نے گمراہ کیا ہم کو جنہوں سے اور آدمیوں سے کہیں

ہم ان دونوں کو پیچھے قدموں اپنے کے تو کہ ہو جاویں وہ دونوں پیچھے

والوں سے -

پاؤں تلے ملنا - قدموں تلے روندنا - پیروں میں ملنا -

محاورے کے طور پر استعمال ہوتا ہے -

(۲۶۸) پارہ - ۲۵ - سورۃ - ختم سجدہ - رکوع - ۱ - آیت - ۵۱

وَإِذَا أَلْمُتْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ اغْتَرَضْ وَتَأْبَاهُ يَنْبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَزَوْدُ عَنَّا غَيْرُ لُفٍّ ۝

ترجمہ:- اور جس وقت نصبت رکھتے ہیں ہم اور پر آدمی کے منہ پھیر لیتا ہے اور دور کر لیتا ہے کھروٹ اپنی کو اور جب لگتی ہے اس کو برا لٹی پس دعا مانگتا ہے چوڑی -

کھروٹ موڑنا - پہلو پھیرنا محاورہ ہے
عاشق کا شہر ہے :-

القصر اسی طرح وہ گل رو

تقریر کے پھیرتی تھی پہلو

امیر مینائی کہتے ہیں :-

وصل کی رات بھی پہلو ہی بد لیتے گزری

ایک کھروٹ دل بے تاب لے سونے نہ دیا

(۲۶۹) پارہ - ۲۵ - سورۃ صم سجدہ - رکوع - ۹ - آیت - ۲۵

فَرَلَبُّوْهُمُ الْجَوَابَ وَ شَرُّوا عَلَيْنَا يَتَّبِعُوْنَ

ترجمہ: - اور واسطے گھروں ان کے کے دروازے اور تخت کہ اوپر ان کے

تکلیف کرتے۔

بغیر وسا کرتا۔ بسیار لینا۔ تکلیف کرتا وغیرہ۔ کسی پر اعتماد کرتا۔

۶ آتش کا شعلہ ہے۔

تدبیر سے تو کام نہ تقدیر کا ہوا

تکلیف خدا پہ کیجیے دروازہ بغیر ہے

تکلیف لگانا۔ بیٹھ لہنا شرف کہتے ہیں!۔ کیوں کیا ہے جا کے تکلیف اس نے قبر میں پر

کیا ہوئی بیل کی محل اور گھر کیا ہوا

بغیر وسا۔ اعتمادِ کلی کے معنی میں انشائیوں کہتے ہیں!۔

کہتے ہیں جو فقرا اپنے یقین پر تکلیف

باندھ بیٹھ وہ درِ عرش میں پر تکلیف

(۲۷۵) پارہ - ۲۵ - سورۃ الزخرف - رکوع - ۱۳ - آیت - ۳۴ -

وَتَلَذُّواْ الْآثِمِیْنَ وَاَنْتُمْ فِیْهَا غُلُوْدٌ -

ترجمہ :- اور لذت پکڑیں آثموں اور تم بھی اس کے ہمیشہ رہنے والے ہو۔

آثموں کی لذت - یعنی آثموں کو بھلا حاصل ہو -

”آثموں کو بھلا کھانے کا شوق“ محاورہ آتا ہے۔

(۲۷۶) پارہ - ۲۵ - سورۃ الباقیۃ - رکوع - ۱۹ - آیت - ۲۸ -

وَسَرَّایْ كُلُّ اُمَّةٍ جَانِثِیَّةً مُّكَلًّا اُمَّةٍ تُدْعٰی اِلٰی کِتَابِهَا ۔

ترجمہ :- اور دیکھئے گا تو ہر ایک امت زانو پر گری ہوئی ہر امت پکاری

جاوے گی طرف اعمال نامہ اپنے کے۔

گھٹنے ٹیک دینا۔ کتابت پورا زور لگانا۔ پوری قوت صرف کرنا۔

اُج کہتے ہیں :-

مقرر کیا ہر جہ زین پہ امامت کا آفتاب

گھوڑے نے گھٹنے ٹیک دیے خاک پر شتاب

(۲۷۲) پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ محمد - رکوع ۵ - آیت ۱

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَحَسَّاءُ لَهُمْ وَأَفْضَلُ أَعْمَالِهِمْ ۝

ترجمہ ۱ - اور جو لوگ کہ کافر ہوئے پس اگر بہڑنا ہے واسطے ان کے اور
بہراہ کیا عملوں ان کے کو -

گر بہڑنا یعنی تباہ ہونا - زمین پر آہڑنا - نیچے آ رہنا دیوار یا مکان کا پیڑھا جانا
آتش کا شعلہ ہے -

گنبد گردوں سے نکلیں ہیں طہر سے ہو سکے
ڈرے گر بہڑنے کا آتش یہ مکان گردش میں ہے

نہایت کمزور اور خفیف ہو جانا - تباہ و برباد ہو جانا - کناہتہ مائل ہو جانا -
رشتہ کہتے ہیں :- بوجے تھارے عشق کے ہیں ناز اٹھاتے ہیں

کچھ جنس حسن دیکھ کے ہم گر بہڑے ہیں

میرنہ کا شیخہ اتر نہ قدریوں کہتے ہیں :- اڑتے لا جاتے ہیں و منہ کو موڑ کر

باغ پر گر بہڑتے ہیں یہ جوش کر

(۲۷۳) پارہ - ۲۶ - سورۃ محمد - رکوع - ۴ - آیت - ۲۲

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَغْضًا لُمْفَاهٍ

ترجمہ :- کیا پس میں فکر کرتے بیچ قرآن کے - کیا ادھر دلوں کے قفل میں
ان کے -

دلوں میں تالے بڑ جانا - دلوں پر قفل ہونا - اردو میں محاورۃ استعمال ہوتا

ہے - داغ کا شعر ہے :-

اس عشق نے کیا قفل لگایا ہے دلوں پر

کہہ ہے وہاں بند، تو حسرت ہے یہاں بند

(۲۷۴) پارہ - ۲۶ - سورۃ محمد - رکوع - ۸ - آیت - ۳۵

وَاللَّهُ فَضْلُكُمْ وَلَنْ يَتَذَكَّرَ أَعْمَا نَكْمُ

ترجمہ :- اور اللہ ساتھ تیار ہے اور ہرگز نہ چھینے گا تم سے

عمل تیارے -

اعمال چھین لینا - داغ کا شعر ہے :-

خلق کے اعمال نامے چھپیں لوں گا حشر میں

گم ہوا ہے مجھ تو سے قاصد کے دلبر کا جواب

(۲۷۵) پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ الفتح - رکوع - ۹ - آیت - ۱۰

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ۚ

ترجمہ:- تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں مجھ سے سوائے اس کے نہیں کہ

بیعت کرتے ہیں اللہ سے۔ تاکہ اللہ کا ہے اور یہ ان کے کہ یہ جس نے عہد توڑا

یہ سوائے اس کے نہیں کہ عہد توڑا اور جان اپنی کے۔

بیعت کرنا (خود کو وقف کر دینا) عام محاورہ ہے کسی سے مجھ تو میں

مجھ تو دینا محاورہ (خود کو کسی کے سپرد کر دینا) بھی آتا ہے۔

نواب مرزا شوق کہتے ہیں:-

میں کیاں ہوں جو ساقہ حوں میرا

مجھ تو میں اپنے مجھ تو دوں میرا

(۲۷۶) پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ الفتح - رکوع - ۱۱ - آیت - ۲۵

وَعَدَكُمْ اللَّهُ مَضَائِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُكُمْ مِمَّا فَعَجَلْتُمْ عَلَيْهِ هَفْؤًا وَكُلَّفَ
أَيْدِي النَّاسِ عَنْكُمْ ۝

ترجمہ:- وعدہ کیا ہے تم کو اللہ نے لوٹوں بہت کما کہ لوگے ان کو پس پشتاب
حیدی تم کو یہ اور بند کیے تاکہ لوگوں کے تم سے۔

تاکہ بند کرنا - تاکہ روکنا - تاکہ پٹا دینا - کفایت شماری کرنا - خرچہ کم کرنا -
آتش کا شعلہ:- لذتِ زخم سے محروم نہ رکھنا قاتل

تاکہ کو اپنے نہ ضیارت سے انسان روکے

باز رہنا - دست کش ہونا - جلیل مانگیری کہتے ہیں:-

تاکہ کیوں روک لیا کہ نہ دمِ زنجِ جلیل

شکر تمام پہ سرے شکوہ بیداد نہ تھا

(۲۷۷) پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ السموات - رکوع - ۱۳ - آیت - ۳۰

إِنَّ الَّذِينَ يُفْقِطُونَ أَصْوَابَهُمْ

ترجمہ:۔ تحقیق جو لوگ کہ بہت کرتے ہیں آواز اپنی کو۔

آواز بہت کرنا۔ مزاحیہ سے یعنی دہی آواز سے بولنا مراد ہے ادب کرنا۔
دماغ کا شعر ہے:۔

انہیں جب میراں پا کر سوالی وصل کر بیٹھا
دہی آواز سے شرما کے وہ بولے یہ مشکل ہے

امیر مینائی کہتے ہیں:۔

واعظ دہی زبان سے کرتا تھا ذکرِ حور

اتنا لحاظِ دخترِ گز کا ضرور تھا

(۲۷۸) پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ الحجرات - رکوع ۱۳ - آیت ۹

مَشْتٰی رَفِیْءٌ اِلٰی اَمْرِ اللّٰهِ .

ترجمہ:۔ بیان تک کہ پھر آدمی طرف حکمِ خدا کے۔

حکمِ خدا کے سامنے جھک جانا یعنی پھر آجانا۔

صبا مکنوی کا شعر ہے:۔

امیرِ الہ آتشِ موقوتاً ہے ارے صبا

مرنے پہ بیشتر سے بندھے بیشتر کمر

خدا جانے اس » موقوتاً من قبل ان موقوتاً « کو آیت کیا ہے۔

الیا نہیں ہے۔ یہ صوفیہ کا قول ہے۔

(۲۷۹) پارہ - ۲۶ - سورۃ ق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۳۶

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ فَعَلَّ مِنْ قِبَلِهِمْ

ترجمہ:۔ بس چھپ کر ڈال دیے انہوں نے بیچ شہروں کے کیا ہے جگہ

بھاگ جانے کی۔

بھاگنے کی جگہ یعنی ٹھکانا حاصل کرنا مراد ہے۔ بھاگ جانا۔ (مفرد لڑنا)

آتش کہتے ہیں:۔

بھاگ کر عاشقِ شیدا سے کہاں جاؤ گے

قدم آہستہ رکھو، ٹھوکر میں کھاتے نہ چلو

(۲۸۵) پارہ - ۲۶ - سورۃ ق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۳۶

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ ۝

ترجمہ :- پس جہدِ محال کی باتوں نے بیچ شیروں کے -

نقب لگانا - میسر سکھ آبادی کہتے ہیں :-

کیوں کر نہ آئے قلعہ دل میں سپاہِ غم
چاکِ جگر ہے نقبِ حصارِ پناہ کی

(۲۸۱) پارہ - ۲۶ - سورۃ ق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۳۷

أَوْ أَلْقُوا السَّمْعَ وَفُتُو شَرِيعَتِهِ ۝

ترجمہ :- یا ڈالو اس نے کان کو اور وہ حاضر ہے دل سے -

کان ہونا - محاورہ ہے -

میسر کا شہر ہے :-

دعویٰ خوش دینی گرجہ اسے تھا لیکن

دیکھ کر منہ کو ترس لگ کر تیش کان ہوئے

(۲۸۲) پارہ - ۲۶ - سورۃ الذریت - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۰

قَتِلَ النَّمْرُ صَوْنٌ ۝

ترجمہ :- مارے گئے اٹھل مارنے والے

اٹھل بچو مارنا - بفرسند کے بات کرنا - اردو میں محاورہ بفرسند کے بات کرنے کو اٹھل بچو مارنا کہتے ہیں - کہ ظلم آدمی کی بات مت سنو وہ تو لبر وقت اٹھل بچو مارتا رہتا ہے -

(۲۸۳) پارہ - ۲۶ - سورۃ الذریت - رکوع - ۱۹ - آیت - ۱۹

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي عَشْرَةٍ فَاذْكُرُوا مَا كُنْتُمْ تُحْيُونَ ۝

ترجمہ :- پس آنی بی بی اس کی بیچ حیرت کے پس لے تو مارا منہ اپنے کو اور کیا میں بڑھی ہوں بانجھ - منہ لے تو مارنا یا مانتا بیٹنا تعجب کا اظہار کرنا کے لیے آتا ہے

منیر کا شعر :- بھرے پی کر مانتا کوٹا - بھوٹی قسمت ٹوٹی توب

مقصود کہتے ہیں :- مقصود میں گیا دیکھو کے اس کی یاد

جب بتیلی سے کل اس شوخ نے مانتا کوٹا

(۲۸۴) پارہ - ۲۷ - سورۃ الطور - رکوع - ۴ - آیت - ۲۸

وَاصْبِرْ بِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝

ترجمہ:- اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے پس تحقیق تو سب سے اُنکوں

ہماری کے ہے اور پاکی بیان کر ساتھ تصریف رب اپنے کے جس وقت کھڑا ہو تو

نظروں کے سامنے بیٹھا یعنی ہماری حفاظت میں بیٹھا۔

نظر میں رکھنا۔ نظروں میں رکھنا۔ دماغ کا شعریہ:-

وہاں یہ ٹھہری ہے کہ اس کو بھی نظر میں رکھیے

اب جو ٹھہریے تو بار ا دل بیتاب ہیں

(۲۸۵) پارہ - ۲۷ - سورۃ النجم - رکوع - ۶ - آیت - ۳۵

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ فِرَاقَ الْعِلْمِ - ترجمہ:- یہ ہے رسائی ان کی علم سے

مبلغ علم اردو میں بھی محاورہ ہے یعنی ان کا مبلغ علم کیا ہے یعنی ان

کا علم کیاں تک ہے۔

بھٹی آپ کا مبلغ علم کیاں تک ہے۔

(۲۸۶) پارہ - ۲۷ - سورۃ النجم - رکوع - ۷ - آیت ۳۳

وَأَن تَقُولَ مَقُولًا
وَأَن تَكُنَّ مَقُولًا

ترجمہ :- اور یہ کہ وہی بننا سنا ہے اور ڈلاتا ہے -

بنانا ڈلاتا عاودہ ہے یعنی خوش کر دینا اور تکلیف دینا -

آتش کا شعلہ ہے :-

دو قدم ساتھ جو چلتا ہوں میں گریاں کے

یہی فرماتے ہیں عین عین کے، بننا ڈنچلو

ذوق کتنے ہیں :-

آنا تو خفا آنا جانا تو رُلا جانا

آنا ہے تو کیا آنا جانا ہے تو کیا جانا

(۲۸۷) پارہ - ۲۷ - سورۃ النجم - رکوع - ۷ - آیت ۵۳

وَالْمَوْ تَغْلِيَةً أَوْ هَوًى

ترجمہ :- اور انسانی گئی بستیوں کو دے مارا -

دے مارنا اور چمک دینا۔ پیشخ - پیشخنا تقریباً ہر زبان میں
مشعل ہے۔

(۲۸۸) پارہ - ۷۷ - سورۃ القمر - النوع - ۸ - آیت - ۷

خُشَعًا الْبَارِءُ هُمْ يُكَذِّبُونَ مِنَ الْأَجْنَاثِ مَا تَنْفَعُهُمْ خَبَرًا مُنْشَرًّا
ترجمہ - شیخی ہوں گی نظریں ان کی نکلیں گے قبروں میں سے گویا کہ وہ
یہ بیاں ہیں میری شان -

آنکھیں اٹھ نہ سکتا - آنکھیں جبک جانا (ذلت سے) محاورے میں
کسی کا شاعر ہے۔

منہ دکھائی کیا کسی کو ہجر میں جیتے رہے
جبک گئیں آنکھیں مری جاں موت کی تافیر میں
ہجر مکفوی کہتے ہیں! -

ہم ہیں خاکوش ادھر، آنکھ جمع کائے وہ ادھر
یار سے سابقہ لہلا ہے، ملاقات نئی

(۲۸۹) باب ۵ - ۲۷ - سورة الطور - رکوع - م - آیت ۲۸

وَاصْبِرْ بِحُكْمِ رَبِّكَ يَا أَيُّهَا الْمُصْطَفَىٰ ۚ بَايِعْنَا وَبِيعْ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتَّىٰ تَقُومَ ۝

ترجمہ:- اور صبر کرو واسطے حکم پروردگار اپنے کے پس تحقیق تو بیچ آئنگوں بیمار
کچے اور پاکی بیان کر سنا تو تعریف رب اپنے کے جس وقت کھڑا ہو۔ بیچ آئنگوں
بیماری کے یعنی بیماری نگرانی میں۔ بیماری حفاظت میں۔
رشتہ کا شعر ہے:-

حیدر گل ز خان کو بھارت ضرور ہے

ترکس کو رہتی ہے نگرانی عبث عبث

(۲۹۰) باب ۵ - ۲۷ - سورة القمر - رکوع - ۹ - آیت ۳۱

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ قَتِيلًا ۚ وَاجِدَةً فَكَانُوا كَفْتِيلًا لِّمُتَمَتِّظِينَ ۝

ترجمہ:- تحقیق بھیجی ہم نے اویلاں کے آواز تند ایک ہی ہیں ہو گئے مانند
نفس پیر ڈالنے والے کی۔ نفس کی طرح ۲ ہو جانا - اونہے جانا

نفس نبھا - نفس سے بہت سے محاورے ہیں گئے ہیں۔

(۲۹۱) پارہ - ۲۷ - سورۃ القمر - رکوع - ۱ - آیت ۴

بَلِ السَّاعَةِ مَوَْدُّهُمْ وَالسَّاعَةِ أَذًى وَأَمْرٌ .

ترجمہ :- بلکہ قیامت ہے وعدہ لگاہ ان کا اور قیامت بیت سخت ہے اور
بیت کڑوی ہے۔

تلخ ہونا اور تلخی ہونا اردو محاوروں میں آتا ہے۔

کڑوا ہونا - ناگوار ہونا - بدمزہ ہونا - ناخوش ہونا۔

عاشق کا شعر ہے :- تلخ ہو جاتے ہو دم میں میری آدمی بات پر

بہنو بالی، نیم کاتکا نکالو ناک سے

گلزار نسیم میں ہے۔ میر جند کہ دیوتا وہ کڑوا

حلوہ کیا منہ اس کا میٹھا

(۲۹۲) پارہ - ۲۷ - سورۃ الرحمن - رکوع - ۱۲ - آیت - ۳۳

فَاَنْفِرُوا لَّا تُخَفُّوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ .

ترجمہ :- پس پیٹھ جاؤ تم نہ پیٹھ جاؤ گے تم مگر ساتھ غلبہ کے۔

بھاگ جانا - بھاگ کھڑے ہونا - بھاگ نکلنا -

محبوب کا شعر ہے :-

بھارا بھاگ کے جانا کیاں کیاں نہ ہوا

کوئی زمین نہ ملی جس پہ آسمان نہ ہوا

(بہ نیر زمین کہ رسیدم آسمان پیدا است)

(۲۹۳) پارہ - ۲۷ - سورۃ الرحمن - رکوع - ۱۶ - آیت - ۴۶

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ۝

ترجمہ - اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے آگے پروردگار

اپنے کے دو بیشیں ہیں -

سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنا - سامنے آنے سے ڈرنا - (خوف کی وجہ سے)

ادھر ہونے سے ڈرنا -

سامنے آنا - ادھر و پیش ہونا - سامنا کرنا ، سامنے کرنا ، سامنے آجانا

وغیرہ محاورات ہیں : امیر کا شعر ہے :-

مردوں کو پہنچا ہے قشتہ ان بتوں کے عشق میں

شرم آتی ہے خدا کے سامنے جاتے ہوئے

راستی کہتے ہیں:-

روزِ محشر ہو گیا ہے سامنا

دیکھو وہ جو کے ہر ایم کیا کر رہے

(۲۹۴) بارہ - ۲۷ - سورۃ الواقعة - روع - ۱۹ - آیت ۴۵

لَوْ نَشَاءُ لَنَمَحُّنَّهُمْ فَتَآبًا فَكَفَلْتُمْ تَفْلَهُمُونَ ۝

ترجمہ:- اگر چاہیں ہم البتہ کر دیں ہم اس کو ریزہ ریزہ پس ہو جاؤ تم

باتیں بناتے۔

باتیں بنانا یعنی صرف زبان سے کہنا۔

رشتہ کا شجر ہے:-

۱۰ عظوں کو بنانے دو باتیں

دوستی کے دو آشنائی کے

رنگین یوں اس مضمون کو لیتے ہیں۔

باتیں نہ بنا ماحصد اس شوقِ شکر سے

جو میں نے کیا تجھ سے کب تو نے کیا ہوگا

(۲۹۵) پارہ - ۲۷ - سورۃ الحديد - رکوع - ۱۸ - آیت - ۱۳

فَضْرِبْ بَيْنَهُمُ ابْشُورًا لَّدُنَّا فِشْ

ترجمہ:- پس مارا جاوے گا درمیان ان کے کوٹ کم واسطے اس کے دروازہ ہے۔

درمیان میں دیوار کھڑی کر دینا (کوٹ سے مراد)

آتش کا شعلہ ہے۔ خراب پھرتے تھے عالم میں دن کو بولے ہوئے

مکان یار کا دیوار درمیان نکال دے

تاسخ لکھتے ہیں:- پھر رٹے کیا ہیں ظالم شہری خاطر میں غبار

شوق سے اب میرے اپنے پیچ میں دیوار کھینچ

دماغ نے یوں کیا ہے:- میں حسن کے سکتے میں، وہ عشق کے حیران

دیوار کھڑی ہو گئی دیوار کے آگے

(۲۹۶) پارہ ۵ - ۲۷ - سورۃ الحديد - رکوع - ۲۵ - آیت ۲۷

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِوَسِيلَيْنَا

ترجمہ: پھر پیچھے لائے ہم اوپر قدموں ان کے پیچھے اپنے

قدموں کے پیچھے لائے ہیں ایک دوسرے کے بعد لانا - پے در پے لانا -

ایک کے پیچھے دوسرے کو بھیجنا -

"To follow in the foot-steps"

• دو لائن ایک دوسرے کے قدم بہ قدم ہیں • (تذکرۃ احمد - توبۃ النوح)

قدر کا شمر ہے :-

اُن کے جو تجربے ہوئے ہوں ہم

ہیں اُنہی پر چہ قدم بہ قدم

جلیں مانگ دوسری کہتے ہیں :-

بیر و فقط زمانہ ہیں اُن کی جال کا

فٹنے کی چل رہے ہیں قدم کے نشان پر

(۲۹۷) پارہ ۵ - ۲۸ - سورۃ المجادلہ - رکوع - ۳ - آیت - ۱۶

اِثْمٰزُوْا اٰیْمًا فَتَحْمَمُ جُنَّتُہٗ ۝

ترجمہ :- پکڑ لے انہوں نے قسموں اپنی کو ڈھال ۝

ڈھال بنانا یعنی بچاؤ کا ذریعہ بنانا - ڈھال ہونا -

صبا مکعنوی کہتے ہیں :-

آسمان نے مجھے محروم شہادت رکھا

شیخ قاتل کے لیے بھت سیہ ، ڈھال بنوا

(۲۹۸) پارہ ۵ - ۲۸ - سورۃ الحشر - رکوع - ۴ - آیت - ۲

فَاَعْمٰیوْا یَا وٰی اِلَّا بُعَاۤرُہٗ ۝

ترجمہ :- پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو ۝

آنکھ والے - یعنی عقل کی آنکھ رکھنے والے ، عقل مند - دانش مند -

آنکھ والا - لپیٹا ہونے والا - لبرکھنے والا -

داغ کہتے ہیں :-

وہ نقدِ دل کو ہمیشہ نظر پر رکھتے ہیں
جو آنکھ والے ہیں کوٹا کورا پر رکھتے ہیں

(۲۹۹) پارہ ۵ - ۲۸ - سورۃ الصمۃ - رکوع ۷ - آیت ۲ -

إِنْ يَشْقَوْكُمْ يَكُونُوا نَكْمًا تَكْفُرُوا وَتَكْفُرُوا كَيْفَ تَكْفُرُونَ

ترجمہ: - اگر یا وہ تم کو بدترین گناہوں کے واسطے تمہارا دشمن اور کھولیں گے طرف تمہاری

تو اپنے - دست درازی کرنا - تاکہ کرنا بھی مستعمل ہے۔

زندہ مگنوں کہتے ہیں: -

صدے سے پائے رخش کے نقراتی ہے زمین

شیر کے کرنا ہے کوئی شمسوار تاکہ

(۳۰۰) سورۃ - ۲۸ - سورۃ الصمۃ - رکوع ۷ - آیت ۲ -

وَالَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّهَّرِينَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أَلَمْنَا بِهِمْ

ترجمہ: - اور زبانیں اپنی ساق ہرانی کے اور دوست رکھتے ہیں کاش کہ

کافر ہو جاؤ تم - زبان کھولنا - ہرانی کے بے زبان کھولنا -

زبان درازی کرنا۔ رشک کا ایک شمر ہے۔

کچھ زبانِ رشک و دیگر زبانِ دراز

اپنی زبان دیکھو دراز اور زبانِ دراز

س رکھوں زبان بند کیاں تک جواب میں

اقتی نہ کھول اے بُت بیدادگر زبان

شوقِ ملکوتی کہتے ہیں :-

کیا کھلی ہے زبانِ جم جم سے

صاف صاف اب تو کہتے ہو ہم سے

(۳۵/۱) پارہ - ۲۸ - سورۃ الممتحنۃ - رکوع - ۷ - آیت - ۴

اِذْ مَا لَوْ يَفْقَهُوْهُمْ اِنَّا نُبْرِءُكُمْ وَاِمَّا تُصْبِدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ترجمہ :- جس وقت کیا انہوں نے واسطے قوم اپنی کے کہ تحقیق ہم بہزار ہیں

تم نے اوداکہ چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے -

ہری الذوق ہیں - بہزار ہیں حضوں آتے ہیں -

(۳۵۲) پارہ ۵ - ۲۸ - سورۃ الف - رکوع - ۹ - آیت - ۴

إِنَّ اللَّهَ يُخَيِّطُ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ خَفًّا كَأَنَّهُمْ بُعِثُوا فِي مَرْحَلَةٍ

ترجمہ - تحقیق اللہ درست رکھتا ہے ان لوگوں کو کہ لڑتے ہیں پیچ راہ اس کی صف

باردھ کر گویا کہ وہ عمارت ہیں سید پلائی ہوئی -

سید پلائی ہوئی دیوار ہیں جانا یعنی مضبوط -

ذوق کا شعر ہے :-

لگے سید پلانے مجھ کو آنسو

کہ تو بنیادِ رحمِ محکمِ الہی سے

(۳۵۳) پارہ ۵ - ۲۸ - سورۃ الف - رکوع - ۹ - آیت - ۸

يُرِيدُونَ يُظْفِقُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْئِدَتِهِمْ

ترجمہ :- چاہتے ہیں کہ بجھا دیوں نورِ خدا کا ساتھ مویں اپنے کے

خدا کی روشنی گل کرنا یعنی حق کو مٹانا

مولانا ظفر علی خان کہتے ہیں :-

نورِ خدا پر کفر کی حرکت پہ خنداں دن

بھونکنوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(۲۵۳) پارہ ۵ - ۲۸ - سورۃ جہم - رکوع - ۱۱ - آیت - ۵

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا الثَّوَارَةَ ثَمَّ لَمْ يُخَيَّلُوا هَا كَمَثَلِ الْيَهُودِ الَّذِينَ أُسْفَرُوا

ترجمہ :- مثال ان لوگوں کی کہ انھوں نے گئے تو رات بھر نہ اٹھایا انہوں نے اس کو

مانند نہ ہو گی ہے کہ اٹھاتا ہے کتابوں کو -

ملکت شاہی مافیہوری :-

نہ کر علم تحصیل تو بے عمل

نہ سے ہر کتابیں نہ لاد اے دغل

(۳۵۵) پارہ ۵ - ۲۸ - سورۃ منافقون - رکوع - ۱۵ - آیت - ۹

يَوْمَ يُجْعَلُونَ يَوْمَ الْتَجْمَعُ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّخَابُؤِ -

ترجمہ :- جس دن اکٹھا کرے گا تم کو واسطے دن اکٹھا کرنے کے یہ ہے

دن غنیمت دینے کا - یعنی سود و زبیاں کا -

۴ رجیت کاردن - اردو میں غر جیت ہوتا - آتا ہے -

داغ کا شعر ہے :-

کیا کیا شب وصال، سوال و جواب میں

رہتا ہے غر جیت کا نقشہ ادھر ادھر

(۳۰۶) پارہ - ۲۸ - سورۃ طلاق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۱

ترجمہ :- اُولَٰئِكَ حُدُودُ الرَّبِّ ط وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ

ترجمہ :- اور یہ ہیں حدیں اللہ کی اور جو کوئی کہ نکل جاوے حدوں اللہ کی سے۔

حد سے تجاوز کرنا - یعنی کسی چیز کا انتہا سے بڑھ جانا یا حد سے نکل جانا بھی

آتا ہے - غالب کا شعر ہے :-

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

(۳۰۷) پارہ - ۲۸ - سورۃ الطلاق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۲

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

ترجمہ :- اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرے گا واسطے اس کے راہ لگانے کی مشکل۔

چھٹکارا حاصل کرنے کی صورت۔ ناسخ کا شعر ہے :-

بارِ غم سے ساری گیسو میں ہے حل کو فراغ
شام کو کہہ دیتی ہے چھٹکارا ہر اک مزدور کا

آتش کہتے ہیں :-

آدھی کو عورت کے آنے کی لازم ہے خوشی

عید ہے جسے روز چھٹکارا ہوا عجوبوں کا

(۳۵۸) پارہ - ۲۱ - سورۃ الطلاق - رکوع - ۱۷ - آیت - ۷

وَمَنْ قَدِرَ عَلَيْكَ رِزْقُهُ خَلِّفِيْهِ يَمَّا اَشَدَّ اللّٰهُ

ترجمہ :- اور جو شخص کو تنگی کی گئی ہو ہر اک کے رزق اس کے پاس ہے

کہ خرچ کرے اس چیز سے کہ دی ہے اس کو اللہ نے -

رزق کی تنگی (فقر کی ضد)

سورۃ بقرہ کے شروع میں بھی اس طرح سے آیا ہے -

وَجَمًّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ -

ترجمہ: - اور جو کچھ دیا ہے ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں -

(۳۵۹) پارہ - ۲۸ - سورۃ التحریم - رکوع - ۲۰ - آیت - ۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَدُّوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَفُوحًا ط

ترجمہ: - اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو طرف اللہ کی توبہ خالصہ -

تَوْبَةً نَفُوحًا اردو میں بطور محاورہ استعمال ہوتا ہے اور ڈبیٹ نڈیر احمدی
کتاب کا نام بھی یہی ہے یعنی تَوْبَةُ النَّفُوحِ -

(۳۱۰) پارہ ۵ - ۲۹ - سورۃ الملک - رکوع ۱ - آیت ۳

فَاَرْجُحِ النَّبْصَ حَتَّى تَرَى مِنْ فُطُورٍ .

ترجمہ ۱ - پس پھیر لے جا نظر کو کیا دیکھتا ہے تو کچھ مشکاف

نظر پھیرنا ، نظر اٹھانا -

نظر ثانی کرنا محاورہ بن گیا یعنی نظر اٹھا کر دیکھنا -

دوبارہ نظر اٹھا کر دیکھنا -

(۳۱۱) پارہ ۵ - ۲۹ - سورۃ الملک - رکوع ۲ - آیت ۲۲

اَفَمَنْ يُنْشِئُ مِثْبَاتًا عَلٰی وَجْهِهِ اَعْدٰی -

ترجمہ ۱ - کیا پس وہ شخص کہ چلتا ہے گرا ہوا اوپر منہ اپنے کے بہت ۵۱۱

بانے والا ہے - منہ کے بل گرتا -

قدر کا شعر ہے ! -

پھرتے پھرتے جو وہ تھک کے گریں منہ کے بھل

کھینچ کر پھیر دے مریخ قضا پر مشن

(۳۱۲) پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ البکر - رکوع ۲ - آیت ۲۷

قُلْنَا رَاۤءِ زُرْعَتُكَ يٰٓيٰٓسَ ۚ وَجُودُ النَّارِ كَفَرُوا ۚ وَفِي ۚ هٰذَا الَّذِي
كُنْتُمْ بِهٖ تَدْعُوْنَ ۝

ترجمہ :- پس جب دیکھیں گے اس کو مزید ہوتی ہوئے بن جاویں گے منہ ان لوگوں
کے کہ کافر ہوئے اور کیا جاوے گا یہ ہے جگہ جو کہ تو ہم ان کو مانگتے۔

منہ پرے ہو جانا - منہ بگڑ جانا - چہرہ بگڑ جانا - چہرہ صغ ہو جانا۔

چہرے صغ ہو جانا - صرف صغ ہونا بھی آتا ہے - چہرہ بگڑنا بھی مستعمل ہے۔
آتش کا شعر ہے :-

چہرہ پر جیسے نڈاے بیت جیسے وہ غرور سے

تھویر لگا ہے عیب جو چہرہ بگڑ گیا -

(۳۱۳) پارہ ۵ - ۲۶ - سورۃ القلم - رکوع ۳ - آیت ۱۶

سَنَسِيۡدُكَ عَلٰی الْخَشَرِ لَعْنُۖمۡ

ترجمہ :- شبابِ داغِ دیوں گے ہم ان کو اوپر ناک کے

(۱) ناک کاٹ دینا یا ناک پر داغ دینا یا آٹا اردو میں محاورے کے یکے پر
بر آتا ہے۔

ناک کاٹنا دینا یا ناک پر داغ دینا - بے عزتی کرنا - بدنام کرنا۔
بیاداشتہ میں ہے :-

کیسی قسمت پلٹ گئی ہے

ناک کٹنے میں کٹ گئی ہے

(۳۱۵) یا ۲۹۵ - سورۃ القلم - رکوع - ۴ - آیت - ۲۳

غَاثِثَةً الْبِقَارِ هُمْ نَزْدَ هَافِثِهِمْ ذُرِّيَّتَهُ

ترجمہ :- بیٹے بیوں کی آنکھیں ان کی ڈھانکتی ہوگی ان کو ذلت -

آنکھیں نیچی ہو جانا - آنکھیں جھک جانا - آتش کا شعلہ بننا - شرم سے وہ سر ملکیں آنکھیں جھکی جائیں گی

رات بھاری ہو گئی ہے مردم بیمار پر

منہ دکھائیں کیا کسی کو بھر میں جیتے رہے

جھک گئیں آنکھیں مری جاں ، موت کی تاخیر میں

(۳۱۶) پارہ - ۲۹ - سورۃ الحاقۃ - رکوٰع - ۶ - آیت - ۴

نَمَّ نَقْلًا مِّنْهُ الْوُثْقَيْنِ .

ترجمہ :- بھر کاٹ ڈالیں ہم اس سے رگ گردن کی۔

شد رگ کاٹ دینا - رگ جان کاٹ دینا یعنی ختم کر دینا۔

معنی کا شعر ہے :-

ظالم خدا کے واسطے اب مجھ سے اتنا

شد رگ مری تو ایک کٹاری میں کٹ گئی

(۳۱۷) پارہ - ۲۹ - سورۃ الصافات - رکوٰع - ۷ - آیت - ۱۰

وَلَا يَشْعُرُ فِيهِمْ حَمِيمًا .

ترجمہ :- اور نہ پوچھے گا کوئی دوست دوست کو -

پوچھنا، خبر لینا، خیال کرنا آتا ہے -

غائب کا شعر ہے :- ہم جانو تم کو غیرت جو رسم و راہ ہو

مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

آج کیا کل بھی نہیں پوچھنے والا کوئی
(شکر مکنوی)

میرا میتہ تا آقا نہ نہ دیکھ نہ ذرا ہوں دوزخ

(۳۱۸) جَعَلُوا آصَابَهُمْ فِي أَذَانِهِمْ وَاسْتَعْمُوا أَصْنَانَهُمْ ۚ وَابْنُ آدَمَ كَانَ فِي ذُرِّيَّتِهِ لَكَافِرًا ۚ (سورۃ زمر ۹۰-۹۱ آیت ۷)

کے انہوں نے انگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے اور اور رُہ لیے کپڑے اپنے ۔
کانوں میں انگلیاں دے لیا ۔ ① ایک تو موذن اذان دیتے وقت انگلیاں
کانوں میں دیتے ہیں ۔ ② نہ سننے کی کوشش کرنا ۔

③ کسی بات سے ہیرا کی جگہ ۔ شوق قدوائے کہتے ہیں ۔

۱۔ موذن چپ بھر رہ تو پھر چلا اسد سے

انگلیاں کانوں میں دیتا ہے خدا کے نام سے

(۳۱۹) یَا رَهْ - ۲۹ - سُوْرَةُ الْمَزْمَل - رُكُوْع - ۱۳ - آیت - کہ

إِنَّمَا سَأَلْتُنِي عَلَيْهِ قَوْلًا لِّفَعْلَةٍ ۚ

ترجمہ :- تحقیق ہم اب ڈالیں اوپر شیرے بات بھاری

قول گراں - قیمت - بیش قیمت - باوقفت متصل ہے -

(۳۲۰) یَا رَهْ - ۲۹ - سُوْرَةُ الْمَزْمَل - رُكُوْع - ۱۴ - آیت - ۲۵

وَ أَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ

ترجمہ :- اور قرض دو اللہ کو قرض اچھا -

مذروب نے یوں کیا ہے :-

دینار اور درم جو دیے تیری راہ میں
اب ان کو کیا کیوں رہ لیے سینہ یاد ہے

دن کا شمع ہے ! -

کوئی قاتل میں نہیں بڑھ کے صدا دیتے ہیں
زندگی سچ پترا قرض چٹا دیتے ہیں

(۳۲۱) پارہ ۵ - ۲۹ - سورۃ الحمد لہ - رکوع ۱۵ - آیت ۸

فَاِذَا نَقَرْنَا فِي النَّاسِ فَذٰلِكَ يَوْمُ الْعُسْرِ

ترجمہ ! - یہں جب یوں لگا جاوے گا بیچ صور کے پس وہ اس دن دن بھاری ہے۔

بھاری یونا - گراں یونا - گراں یونا - بھر مکھنوی کہتے ہیں ! -

مشکل مری آسان کر اے پیغمبر و وحشت

یہ شاگ گراں ہے میں زار کے اوپر

تاسخ کا شمع ہے ! - جسم کو جی سے گراں ، سینے کو ہے دل بھاری

ہے وہ در پہن میں مجھے عشق کی منزل بھاری

اھن ہاروی کہتے ہیں :- اور کیا محبت میں حال زار ہستی ہے
سروبال گردن ہے، جان بار ہستی ہے

↓
ناسخ کا دوسرا شعر ہے :-

جو گھڑی سے نظر آتی ہے مجھ ایک پیار

یہ غضب فرقتِ محبوب کی بھاری راتیں

(۳۲۲) پارہ - ۲۹ - سورۃ المدثر - رکوع - ۱۵ - آیت - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴

شَمَّ نَفَرًا شَمَّ عَبَسًا وَ تَبَسَّرًا شَمَّ أَذْنًا وَ اشْتَبَرًا

ترجمہ :- پھر دیکھ لیا - پھر تیوری چڑھا لی اور منہ کھٹھایا پھر دھڑ بھیری اور تکبر کیا -

اں آیت میں اکٹھے تین محاورے ہیں - ① تیوری چڑھا نا ② منہ کھٹھایا

③ پیٹھ پھیرنا -

- ① تیوری چڑھا نا - پیشانی پر بل ڈالنا - داغ کا شعر ہے :-

چڑھاؤ بھول سری قبر پر جو آئے ہو

کہ اب زمانہ گیا تیوری چڑھانے کا

(۳۲۳)

② منہ کھٹھایا - جان صاحب کا شعر ہے :-

عمر منہ کھٹھایا مرے گھر آگے بڑھے آپ ادھر

۳۲) عاشق کیسے ہیں۔

(۳۲۲) بیٹھ بھیر لیا۔ ع۔ بیٹھ بیٹھ بھیر کے تم کس قصور پر

(۳۲۵) یا ۵-۲۹- سورة قیامۃ - رکوع - ۱۷- آیت - ۷

فَاِذَا بُرِقَ الْبَرْقُ

ترجمہ :- پس جس وقت کہ برق جاویں گی آنکھیں -

آنکھیں بھیرا جانا - بھیرانا - بھیر ہو جانا - بھیر میں جانا - بینائی چشم فراغ ہو جانا -

دماغ کا شصر ہے :-

کعبہ و دیر میں بھیرائیں دونوں آنکھیں

ایسے جلوے نظر آئے ہیں کہ جی جانتا ہے

پتلی کا ہے جس ہو جانا - قلق کہتے ہیں :- گر پک جھپکے شرر نکلیں بجائے اشکِ گرم

آنکھ بھیرا کر عجب کیا ہے اگر حقیقت ہو

امانت نے یوں کیا ہے :- کیا بیان نہ ہو کافر نے بت پرستی کا

تو عین وصل میں بھیرائیں پتیلیں میری

(۳۲۶) پارہ - ۲۹ - سورۃ المدثر - رکوع - ۲۰ - آیت - ۲۷

اِنَّ ظُهُورَ الَّذِیْنَ یُحْشَرُونَ الْعَاجِلَةُ وَ یَذُرُونَ وَ رَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ۝

ترجمہ :- تحقیق یہ لوگ دوست رکھتے ہیں جلدی کو لیکن دنیا کو اور چھوڑ دیتے ہیں
نتیجہ اپنا دن بھاری -

بھاری دن - سخت دن - دن بھاری ہونا - لازم - سختی کے دن آنا -

تنگدستی ہونا - بھگت ہو گشت ہونا - معروف کا شعر ہے :-

جو ہوا عالم میں ان سنگین دلوں پر مبتلا

ہم نے یہ دیکھا ہمیشہ اس کے دن بھاری ہے

(۳۲۷) پارہ - ۲۹ - سورۃ المدثر - رکوع - ۲۰ - آیت ۲۹

فَمَنْ شَاءَ اسْتَحْذِرْ اِلٰی رَبِّهِ شَبِیْلًا ۝

ترجمہ :- پس جو کوئی چاہے بگڑے طرف پروردگار اپنے کے راہ -

راہ بگڑنا - راستہ اختیار کرنا - راستہ لینا -

ایک راہ چھوڑنا - انشاؤ کا شعر ہے :-

نہ چھیڑاۓ نکیت بادِ بہاری راہِ انگ اپنی
 تجھ انگلیاں سو جی ہیں ہم ہینزار بیٹھے ہیں
 شاد عظیم آباد کہتے ہیں ا۔

پامالِ قتہ بالا لہجے جو ہوں ارم کو
 میں ہڑھ کے راستہ لوں سیدھا تری گل کو۔

(۳۲۸) پارہ - ۳۵ - سورۃ اشبا - رکوع - ۲ - آیت - ۵۰

يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَمَا كَانَ مِنْ يَدٍ

ترجمہ: - جس دن کہ دیکھ لے گا ہر مرد جو کچھ آگے بھیا تھا غنوں اس کے

اپنے غنوں بھینا یا اپنے غنوں کو کرنا - اپنے غنوں یا اپنے غنوں کے ساتھ بہت سے

معاذرات آتے ہیں - مثلاً - داغ کا شعر ہے: -

حم کو ^{صحبت} غیر سے دن رات ہے

دیکھو اپنی بات اپنے غنوں سے

فدیر لکھوئی لکھے ہیں: -

اب تو مجھے مینہ کا ہر منہ اپنے غنوں

آستینیں ابر دریا بار ہیں

(۳۲۹) پارہ - ۳۵ - سورۃ النزعۃ - رکوع - ۳ - آیت - ۲

وَالشَّيْطَانُ نَجَسٌ

ترجمہ: - اور قسم ہے ان فرشتوں کی کہ بند کھول دیتے ہیں جان کا ہرک سے

بند کھول دینے کو۔

بند کھول دینا۔ بند بند کھول۔ بند بند ٹوٹنا۔ بند سے بند جدا کرنا۔ بند سے بند

جدا کرنا، عادات آتے ہیں۔ ہزرت کا شعر ہے۔

حرف شکوہ میں لائے کا زبان پر بندہ

کیا ہوا اس نے جدا بند سے گر بند کیا

آتش کچے ہیں۔

آواز یہی کوچہ قاتل سے ہے آتی

ہوتا ہے جدا بند سے انسان کے بیان بند

۳۳۵ پارہ - ۳۵ - سورۃ النزعۃ - رکوع - ۳ - آیت ۱

تَلَوْنِیُّ یَوْمَئِذٍ وَ اِحْیَیُّہُ

ترجمہ: کہنے والے اس دن دھڑکنے والے ہیں۔

دلوں کا دھڑکنا گویا ہیبت سے۔ دل کا خوف و اضطراب کی حالت

میں اصل جنبش سے تجاوز کرنا۔ عزم کا شعر ہے:۔

کیا فحش بیوں اب علاج ہے قراری کیا کروں
 دھڑکیا جا تو اس نے دل پر تو بھی دل دھڑکا کیا
 خوف و اضطراب سے دل دھڑکتا - اسیر کہتے ہیں :-
 دل دھڑکتا ہے بہت جان بچے گی کیونکر
 غرق ہو گا جو سفینہ ستر و بال ہو گا

(۲۲۱) پارہ - ۵ - سورۃ النزعۃ - نوع - ۳ - آیت - ۹
 اَلْقَارِۃُ خَا شِعۃُ -

ترجمہ :- آنکھیں ان کی نیچے ہیں - شرم و لحاظ سے آنکھیں نیچی رکھنا -
 بحر کا شہر :- ہم ہیں خاموش ادھر آنکھیں جھکائے وہ ادھر
 پار سے سابقہ پہلے ہے ، ملاقات نفی

آنکھیں جھک رہی ہیں - ہیبت سے - قلق کہتے ہیں :-

دیر تک یہ جھکی رہیں آنکھیں
 دو گھنٹی تک نہ چار کیں آنکھیں

(۳۳۲) پارہ - ۲۵ - سورۃ النزعۃ - رکوع - ۴ - آیت - ۲

لَيَسْأَلُوكَ نَارًا عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسِمُهَا -

ترجمہ :- سوال کرتے ہیں تجھ کو اے محمد قیامت سے کب ہے وقت کھڑے ہونے
(تقفین) اُس کے کا۔

قیامت عصور کے معنی قائم ہونا ہے۔

کھڑنا - ٹھننا - عاشق کا شعر ہے :-

بغرو سا کیا ضعیفی میں ہمارے جسم لاغر کا
حکمرا رہتا ہے جھک کر گرتے گرتے بھی عکاس ہر سوں
قیامت ہر پا کر دینا - اقبال کہتے ہیں :-

حفورِ حق پر اسرافیل نے میری شکایت کی

یہ بندہ وقت سے پہلے قیامت کر نہ دے ہر پا

(۳۳۳) پارہ - ۲۵ - سورۃ عبس - رکوع - ۵ - آیت - ۳

فَإِذَا حَبَّأْتِ الرِّجَالَ وَتَقَاطَفْتِ -

ترجمہ:۔ پس جس وقت آوے گی کان پھوڑنے والی۔

کان پھوٹ جانا۔ کان پھوڑ جانا۔ شور و غل کے باعث کانوں پر ریشاں پڑنا۔
ضعفی کہتے ہیں:۔

اِس شور سے اے دل تو نہ فریاد کیا کر

نالوں سے تیرے پھوٹ گئے کان ہمارے

دراغ کا شعر ہے:۔

آسمان کس طرح سے فریاد

کان پھوٹے ہیں میرے شیروں سے

(الم ۳۳) پارہ - ۲۰ - سورۃ عبس - رکوع - ۵ - آیت - ۳۸

وَجُودٌ لَّا يُنْفِرُ

ترجمہ:۔ کہنے مند اُس دن روش ہوں گے۔ پشاس پشاش چہرے روشن چہرے

غائب نے کیا ہے۔ ان کے دیکھنے سے جو آ جاتی ہے مند پر رونق

وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

حسین جیسے کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے۔ درخ کا شعر ہے :-

رخ روشن کے آگے شمع کو کروہ پکتے ہیں

نہر جاتا ہے دیکھیں یا ادم پر وان آتا ہے

(۳۳۵) بارہ - ۳۵ - سورۃ عبس - رکو - ۵ - آیت - ۱۴

وَوُجُوهُ يُؤْمِنُ عَلَيْنَا غُثْرَةً

ترجمہ :- اور کتنے منہ اس دن اوپر ان کے غبار ہے

منہ پر غبار اڑتا - ذلت میں ہوتا - سرور پکتے ہیں :-

گر نظر آئے وہ اے مشاطہ صورت پاک سی

منہ پر آئینے کے اڑنے لگی خاک سی

(۳۳۶) بارہ - ۳۵ - سورۃ التکوین - رکو - ۶ - آیت - ۱۱

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ

ترجمہ :- اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اُتاری جاوے۔

کھال کھینچا محاورہ ہے - آتش کا شعر ہے :-

شاہ کچی جو اس کی زلفوں کے بال کیے
مشاطہ کی وہ ہے شک غقد میں کمال کیے

(۳۲۲) پارہ - ۳۰ - سورۃ التطفیف - رکوہ - ۸ - آیت - ۲۵

مَلَدَ بَلِّ زَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ دَمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ -

ترجمہ - ہرگز نہیں یوں جگہ رنگ باندھا ہے اوپر دونوں ان کے -

دل ہر رنگ ہونا (غبار ہونا) رنگ بیٹھ جانا محاورہ ہے

رنگ بیٹھنا کو ذوق نے یوں کیا ہے -

صاف دل کی یہی ہے کہ ^{اس کی} دل میں آئے نہ دے کہ دورت

کہ بیٹھ جائے گی بالضرورت اس آئینہ میں رنگ ہو کر

(۳۲۱) پارہ - ۳۰ - سورۃ التطفیف - رکوہ - ۸ - آیت - ۲۵

يَشْقَوْنَ مِنْ زَحْنٍ مَّحْنُومٍ نَّخْتُمُوهٗ وَنَشْرِبُ

ترجمہ - پہنچانے تو تیج مویں ان کے کے تارگی نصبت کی بلوئے جائیں گے

شراب خالص میہ کی مٹی میں سے کہ میہ کرنے کی چینیہ مشک ہے -

صبر کر دینا۔ سر بند کرنا۔ دم دینا۔

دم دینا (شک سے)

(۳۳۹) پارہ - ۳۵ - سورة التطهيف - رکوع - ۸ - آیت - ۳۵

وَ إِذْ مَرَّوْا بِجَهَنَّمَ يَنْتَظِمُونَ

ترجمہ ۱۔ اور جب گزرتے تھے ساتھ ان کے آنکھیں مارتے تھے۔

آنکھیں مارنا۔ يَنْتَظِمُونَ غمزہ اسی سے بنا ہے۔

آنکھ مارنا۔ پلک جھپکانا۔ مضمیٰ کہتے ہیں ۱۔

انداز کی نراے ہیں ان کے شکار کے

آمو بہ پھرتے ہیں چھری آنکھ مار کے

اشارہ کرنا۔ اند کا شعر ہے ۱۔ — جان تر بان ان اشاروں کے بلا ابرو کو تو

صدقہ اس چشم زنی کے ہے لکھ مارا لکھ

کسی کام سے باز رکھ کو بھی کہتے ہیں شوق قدوائی۔ بیتابی دل ابھارتی تھی

غیرت مگر آنکھ مارتی تھی

(۳۴) پارہ - ۳۵ - سورۃ التطفیف - رکوع - ۸ - آیت - ۳۲

إِنَّ الَّذِينَ اخْتَرَفُوا مِنَ الدِّينِ لَمُتُوا لِيُفْخَكُون ۝

ترجمہ - تحقیق وہ لوگ جو گناہگار بنے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے یہ مہینے ہیں۔

منہی اڑانا - قابل اچھیری کہتے ہیں :-

زخم دل کی منہی اڑاتے ہیں

دامن چاک میں والوں کی

(۳۵) پارہ - ۳۵ - سورۃ انشقاق - رکوع - ۹ - آیت - ۵

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُمِلَتْ ۝

ترجمہ - جس وقت کہ آسمان بھٹ جاوے اور کان رکھ واسطے پُروردگار اپنے کے
اور وہ اکی لائق ہے۔

مننے کے لیے متوجہ رہنا - کان رکھنا - قومن کہتے ہیں :-

ہرگز نہ ادھر کو کان رکھیں

ہر گانے میں اپنا دھیان رکھیں

دھیان رکھنا - خبر رکھنا - امانت کا شہر ہے ۔ -

ناک میں دم ہے گل انداموں کی بیدردی سے

کان رکھتے ہیں عشاق کی فریادوں پر

سننے کی قابلیت رکھنا - شہادے کیا ہے ۔ -

رازِ دل کھولنے کوئی لے شہاد

اور دیوار کان رکھتے ہیں

(۳۲) پارہ - ۳۵ - سورۃ البروج - رکوع - ۱۵ - آیت - ۱۲

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ -

ترجمہ :- - حق تعالیٰ کی پکڑنا میری دگر تیرے کا اہتہ سخت ہے ۔ -

پکڑ کرنا - سخت پکڑنا - خدا کی پکڑ محاورے کے طور پر بولے جاتے ہیں ۔ -

پکڑ پکڑا جانا وغیرہ بھی بولے جاتے ہیں ۔ غالب کہتے ہیں :-

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے پکڑے ہوئے تاج

آہی کوئی بیمار دم تحریر بھی تھا

(۳۳) پارہ - ۳۰ - سورۃ البروج - اربع - ۱۰ - آیت - ۲۰

وَاللّٰهُ مِنْ دَرَآءٍ بِسْمٍ مُّجِیۡطٍ .

ترجمہ :- اور اللہ پیچھے ان کے سے گھیرا ہوا ہے ۔

گھیرا کر لیا معنی گھیرنے میں لانا ۔ گھیراؤ کرنا ۔ احاطہ کرنا وغیرہ متصل ہیں ۔

آئینہ معنوی کا شاعر ہے :-

پیری رخسار کوئی اک سے باہر ہو نہیں سکتا

احاطہ قاف سے تا قاف ہے اپنے تصور کا

آج معنوی کہتے ہیں :-

بچے و غا طمع زر اکھار کر لائی

جبری کے آگے اجل گھیر گھا کر لائی

بھکر معنوی نے یوں کیا ہے :-

غم کسے گھیروں میں ہیں گلیوں میں ہے اب گھر اپنا

صف ماتم ہے اب اپنا لیے بستر اپنا

(الم ۳) پارہ - ۳۰ - سورۃ الخاشعہ - رکوع - ۱۳ - آیت - ۲۲

لَسْتَ عَلَيْنِمْ رَئِيفٌ ۝

ترجمہ: - میں تو اوپر ان کے داروغہ -

۷ اروغہ جو جانا یعنی نگرانی کرنے والا ہیں جانا -

(الم ۳) پارہ - ۳۰ - سورۃ الفجر - رکوع - ۱۲ - آیت ۱۳

فَصَبَّ عَلَيْنِمْ رَشْدٌ سَوَّطٌ عَذَابٍ ۝

ترجمہ: - یہ ڈالا اوپر ان کے پروردگار میرے نے کوڑا عذاب کا -

کوڑا برسانا محاورہ ہے کوڑا کرنا - کوڑا پھٹکارنا - کوڑا لگانا وغیرہ معاصر

مستعمل ہیں - مثلاً - صابن کھدوی کہتے ہیں -

تو میں طبع کو کرتا ہوں میں کوڑا کیا کیا

ایک ایک گام پہ پہنچتا ہے یہ گھوڑا کیا کیا

امانت کا شجر ہے: - دہالہ سرمہ کاشیں کیوں چشم مست میں

کوڑا لگاؤ ابلق لیل و نهار پر

(۳۲) پارہ - ۳۰ - سورۃ الفجر - رکوع - ۱۲ - آیت - ۱۶

وَ اِنَّا اِذَا مَاتَ بَشَرٌ مِّنْهُمْ فَفَقَدَ رَحْمَتُ رَبِّهِ رِزْقًا

ترجمہ: - اور جب انسان مرے گا تو اس کو پسہ تنگ کرتا ہے اور اس کے رزق اس کا
رزق تنگ کرنا - اس شعر کا شعر ہے: -

مفل طفلی کے جوانی میں بھی بھوکے نہ رہے

شیرِ مادر کی طرح رزقِ معقد اُترا

(۳۲) پارہ - ۳۰ - سورۃ البلد - رکوع - ۱۵ - آیت - ۴

يَقُولُ اَمْ عَلَّكَتْ مَالًا ثَنَدًا

ترجمہ: - کہتا ہے خرچ کیا میں نے مال تنید پر تنید

ڈھیروں مال تنید پر تنید - تناع کہتے ہیں: - توڑ کر کس کس کو نالہ جاسکے

تہ بہ تہ سات آسماں میں کیا کروں

شاہ نصیر کا شعر ہے: - ہے شبابی باغ میں غنیموں نے گل کی دیکھ کر

دش پر رختِ سفر باندھا ہے کس کرتہ پر تہ

(۳۲۸) پارہ - ۳۰ - سورۃ الم نشرح - رکوع - ۱۹ - آیت - ۲

وَوَفَّعْنَا عَنْكَ غِزْرَكَ

ترجمہ: - اور اتار رکھا ہم تجھ سے بوجھ تیرا

۱۔ جو اتارنا - سبکدوش کرنا - بری اندوہ کرنا - رشتہ یکے ہیں۔

سرکاش کے قاتل نے ہڑا ۱۔ جو اتارا

جیتے تھے گراں بار سبک بار ہوئے ہم

(۳۲۹) پارہ - ۳۰ - سورۃ الم نشرح - رکوع - ۱۹ - آیت - ۳

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ

ترجمہ: - جس نے توڑی تھی پیٹھ

مگر توڑ دینا محاورہ ہے

امیر مینا کا شعر ہے: -

نوٹ جاتی ہے مگر صبر و شکیبائی کی

راہ لیتے ہیں قدم کو چھوڑ رسوائی کی

پیٹھ توڑنا بھی محاورہ آتا ہے جو مگر توڑنا کا مترادف ہے

(۳۵۰) پارہ - ۳۰ - سورۃ النہم تشریح - رکوع - ۱۹ - آیت - ۴

وَارْفَعْنَا نَكَاحَ نَزَلَتْ -

ترجمہ :- اور بلند کیا ہم نے واسطے تیرے ذکر تیرا -

نام اونچا کرنا - نام اُچھالنا - نام روشن کرنا - شہرت کرنا -

فراق کا شعر ہے :-

کمی نہ کی ترے وحشی نے خاک اُڑانے میں

جنوں کا نام اُچھال رہا زمانے میں

جلیل پاک پرور کہتے ہیں :-

اُفتادگی سے عشق میں جینا عروج کا

اُچھلے نام حضرت یوسف کا چاہ سے

نام بلند ہونا - داغ نے یوں کیا ہے :-

نشانِ مٹا تو مٹا بل بے پستی قسمت

کہ نام ابھی نہ ہمارا کبھی بلند ہوا

(۳۵۱) پارہ - ۳۰ - سورۃ المنصر - رکوع - ۳۵ - آیت - ۲

وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَغُونَ فِتْنًا مِنْ رَبِّهِمْ لِيُبْغُوا فِتْنًا ۝

ترجمہ: - اور دیکھتی لوگوں کو داخل ہوتے ہیں بیچ دین اللہ کے فوج فوج -

فوج کی فوج جوق در جوق داخل ہونا - حقیقتاً جالندھری کا شعر ہے: -

مجاہد تھے کم جوش و ضبط کی خاموشی تصویر میں

مجاہد تھے کہ دین اللہ افواجا کی تفسیر میں

(۳۵۲) پارہ - ۳۰ - سورۃ النعب - رکوع - ۳۶ - آیت - ۱

تَبَّتْ يُدَّآ إِلَىٰ لُحْيٍ وَتَبَّتْ -

ترجمہ: - بلکہ ہو جیو غاتہ ابی لب کے اور بلکہ ہو وہ -

غاتہ ٹوٹیں ایک بد دعا ہے جو محاورۃ استعمال کرتے ہیں -

امیر منائی کہتے ہیں: -

نہیوں وہ لب جو کھلیں شکوہ جفا کے لیے

وہ غاتہ ٹوٹیں جو انٹیں کج دعا کے لیے

کسی کا معرکہ نہ ہو
 مٹا تو ٹوٹیں جو ہمیں مٹا تو لگاے کوئی
 قابلِ اجیری کہتے ہیں:-

ساغر چھو اُسی ہو تو مٹا تو ٹوٹ جائیں
 ناصح میں کیا کروں وہ نظر سے پلا گئے

(۱۳۵۳) بارہ - ۲۵ - سورۃ اخلاص - رکوع - ۳۷ - آیت 1
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

ترجمہ:- کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے -
 قُلْ ہونا - فاتیحہ رسوم ہونا - شاہ نصیر کا معرکہ ہے
 عمر:- گلشن میں کس شہید کا قتل ہے علی الصباح
 قُلْ ہونا کے معنی کام تمام ہونا بھی ہے۔ ذوق کا شعر ہے:-

محفل میں مشورہ قتلِ مینا ہے قتل ہوا
 لا ساقیا پیار کہ توبہ کا قتل ہوا

قتل پڑھنا - حفاظت کے یہ قتل کا دم کرنا - کسی کا شعر ہے:-

مرگئے پر بھی مجھے دیو جنوں کا ڈر ہے

رہو قل پڑھ کے سری قبر کے اندر پتھر

قُلْ هُوَ اللَّهُ بِرُّهْنَا - آفتیں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھ رہی ہیں۔

(۳۵۴) پارہ ۳۵ - سورۃ فلق - رکوع ۳۸ - آیت ۱۱

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝

ترجمہ :- کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار جمع کے۔

قُلْ أَعُوذُ، قُلْ اعوذ یہ - ٹکر گدا - مُلّا - مُلّا تمام کرنا

برقی کا شکر ہے

کیا فائدہ جو قلقل مینا کا درد ہے

اپنی فراقِ یار نے قُلّا تمام کی

(۳۵۵) پارہ ۳۰ - سورۃ الناس - رکوع ۳۹ - آیت ۱

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝

ترجمہ :- کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے

قلیہ تمام ہونا ذوق کہتے ہیں:-

~ قُلْ ہوا زید کا قلیہ ہوئی زاید کی تمام

سنتے ہیں قلقل میتاے شرابِ عشرت

قل کرنا۔ انتظار کرتے کرتے محک جانا

صاہر نے کیا ہے:-

کیا وعدے ہیں وعدے میں مرا قُلْ

یہ کیا لہجہ سے تھا / ہے پارِ اخلاص

عربی، فارسی اور اردو کی

نعتیہ شاعری پر

قرآن و حدیث کے اثرات

خداوند قدوس نے جس وقت اپنی ذات اور صفات کی معرفت کا ارادہ فرمایا تو ایک ذات کو تربیت دی جس کو اپنی بعض صفات سے متصف کیا اور اس کا نظیر بنایا اور وہ استعداد عطا کی جس سے وہ اس کی ذات پہچان سکے۔ اسی وجہ سے اس ذات کو تمام مخلوق سے ممتاز کیا۔ پھر اس کو اپنی خلقت کے خلصت سے توازن اٹھ پھر پوری کائنات اس کے لیے مستحکم کی۔ پھر اس سے اپنی صفات کا اظہار کرایا اور تاکید کی۔ خدا نے عز و جل کی صفات لامتناہی اور غیر محدود ہیں ان میں ایک صفت علم ہے۔

جس وقت خداوند قدوس نے اس ذات کو وجود کا

۱۔ انا جاعل فی الارض خلیفۃ -

۲۔ وسنخرج لکم مافی السموات وما فی الارض -

۳۔ تخلقوا باخلق اللہ

۴۔

قالب بخشا اور آدم کے نام سے موعوم کیا۔ تو سب سے پہلے اسی

صفت سے متصف کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

اں میں ایک نکتہ یہ ہے کہ تمام علوم اں ذات میں سمودیے۔

اور ہر علم کی استعداد رکھ دی خواہ وہ کسی بھی نوعیت کا ہو۔

انسان نے سب سے پہلے اپنی اں صفت علم کا اظہار چند الفاظ کو

بایں اں طرح ترتیب دیکر کیا جسے ہم شعر سے تصویر کرتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک شعر وہ اثر کرتا ہے۔ جو سینکڑوں شعر

کے صفحات نہیں کرتے اور چند مصرعے وہ بیان کر دیتے ہیں

جو ہزاروں کتابیں نہیں کر سکتیں مثلاً حافظ شیرازی کے

یہ اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہیں ایسے ہیں کہ ان کی

نظیر نہیں پیش کی جاسکتی آخری مصرعہ تو تمام شریعت کا مضر

یا صاحب الجمال ویا سید البشر

من و جمیع المنیر لقد نور القمر

لا یسکن الثنا کما کان حقا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حافظ شیرازی

عربی شاعری کے بارے میں ہر شخص کو معلوم ہے کہ وہ قبل از اسلام
 کیسی تھی لیکن جیسے جیسے اسلام کی کرنیں عالم میں پھیلتی گئیں
 ویسے ویسے خیالات میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی گئیں۔
 اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عربی شاعری میں قرآن و حدیث کی
 حکمت آموز باتیں نظم ہونے لگیں شعراء نے ان چیزوں کو شاعری
 کے سانچے میں ڈھالا جو انہیں قرآن و حدیث سے ملیں۔ یہی
 وجہ ہے کہ حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر کا کلام قرآن و حدیث
 کی باتوں حکمت آموز باتوں سے بھرا ہوا ہے۔

حضرت حصان بن ثابت اور کعب بن زہیر نے جو کچھ نصت کے ضمن
میں بیان کیا ہے وہ قرآن سے مشتق ہے اس سے نہ صرف نصت کوئی
کی ابتدا کا پتا چلتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث
کے اثرات بھی اسی وقت سے شاعری پر مرتب ہونے شروع
ہو گئے تھے۔

یہ ایک سترہ حقیقت ہے کہ اردو شاعری جس قدر

فارسی شاعری سے متاثر ہوئی کہ اردو زبان کا

امیر خسرو سے لے کر آخر تک برابر ایسے لوگ ہوئے

جنہوں نے نہ صرف فارسی میں قرآن و سنت کے مضامین کو نظم

کیا بلکہ اردو شاعری کے ذریعہ بھی ان خیالات کو افکار کو

تمام کرنے کی پوری پوری کوشش کی ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم

نے اس سلسلہ میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام

”اردو کی نشو و نما“ میں صوفیانے کرام کا حق ” ہے۔

اس کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام نے
کیسے کیسے اعلیٰ خیالات کو تصوف کی چاشنی میں ڈبو کر عام
مسلمانوں تک پہنچائے، بلاشبہ ہم ان بزرگوں کی خدمات کو
اردو سے محبت رکھنے والے افراد کبھی نہیں بھلا سکتے۔

جس زمانے میں اردو وجود میں آئی۔ اس وقت
ہندوستان میں شاعری کا عام رواج تھا۔ اور یہاں کے باشندے
اس کو پوری طرح سمجھتے تھے۔ اس صورت میں صوفیائے کرام
اور علماء وغیرہ کے لیے تبلیغ کا ایک ذریعہ اردو شاعری ہی
تھا چنانچہ انہوں نے اسے اختیار کیا۔ بقول مولانا عبدالحق ندوی
”اردو شاعری کا آغاز مذہبی حیثیت سے ہوا اور ایک
مدت تک مذہبی خیالات شاعری کا جزو غالب رہے۔“
افشاء وغیرہ کے دور میں شاہ غلام فی الدین ادیبی نے

نظم قرآن مجید کی پوری تفسیر ملکی نے اور اس طرح اردو شاعری
میں یہ عظیم کارنامہ وجود میں آیا۔ افسوس کہ اس تفسیر کا کوئی پتا
نہیں ہے۔

محسن کاکوروی نے اپنی شاعری کا بنیادی مقصد

شعور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کو ہی قرار دیا۔ ان کے بعد

امیر مینائی - ہیدم وارثی - احمد رضا خاں اور آخر میں مولانا ظفر علی خاں

نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کو تقریباً اسی کے لیے مخصوص کر لیا۔

محسن کاکوروی اُن سے قبل اور بعد کے تمام شعراء کے

نعتیہ کلام میں قرآن و حدیث کے اثرات کھلی طور پر نظر

آتے ہیں۔